احباب جماعت احمدیہ لاہور کیلئے

اُلجَّۃ النُّور

نُور کی گہرائی

تصنیف منیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی رحمۃ اللہ علیہ مجدد صد چہاردہم

۱۳۲۸ ھجری فروری 1910ء

شہر محرم الحرام

مترجم: عامر عزیز بن عبدالعزیز (الازہری)

www.aaiil.org

لُجَّۃُ النُّور

نُور کی گہرائی

علماء عرب، شام، بغداد، عراق اور خراسان کی طرف تا کہ ایمان کی کھیتی میں یقین اور عرفان کی نہریں بہہ جائیں۔





احمدیہ انجمن لاہور

نام کتاب	:	لُجَّۃُ النُّور
ناشر	:	دارالکتب علمیہ، 5 عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
باہتمام	:	محمد ارشد علوی
پرنٹنگ	:	شاہین پرنٹرز
طبع	:	اول
تعداد	:	1000
مقام اشاعت	:	5۔عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
ہدیہ	:	100 روپے



بسم الله الرحمن الرحيم o
الحمد للهِ ربّ الارضين
والسمٰوٰت العلیٰ و سلام علٰی
عباده الذين اصطفٰی. اما بعد
فهذا مكتوب من مظهر البر و زَين
و وارث النّبيين عبدالله الاحد
ابی المحمود احمد عافاه الله
وايّد الٰی عبادالله المتقين
الصالحين العالمين من العرب و
فارس و بلاد الشام وارض الروم
و غيرها من بلاد توجد فيها
علماء الاسلام الذين اذا جاء هم
الحق و عُرض عليهم المعارف
الالٰهية بسلطانها و قُوتها و
لمعانها اختضعت لقبولها قلوبهم
و حفدوا اليها مطيعين مومنين.
ولا يمرّون عليها معرضين
مستكبرين. واذا بلغهم خبر من
رجل واثر من عبد بعثه الله
لتجديد الدين و تائيده تراء ت
نضارة الفرح علیٰ وجوههم و

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے
تمام تعریفیں زمینوں اور بلند آسمانوں کے رب کے لئے ہیں۔ سلام اُس کے برگزیدہ بندوں پر۔ بعد اس کے یہ خط دو بروزوں کے مظہر، نبیوں کے وارث اللہ واحد کے بندے اور محمود احمد کے والد (اللہ اس کو اپنی عافیت میں رکھے اور اُس کی مدد کرے) کی طرف سے عرب، فارس، ملک شام اور ارض روم کے متقی اور صالح علماء کی طرف لکھا گیا ہے۔ یہ ان کے علاوہ دوسرے ممالک کے ان علماء اسلام کے لئے بھی ہے کہ جن کے پاس جب حق آ جاتا ہے اور ان پر معارف الٰہیہ اور بشارات سماویہ پورے دلائل اور قوت اور چمک دمک کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں تو ان کے دل اس کے قبول کرنے کے لئے عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ اور اس کی طرف اطاعت کرنے والے مومنوں کی طرح دوڑتے ہیں اور اس سے تکبر کرنے والوں کی طرح اعراض کرتے ہوئے نہیں گذرتے۔ اور جب انہیں ایسے بندے کی خبر اور آثار ملتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے دین کی تجدید اور تائید کیلئے بھیجا ہوتا ہے تو ان کے چہروں پر خوشی کی تروتازگی دیکھی جاتی ہے اور ان کی پیشانیوں پر نُور دوڑتا

یسعٰی النور فی جباھھم و حمدوا اللّٰہ و شکروا لہ علٰی ما رحم ضعفاء الاسلام و قاموا مُستبشرین و خرّوا ساجدین. و تریٰ اعینھیم تفیض من الدمع بما رؤا رحمۃ الحق و وجدوا ایام اللّٰہ و بما کانوا انفذوا الاعمار منتظرین. و یشدّون الرحال للقاء ذالک العبد المبعوث بعد ما عرفوا الحق و یخلصون النیات و یطھرون الضمائر و یجرّدون القصد والھمۃ لہ و یسعون الیہ و ان کان فی الصین. ولا یکونون کالذی اساء الادب علٰی اھل اللّٰہ و اذا سمع قولا منھم مُحدَثا فی زعمہ ما صبر طرفۃ عین واستعجل و بلّغ ظنون السوء الٰی منتھاھَا و صال معادیا و سبّ و شتم وافترٰی و کفّر واذیٰ واغریٰ القوم و حضا و ما وجد سھماً الّا رمٰی و ما ظفر بکید الا اسدی

ہے۔ اور وہ اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اسلام کے کمزوروں پر رحم کیا۔ اور وہ خوشی سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور عاجزی کرتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے ہیں اور تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے حق کی رحمت کو دیکھ لیا اور ایام اللہ کو پا لیا چونکہ انہوں نے اس کے انتظار میں اپنی عمریں گذار دیں۔ وہ اس مبعوث بندے کی ملاقات کے لئے سفر کی تیاری کرتے ہیں بعد اس کے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ اور وہ اپنی نیتوں کو خالص کرتے ہیں اور اپنے ضمیروں کو پاک کرتے ہیں اور اپنی ہمت اور ارادے کو اس کے لئے اغراض نفسانی سے مبراء کرتے ہوئے اس کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں خواہ وہ چین میں ہی کیوں نہ ہو۔ وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہوتے جو اہل اللہ کے ساتھ سوئے ادب سے پیش آتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے زعم میں ان سے کوئی نئی بات سنتے ہیں تو ایک لحہ کے لئے بھی صبر نہیں کرتے اور جلد بازی کرتے ہیں اور ان کا سوئے ظن انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو وہ دشمن کی طرح ان پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اس سے گالی گلوچ سے پیش آتے ہیں اور ان پر افترا

و قصد عرض رجال الله و انفسهم وما خاف يوما فيه يوخذ و يجزيٰ و صار اوّل المنكرين.

☆ بل يتأدبون مع الله و اهله و يصبرون حتى يتجلى لهم وجه الحق فيرحمهم الله يسيرتهم هذه ولا يفوتهم خير ولا يكونون من المحرومين. و تلك قوم ما يعلمهم الا الله و لا اعلم اسماء هم و صُوَرهم بيد انى ريئت فى مبشرة اُريتها جماعةً من المومنين المخلصين والملوك العادلين الصالحين. بعضهم من هذا الملك و بعضهم من العرب و بعضهم من فارس و بعضهم من بلاد الشام و بعضهم من ارض الروم وبعضهم من بلاد لا اعرفها ثم قيل لى من حضرة الغيب انّ هٰولاءِ يصدقونک و يومنون بک و يصلّون عليک و يدعون لک و اُعطِى لک بركات حتى

کرتے ہیں اوران کی تکفیر کرتے ہیں اوراس کو تکلیف دیتے اور قوم کو ان کے خلاف ابھارتے ہیں۔ فتنہ کی آگ جلاتے ہیں اور کوئی تیر نہیں ہوتا مگراس پر پھینکتے ہیں اورکوئی بری تدبیر نہیں مگراس کو عملی جامہ پہناتے ہیں اور وہ اللہ کے بندوں کی عزت اور ان کی جانوں پر حملہ کرتے ہیں اوراس دن کے خوف سے نہیں ڈرتے جس دن پکڑ ہوگی اورسزا دی جائے گی اورسب سے پہلے منکروں میں سے ہوتے ہیں حاشیہ (1) اس کے برعکس نیک سیرت لوگ خدااوراس کے بندوں کے ساتھ ادب سے پیش آتے ہیں اور صبر کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو حق کا چہرہ دکھا دے اور ان کی اس نیک سیرت کی وجہ سے اللہ ان پر رحم کرتا ہے اور ان سے کوئی بھلائی فوت نہیں ہوتی اور نہ وہ محروم لوگوں میں سے ہوتے ہیں۔ یہ وہ قوم ہے جس کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ اور نہ ہی مجھے ان کے نام معلوم اور نہ ہی صورتیں معلوم ہیں۔ صرف اتنی بات ہے کہ میں نے ایک اچھا خواب دیکھا اوراس خواب میں مجھے مخلص مومنین اور نیک عادل بادشاہوں کی ایک جماعت دکھائی گئی۔ ان میں سے کچھ اس ملک، کچھ عرب، کچھ فارس، کچھ ملک شام اور کچھ ارض روم اور کچھ

يتبـرک الـملـوک بثيـابک و أُدخـلهـم فـی الـمـخـلصين. هذا رئيت فی المنام و اُلهمت من الله العـلام. ثـم بـعد ذالک اُلقی فی روعی ان اُؤلّف لهم کتبا و اکتب فيهـا کـل فُتـح عـلیّ من خالقی و اُعَـلِـمُهُـمُ کـل مـا عُـلّـمـت مـن الحقائق الصادقة المعارف العالية المطهّرة و اُعثِر عليهم ممّا رزقنی ربّـی مـن اٰيـات ظاهرة و خوارق بـاهرة و دلائـل مـوصلة الٰی علم اليـقيـن. لعلّهم يعرفوننی و لعلهم يـکـونـون انـصاری فی سُبل رب الـعـالـمين. فـاعلموا ايّها الاعزة رحـکـم الـلـه ان هذا الکتاب من کتبـی التـی الفتها لهذا المقصد و انـی اهـديـه الی سادات العرب و الشـام و اُبَـلّـِغُ ما علّی من ربّی ذی الـجلال و الاکرام لينال السُّعَدَاءُ مُـرَادَهُـمُ و ليتـمّ الـحـجّة عـلـی الـمـعـرضيـن. وسَـئَـلْـتُ الـلـه ان

ان ممالک سے ہیں جنہیں میں نہیں جانتا۔ پھر حضرت احدیت سے مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر سلام بھیجیں گے اور تیرے لئے دعا کریں گے۔ اور تجھے میں اتنی برکات دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصوں میں داخل کروں گا۔ یہ سب میں نے خواب میں دیکھا اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام بھی کیا گیا۔ پھر اسکے بعد میرے دل میں ڈالا گیا کہ ان کے لئے کتابیں لکھوں۔ اور ان میں وہ سب تحریر کروں جو مجھ پر میرے خالق کی جانب سے کھولا گیا۔ اور ان کے علم میں لاؤں سچے حقائق سچے اور پاک بلند معارف جو مجھے سکھائے گئے۔ اور ان کو مطلع کروں ان واضح نشانات اور چمکتے خوارق سے اور ایسے دلائل سے جو مجھے میرے رب نے عطا کئے ہیں جو علم یقین تک پہنچاتے ہیں۔ تا کہ وہ میری شناخت کر لیں اور رب العالمین کے راستے میں میرے مددگار ہو جائیں۔ اے عزیزو! اللہ تم پر رحم فرمائے جان لو کہ میری یہ کتاب ان کتابوں میں سے ہے جسے میں نے اس مقصد کے لئے تالیف کیا ہے۔ اور اس کتاب کو میں عرب اور شام کے

يجعله مباركاً لطوائف المسلمين و يجعل افئدة من الناس تهوى اليه و يجعل منه حظاً كثيرًا لعباده الصالحين. و انه على كل شيءٍ قدير و انه ارحم الراحمين. وارجو من اصحاب القلوب و رجال البصيرة ان لا يعجلوا علّى كما عجل بعض سُكّان هٰذه البلاد من البخل و العناد فان العجلة على اهل الله والذين أُمروا من حضرته ليس بخيرٍ ولا يعقب الّاضيرا ولا يزيد الاغضب الله فى الدنيا و فى يوم الدين. ولا يرى المستعجل سبل الصدق والسداد ولا يُعَزّ فى هٰذه ولا فى المعاد و يموت مهانا وهو من العمين. و ان لحوم الاولياء مسمومة فما اكلها احد بغيبتهم و سَبهم الامات على مكانه. و بشرىٰ للمجتنبين المتقين. و انى رتّبت هٰذا الكتاب علىٰ ابواب

سادات (نیک بزرگوں) کو ہدیۂ پیش کرتا ہوں اور جو میرے رب ذوالجلال کی طرف سے مجھے ملا ہے اس کو پہنچاتا ہوں۔ تا کہ سعید الفطرت لوگوں کو ان کی مراد مل جائے اور اس سے اعراض کرنے والوں پر اتمام حجت ہو جائے۔ اور میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ اس کتاب کو جملہ مسلمانوں کے لئے بابرکت بنائے اور لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف مائل کرے۔ اور نیک لوگوں کو اس میں کثیر حصہ عطا فرمائے۔ بے شک وہ تمام چیزوں پر قادر ہے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ میں صاحب قلوب اور بصیرت لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے بارے میں جلدی بازی نہ کریں جیسا کہ اس ملک کے بعض باشندوں نے بخل اور دشمنی کی وجہ سے کیا ہے۔ کیونکہ اہل اللہ اور خدا کے مامورین کے بارے میں جلدی کرنا خیر کا باعث نہیں ہوتا۔ اس کا انجام بہت برا ہوتا ہے اور یہ دنیا و آخرت میں اللہ کے غضب کو بڑھاتی ہے۔ جلد باز کو سیدھا اور سچا راستہ نہیں دکھائی دیتا نہ وہ اس دنیا میں عزت پاتا ہے اور نہ ہی آخرت میں۔ وہ ذلیل و خوار ہو کر مرتا ہے اور وہ اندھوں میں سے ہے۔ اولیاء کا گوشت

لئلا یشق علی طلاب و معذالک سلکنا مسلک الوسط لیس بایجاز مخل ولا اطناب مملّ. ربّ اجعله کتاب مبارکا شافیاً لصدور الطالبین. و نورا منورًا لقلوب المتدبرین.

آمین.

زہریلا ہوتا ہے اور جس کسی نے غیبت اور گالیوں سے اس کو کھایا وہ اسی جگہ مر گیا۔ اس گوشت سے اجتناب کرنے والے متقیوں کے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے اس کتاب کو ابواب میں مرتب کیا ہے تا کہ طالبوں کے لئے گراں نہ گزرے۔ اس کے علاوہ ہم نے درمیانی راہ اختیار کی ہے نہ اس کتاب کو اتنا مختصر کیا ہے کہ سمجھ میں نہ آئے اور نہ اتنا لمبا کہ پڑھنے والا تنگ آ جائے۔ اے میرے رب اس کتاب کو طالبوں کے سینوں کے لئے شفا بخش اور مبارک بنا دے۔ اور اس کو نور بنا تا کہ تدبر کرنے والوں کے دلوں کو منور کرے۔

اَلبَابُ الْاَوَّلُ

فـی ذکر احوالی و ذکر ما الهمنی ربّـی و ذکـر وقتـی و زمـانـی و مـاارادالـله بارسالی. و ذکر تفرقة الامـم و الـملل و النحل و ضرورة حَکَم من الله الحکیم الوالیی.

یـا عبـادالله رحکم الله اعلموا انّـی عبـد مـن عبـادالـلـه الملهمین الـمـامـوریـن. بـعثـنـی ربّـی لاقیم الشـریعة و احی الدین و اتمّ الحجة عـلـی الـمنکرین. وانا المسمّی من الله باحمد مع اسماءٍ اخریٰ ذکرتها فـی مـواضعها واسم ابی میرزا غلام مـرتـضٰـی وابوه میرزا عطا محمد و میـرزا عـطـا مـحـمد ابن میرزا گل محمد و میرزا گل محمد ابن میرزا فیـض مـحـمد و میرزا فیض محمد ابـن میـرزا مـحـمـد قـائم ابن میرزا

پہلا باب

اس میں میں نے اپنے ذاتی احوال، اور اللہ کی طرف سے القا کئے گئے الہامات، اپنے زمانے اور وقت اور میرے مبعوث ہونے کی غرض کا ذکر کیا ہے۔ اور اس میں اس نقطہ کو بھی بیان کیا ہے کہ مختلف، مذاہب اور امتوں میں تفرقہ دور کرنے کے لئے اللہ حکمت والے کی طرف سے ایک حکم کی ضرورت ہے۔

اے اللہ کے بندو! اللہ تم پر رحم کرے۔ جان لو! کہ میں اللہ کے بندوں میں سے ایک ملہم اور مامور بندہ ہوں۔ میرے رب نے مجھے مبعوث کیا ہے تا کہ میں شریعت کو قائم کروں اور دین کو زندہ کروں اور منکروں پر اتمام حجت کروں۔ میرا نام اللہ نے احمد رکھا ہے علاوہ دوسرے ناموں کے جن کا ذکر میں نے مختلف موقعوں پر کیا ہے۔ میرے والد کا نام غلام مرتضٰی جو کہ مرزا عطا محمد جو کہ مرزا گل محمد جو کہ مرزا فیض محمد جو کہ مرزا محمد قائم جو کہ مرزا محمد اسلم جو کہ مرزا محمد دلاور جو کہ مرزا الہ دین جو کہ مرزا جعفر بیگ جو کہ مرزا محمد بیگ جو کہ مرزا عبدالباقی جو کہ مرزا محمد سلطان جو کہ مرزا

محمد اسلم و میرزا محمد اسلم بیک میرزا محمد دلاور و میرزا محمد دلاور ابن میرزا اله دین و میرزا اله دین ابن میرزا جعفر بیک و میرزا جعفر بیک ابن میرزا محمد بیک و میرزا محمد بیک ابن میرزا عبدالباقی و میرزا عبدالباقی ابن میرزا محمد سلطان و میرزا محمد سلطان ابن میرزا عبدالهادی بیک. و بعد هذا لا اعلم اسماء آبائی المتقدمین. ولکنی قرء ت فی بعض کتب فیها تذکرة آبائی انهم کانوا من سمرقند و کانوا من بیت السلطنة و الامارة ثمّ صبّت علیهم المصائب فظعنوا عن بلدة دارهم و الفهم و جارهم. حتّی و صلوا الیٰ هذا الدیار وانا خوابها مطایا التسیار. مع رفقة من خدمهم و اخوانهم واحبابهم و اعوانهم ثمّ قصدوا ان یعتمروا ملک الهند بابر. و یسئلوا

عبدالہادی بیگ کے بیٹے تھے۔ ان سے پہلے گذرے ہوئے اپنے آباؤ اجداد کے نام میں نہیں جانتا۔ لیکن میں نے بعض کتابوں میں جن میں میرے آباؤ اجداد کا ذکر ہے پڑھا کہ وہ سمرقند سے تھے اور جاہ وحشمت کے مالک تھے۔ پھر ان پر مصائب ٹوٹ پڑے جن کی وجہ سے انہیں اپنی آبائی زمین سے، اپنے دوستوں سے اور اپنے پڑوسیوں سے مع اپنے رفیقوں، خداموں، بھائیوں اور محبوبوں اور مددگاروں کے ہجرت کرنی پڑی یہاں تک کہ وہ اس ملک میں آ گئے اور اسی کو اپنا وطن بنا لیا۔ پھر انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ ہندوستان کے بادشاہ بابر کے دربار میں حاضر ہوں اور اس سے درخواست کریں کہ وہ انہیں اپنے اکابرین میں داخل کرے۔ پس انہوں نے رحیم خدا کے فضل سے وہ کچھ پا لیا جو انہوں نے ارادہ کیا تھا۔ اور وہ اس کرم والے بادشاہ کے امراء میں شامل ہو گئے۔ پھر انہوں نے پسند کیا کہ وہ اسی ملک کو اپنا وطن بنا لیں۔ انہیں سلطنت مغلیہ کی جانب سے بہت سارے دیہات، املاک اور زمینیں عطا کی گئیں۔ اور وہ غربت، غم اور فکر کے دنوں کو بھول گئے۔ یوں وقت گذرتا گیا یہاں تک کہ

منـه ان يُدخلهم في اكابر. فوجدوا ما قصـدوا مـن فـضل اللـه الرحيم وانتـظـموا فـي امـراء هذا الملك الكـريـم. ثـم بـدا لهـم ان يتخذوا وطـنهـم هٰذه الـديار. وأُعطوا قُرىٰ كثيـرة مـن السـلـطنة الـمغلية والامـلاکَ والـعقـار. ونسوا ايـام الغربة و الهموم والافكار. و بيناهم فـي ذالک اذ قُلّبت امـور السلطنة المغلية و ظهر الفساد في الثغور و ما قدرالـدولة ان تـحامـي عن الرعايا تـطـاول الـمفسـدين والخلسة. و كثـر سفک الدماء و بتک الرقاب و [illegible]ب الامـوال و هتک الحجاب و [illegible]صعب الانتظـام و زادت الـكـروب والآلام فتـرک الـدولة الـمغلية هٰذا القدر من المملكة. و خُـلّص اعـناق امراء هٰذه الديار من ربـقة الاطـاعةِ. و صـاروا كطوائف الـملوک غير تابعين لاحد من دول و الـمختـاريـن فـي الـحكومة ففي

سلطنت مغلیہ کے تمام امور الٹ پلٹ ہو گئے اوراس کی سرحدوں کے اندرفساد ظاہر ہو گیا۔فساد کرنے والوں اور لـوٹیروں کی دست درازی کی وجہ سے سلطنت کو رعایا کی حمایت کی طاقت نہ رہی۔ خون ریزی شدت اختیار کر گئی اور گردنوں کا کاٹنا عام ہو گیا، مال چھیننے اور پردہ دری کے واقعات عام ہو گئے، انتظام مشکل ہو گیا، مصائب اور مشکلات بڑھ گئیں۔ پس اس وجہ سے میرے آباؤ اجدا نے سلطنت مغلیہ کو چھوڑ دیا۔ اوراس ملک کے امراء کی گردنیں مملکت کی اطاعت سے آزاد ہو گئیں اورانہوں نے طوائف الملوکی کی زندگی اختیار کر لی بغیر کسی ملک کی حکومت کی اطاعت کے۔ اور وہ اپنی حکومت میں خودمختار ہو گئے۔ پس ان دونوں میں ہمیں ہماری کھوئی ہوئی دولت مل گئی۔ اس وقت ہم شادمانی کے کمان سے خوشیوں کی طرف تیر پھینکتے تھے (یعنی بہت خوشحال ہو گئے: ناقل) امن وسلامتی سے۔ اور ہم خوشی اور سرور کی زندگی بسر کرنے لگے۔ ان حالات میں ہم ایک خاص مدت تک رہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کی تھی۔ پھر مشرکین ہند یعنی سکھوں کے اقبال کا ستارہ طلوع ہوا ۔ ان دنوں میں ہم پر

تلک الایام رجعت الینا دولتنا المفقودة و کنا نرمی عن قوس المراح الی غرض الافراح بأمن و سلام و عشنا عیشة السروه والراحة ولبثنا علٰی ذالک الٰی مدة اراد الله ذوالجلال والعزة. ثم طلع نجم اقبال مشرکی الهند الذین سمّوا بالخالصة فعصفت بنا ریح الحوادث فی تلک الایام. و قُلع ما خیّمنا بصرا صر جور هذا الاقوام. و صار الامن محرّمًا کصید حرم البیت الحرام. و نبذنا علقنا و علاقتنا بالاضطرار. و خلسها الخالصة بقدرالله القهار. فزمّ اٰباء نا نوق نفوسهم بزمام الاصطبار. و ما کادوا یعجزون من المشرکین فی حروبهم ولٰکن القدر اعجزهم و کان فی ذالک عبرة لاولی الابصار. و کذالک صُبّت علٰی اٰباء نا المصائب و تواترت النوائب حتّٰی انتهی الامر انهم عُطّلوا من امارتهم

حادثات کی ایک تیز آندھی چلی۔ اس قوم کے ظلم کی وجہ سے ہمارے خیمے اکھڑ گئے۔ ان دنوں امن ایسے حرام ہو گیا جیسے کہ خانہ کعبہ میں شکار حرام ہے۔ اس مجبوری کے عالم میں ہمیں اپنا علاقہ اور اپنے تعلقات چھوڑنے پڑے اور اللہ قہار کے حکم سے سکھوں نے ہماری ملکیت ہم سے چھین لی۔ پس ہمارے آباؤ اجداد کو اپنے نفسوں کی اونٹنی کو صبر کی نکیل ڈالنی پڑی۔ وہ مشرکین سے ان جنگوں میں مغلوب ہونے والے نہیں تھے۔ لیکن تقدیر نے ان کو مغلوب کر دیا اور یہ عقل والوں کے لئے عبرت کا مقام تھا۔ اور اسی طرح ہمارے آبا پر پے در پے مصائب اور حادثات وارد ہوئے یہاں تک کہ وہ اپنی امارت اور سیاست سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ وہ اپنی ریاست سے نکالے گئے اور دیارِ غیر میں انہیں تقریباً ساٹھ سال گذارنے پڑے۔ یہاں تک کہ وہ دشمن بھی مر گئے جن سے لڑائیاں ہوئی تھیں۔ اور لوگوں کی نظروں سے گذرے ہوئے تمام واقعات پوشیدہ ہو گئے تھے۔ اس طرح وہ چھپتے چھپاتے اپنے وطن واپس لوٹے کیونکہ سکھ قوم ظالم اور جاہل تھی اور چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر خون بہاتی تھی۔ ان کے ہاتھوں سے نہ دن میں امن

و سیاستهم و اُخرجوا من دار ریاستهم فلبثوا فی دار غربتهم الی مدۃ نحوستین اعوام حتی اذا ماتت الاعداء الذین وقعت بهم محاربات وجهل الناس حقیقة الواقع رجعوا الی الوطن متواترین مستورین بما کانت الخالصة قوما ظالمین جاهلین. یسفکون الدماء علی ادنی عثار. ولم یکن امن من ایدیهم لا فی لیل ولا فی نهار. واذا انقضٰی عهد دولة الخالصة و جاء عهد الدولة الانکلیزیة نُجِینا من تلک المصیبة ولم یبق الّاقصص من تلک الفئة الظالمة و حفظت بهذه الدولة العادلة اعراضنا و دماء نا واموالنا و نسینا کل ما جریٰ علینا فی الایام الخالیه. و لا شک ان هذه الدولة مبارکة لمسلمی هٰذه الدیار و اعطت کلّ ملةٍ حریة تامة من غیر الاکراہ و الاجبار. فنشکر الله و نشکر هذه

تھا اور نہ رات کو چین۔ چنانچہ جب سکھوں کی حکومت ختم ہوگئی اور انگریزوں کی حکومت آئی تو ہمیں اس مصیبت سے نجات ملی اور اس ظالم قوم کا سوائے قصوں کے کچھ باقی نہ رہا۔ اس عادل انگلشیہ حکومت کی وجہ سے ہماری آبرو ہمارے خون اور ہمارے اموال محفوظ ہو گئے۔ اور ہم گذرے ہوئے دنوں کی تمام سختیوں کو بھول گئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ حکومت اس ملک کے مسلمانوں کے لئے بہت بابرکت ہے اور اس نے تمام ادیان اور قوموں کو کامل آزادی دی ہے بغیر کسی سختی اور جبر کے۔ پس ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس حکومت کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ اس کی بدولت ہم آگ سے جنت میں داخل ہوئے۔ گو کہ پادریوں نے حق کو پس پشت ڈالا اور اپنی تحریرات میں سوائے جھوٹ کے کچھ نہیں لائے۔ اور یقیناً انہوں نے اسلام کو اور حضرت سید خیرالانام محمدؐ کے نشانات کو مٹانے کے لئے اپنی ساری طاقت جمع کی۔ وہ لوگوں کو بھڑکتی ہوئی آگ اور جہنم کے نچلے درجے کی طرف بلاتے ہیں۔ وہ شرکت کے دام کو پھیلاتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ مسیحؑ ابن مریم کے وجود میں بشریت اور الوہیت

الدولة فانا نقلنا به الى الجنة من النار۔ بيد ان القسوس قد انتبذوا الحق ظهريًا۔ و لم ياتوا فيما دوّنوه الا امراً فريًاً۔ و قد جمعت هممهم علٰى اعدام الاسلام۔ و قلع آثار سيّدنا خير الانام۔ يدعون الناس الٰى اللظٰى والدرک۔ ناصبين شَرَک الشِرک۔ و يقولون ان المسيح ابن مريم جمع فى نفسه سِرّالناسوت واللاهوت.☆ و ان هم الا عبادالطاغوت۔ والذين قبلوا دينهم من اهل الاسلام و ارتدوا من ملة سيدنا خير الانام۔ فهم يُوجدون فى هذه البلاد زهاء ثماتين الفاً و يزيدون و هم يسبّون نبينا صلى الله عليه وسلم و يشتمون۔ و يكيدون ما يكيدون۔ و يريدون ان يهدّوا بُرج الاسلام و يهدموه۔ و يتسلّقوا فيه مفسدين و يسلّموه۔ و ان القسوس قد خرجوا عن العد والاحصا۔ و بلغوا عديد

دونوں موجود ہیں۔ حاشیہ: (2) نہیں وہ مگر شیطان کے بندے۔ مسلمانوں میں سے وہ لوگ جنہوں نے ان کے دین کو قبول کیا اور محمدؐ رسول اللہ کے دین سے ارتداد کیا وہ تقریباً اس ملک میں 80 ہزار کے قریب ہیں یا اس سے بھی زیادہ۔ اور وہ ہمارے نبی کریمؐ کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور ان کی توہین کرتے ہیں اور انواع و اقسام کی فریب کاری اور تدابیر کرتے ہیں۔ وہ ارادہ کرتے ہیں کہ فساد کرتے ہوئے اسلام کے بُرج کو گرا دیں۔ تا کہ مسلمانوں کو اس سے باہر نکال پھینکیں۔ ان پادریوں کی تعداد بے حد و بے حساب ہے، جیسے کہ نہ شمار میں آنے والے سنگریزے۔ کوئی شہر اور کوئی بستی باقی نہیں رہ گئی جس میں انہوں نے اپنے خیمے نہ لگا دیئے ہوں۔ کوئی ایسی تدبیر نہیں جسے انہوں نے عملی جامہ نہ پہنایا ہو۔ اور کوئی ایسا فریب نہیں جسے انہوں ظاہر نہ کیا ہو۔ ان کی جنگ تیز ہو گئی ہے اور ان کے طعن اور ضرب میں شدت آ گئی ہے۔ انہوں نے ایسے مکر دکھائے جن کی اس سے قبل کوئی مثال نہیں ملتی اور نہ اس کی کوئی نظیر جہانوں میں پائی جاتی۔ اور اللہ نے دیکھا کہ مسلمان ان کی فوجوں کے مقابلے میں نکلنے کی طاقت نہیں

الحصٰی. وما بقی من بلدة ولا قریةٍ الّا نصبت خیامهم فیها. ما وجد واکیدًا الا استعملوه وما مکراً الّا ظهروه واستحرّت حربهم وکثر طعنهم و ضربهم و اروا مکائد لم یُر مثلها فی الاولین. ولم یوجد نظیرها فی العالمین. ورایٰ الله ان المسلمین لایستطیعون ان یبارزوا احزابهم ورایٰ فیهم ضعفا اصابهم فرتّب فضلا من عنده فی مقابلة هٰذه الافواج الارضیة افواجا فی السماء. وانزل مسیحه الموعود لیکسِرَ صلیب الاعداء.☆ وان هٰذا الکسر لیس بسیف ولاسنان کما زعمه فریق من عُمیان. بل الکسر کله بدلیل و برهان. وآیات من السماء و سلطان. ولا یُستعمل سبب من اسباب الارض ولا یوخذ سلاح من اسلحة هذا العالم و ینزل الحق لیُعدم الباطل بسلاح لایراه الخلق وکان هٰذا مقدراً من

رکھتے۔ اور اس نے دیکھا کہ مسلمانوں کے اندر بہت کمزوری ہے۔ پس اللہ نے اپنی جناب سے مسلمانوں پر فضل نازل کیا اور پادریوں کی زمینی افواج کے مقابل میں آسمانی فوجوں کو کھڑا کر دیا۔ اللہ نے اپنے مسیح موعود کو نازل کیا تا کہ وہ دشمنوں کی صلیب کو توڑے۔ حاشیہ (3) یہ کسرِ صلیب تلوار و تیر سے نہیں ہے جیسا کہ اندھوں کے گروہوں نے خیال کیا ہے۔ بلکہ اس کا صلیب کو توڑنا دلیل اور برہان سے اور آسمانی نشانات اور غلبہ سے ہے۔ زمینی اسباب میں سے کوئی سبب استعمال نہیں کیا جائے گا نہ اس دنیا کے اسلحہ سے کوئی اسلحہ۔ حق اترے گا تا کہ باطل کو تباہ کر دے ایسے اسلحہ کے ساتھ جس کو مخلوق نہیں دیکھے گی۔ ابتدائے زمانہ سے ہی ایسا مقدر تھا اور انبیا کی کتب میں یہ موجود ہے۔ جس نے اس کی مخالفت کی پس اس نے رسولوں کی وصیت کی نافرمانی کی۔ اور مسیح تیر، نیزوں اور تلواروں سے جنگ کرتا ہوا نہیں آئے گا۔ ہاں! وہ عجیب خوارق اور نشانات کے ساتھ آئے گا۔ اس کی علامات میں سے یہ ہے کہ اس کے آنے کے وقت تم جنگوں کی خبریں سنو گے۔ پھر تمام سلطنتیں خاموش ہو جائیں گی اور صلح کی

بدوالزمان. و مكتوباً في كتب النبيين و من خالفه فقد عصى وصايا المرسلين. ولا ياتى المسيح محاربا بالاسنة والسهام والمرهفات. نعم يأتى بعجائب الخوارق ولأيات. و من علاماته ان تسمعوا عند وقت مجيه اخبارالمحاريات.ثم تسكت الدولكلها و يميلون الى المصالحات. ولا تبقى حرب فى الارض ولاغلبة الفتن والبدعات. و تميل النفوس الى التقوىٰ بعد كثرة المعاصى و ظلمة شديدة علٰى وجه الارض و ميل النفوس الٰى السيّئات. و انكم ترون اليوم كيف تراء ت عساكر الالحاد. وظهرت رايات الفساد. و تجلى على القلوب سرير ابليس. واشاع اهله المكر والتلبيس. و نعرت كوساته وصاحت من كل طرف بوقاته. وجالت خيوله. وسالت

طرف مائل ہو جائیں گی اور زمین پر جنگ باقی نہیں رہے گی اور نہ ہی فتنوں اور بدعات کا غلبہ باقی رہے گا۔ زمین پر سخت گناہوں، شدید گمراہی اور برائیوں کی طرف جھکاؤ کے بعد نفوس انسانی تقویٰ کی طرف جھک جائیں گے۔ اور آج کل تم دیکھتے ہو کہ کس طرح الحاد کے لشکر آمنے سامنے کھڑے ہو گئے اور فساد کے جھنڈے ظاہر ہو گئے اور دلوں پر ابلیس کا تسلط ہو گیا ہے۔ اور شیطان کے پیروکاروں نے فریب اور شیطانیت کی کس طرح اشاعت کی ہے۔ اس کے نقارے بج گئے۔ اس کے بگل کی آواز ہر طرف سے سنائی دے رہی ہے اس کی فوجوں کے گھوڑے پورے جوبن پر ہیں۔ اس کے نالے بہہ رہے ہیں اور تم فتنوں کے دریاؤں کو دیکھو کہ موجیں مار رہے ہیں اور زمینی آفات پے در پے ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور فاسقوں کے گروہوں کی کثرت ہوگئی ہے اور متقیوں کی جماعت کم ہوگئی ہے۔ وہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں ہم اللہ کے دین اسلام کے پیروکار ہیں۔ ان کے دلوں کو جرم کے زہر نے مار دیا۔ ان کے ہاتھوں میں سوائے دین کے نام کے کچھ باقی نہیں رہا۔ اور وہ جانوروں کی طرح ہو گئے ہیں۔ انہوں نے

سيولـه. وتـرون بـحـور الـفتـن متـمـوّجة. و آفـات الارض فـي ظهـورها متوالية. وكثرت احزاب الـفاسقين. وقلت جماعة المتقين. والـذين قالوا انا نحن علٰى دين الله الاسـلام. امات قلوب اكثرهم سم الاجتـرام. فـمـا بقي في اكفّهم الا اسـم الـديـن وصـاروا كـالانعـام. واستبـدلوا الخبيثات بالذى هو من الطيبات. وغشّوا طبائعهم بغواشي الـظـلمات. واعرضوا عن ذكرالله بتـوجـعهـم الـى الـعـالم السفلى والشهـوات. فـلمـا اعـرضـوا عن جـنـاب الـحق ركـدت نـفـوسهـم و جذبت قريحتهم الى الزخارف الـدنيـوية والـمقتنيـات الـمـادية لـمنـاسبتهـم بـالخبيثات. واشتدّ حـرصهـم و نهـمتهـم و شـغفهم بها والـقاهم شحّ نفوسهم فى السئيات. وتـمـايـلـوا عـلـى الـدنيا وزخارفها الـفـانيـات. وكـلـمـا استكثروا فيها

طیبات کے بدلے **خبیثات** کو لے لیا ہے۔ انہوں نے دنیا کی زندگی اور اس کی شہوات کی طرف متوجہ ہونے کے باعث اپنی طبیعتوں کو اندھیروں کے پردے میں ڈھانپ دیا۔ اور اللہ کے ذکر سے اعراض کیا۔ پس جب انہوں نے اللہ سے منہ موڑ لیا تو ان کے نفوس کی ترقی رک گئی۔ اور ان کی طبیعتیں دنیاوی اشیاء کی طرف جھک گئی ہیں۔ اور ان کی برائیوں کی مناسبت سے مادی اشیاء ان پر حاوی ہوگئیں۔ اس دنیا کی لالچ اور حرص اور رغبت بھڑک اٹھی ان کے نفسانی بخل نے ان کو بدیوں میں ڈال دیا۔ وہ اس دنیا اور اس کی فانی زیب و زینت کی طرف مائل ہو گئے۔ جب بھی وہ اس میں بڑھ گئے ان میں دنیا کی لالچ اور طمع بھی بڑھ گئی۔ وہ اپنی مرادوں کی طرف کامیاب نہیں بلکہ ناکام لوٹے۔ ان کے ان کاموں کا انجام سوائے معاشی تنگی کے کچھ نہیں۔ ان کی جان یکے بعد دیگرے اذیتوں میں بڑھ گئی۔ ان کی اس دنیا کے لئے تدبیریں اور جھوٹ اور شور نے ان کو کوئی نفع نہیں دیا۔ اللہ نے ان کے دلوں سے راحت اور آرام کو چھین لیا۔ ان کے پہلو سے امن کو زائل کر دیا اور انہیں مختلف غموں اور تشویشوں میں

وازداد حرصهم عليها و شحّهم بها ورجعوا خائبين غير فائزين الى المرادات وما كانت عاقبة امرهم الا الضنک فی المعيشة. وانتياب الاذیٰ علی المهجة. وما نفعهم كذبهم و كيدهم و صخبهم لدنياهم واستاصل الله الراحة من قلوبهم وازال اضطجاع الامن من جنوبهم و تركهم فی انواع الغَمِّ والتشوّشات. مع التغافل من الدين والضلالات. وما بقی لهم ذوق فی المناجات. ولا تلذذ فی العبادات. فحاصل الكلام ان الناس فی زماننا هذا قد انقسموا الی قسمين. ولحق كل قسم مرض بقدر رب الكونين. فالقسم الاول قوم النصاری. وتراهم للدنيا كالسكاریٰ و فی عبادة المخلوق كالاُساریٰ. والقسم الثانی المسلمون الذين يقولون انا نحن مومنون وما بقی فی اكثرهم

چھوڑ دیا۔ اور انہیں دین سے غفلت اور گمرائیوں کے سوا کچھ نہیں ملا۔ ان کے پاس دعاؤں کے لئے ذوق بھی باقی نہیں رہا اور نہ ہی اُن کی عبادات میں لذت رہی۔ پس اس بحث کا لُب لباب یہ ہے کہ ہمارے اس زمانے میں لوگ دو قسموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ جہانوں کے رب کی طرف سے ہر ایک کو مرض لاحق ہے۔ پہلی قسم عیسائیوں کی ہے۔ جنہیں تُو دنیا کے لئے مدہوش پائے گا اور وہ مخلوق کی عبادت میں قیدیوں کی طرح جکڑے ہوئے ہیں۔ دوسری قسم کے لوگ مسلمان ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر میں دین اور ایمان کی شیرینی باقی نہیں رہی۔ اور نہ ہی ان میں کتاب اللہ یعنی قرآن کا کوئی علم باقی رہا ہے۔ وہ نیک اعمال اچھے افعال اور اصلاح سے دور جا پڑے ہیں۔ وہ نجات کے راستے کی بجائے بدبختی اور بربادی کے راستے پر چل پڑے ہیں۔ ان کی چنگاریاں راکھ بن کر رہ گئیں ہیں۔ ان کی اصلاح فساد میں بدل گئی ہے۔ وہ اس ناچیز دنیا کی طرف جھک گئے ہیں۔ اور وہ اللہ کی رضا کی خاطر خیر کے مکانوں کی طرف چلنے والے تھے پھر رُک گئے۔ انہوں نے سیرت ابراہیمی کو

حلاوة الدين والایمان. ولا علم کتاب الله القرآن. و بعدوا من اعمال البرّ و افعال الرشد والصلاح. وانتقلوا من سبل الفلاح الی طرق الطلاح. وعاد جمرهم رماداً. وصلاحهم فساداً ورکنوا الی الدنیا الدنیة. و رکدوا بعد جریهم فی اماکن الخیر لا رضاء حضرة العزة. و ترکوا سِیَراً ابراهیمیة. واتبعوا سبلا جحیمیة. وصاروا لابلیس کالمقرنین فی الاصفاد. والمقودین فی الاقیاد. خرّبوا بایدیهم مساجدالله لترک الصلوٰة ولم یبق فی اعینهم جاه الاذان و عزّة الدُعاۃِ لما سمعوا صوت المؤذنین ثم ما حفدوا الی المساجد للعبادات یکذبون ولایخافون. و یخانون ولا یتقون. ویقربون حرماتِ اللهولا یجتنبون و یفسقون ولا یمتنعون. مُلئت بطونهم من الحرام. والسنهم

ترک کر دیا اور جہنمی لوگوں کے راستے کو اختیار کر لیا ہے۔ وہ ابلیس کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ اس قید میں کھینچے جاتے ہیں۔ انہوں نے نماز کو ترک کر کے اپنے ہاتھوں سے اللہ کی مسجدوں کو ویران کر دیا ہے۔ ان کی آنکھوں میں اذان کی عزت باقی نہیں رہی اور نہ ہی مؤذن کی عزت جب وہ مؤذنوں کی آواز سنتے ہیں۔ وہ مسجد کی طرف جاتے ہیں لیکن عبادات کے لئے نہیں دوڑتے۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔ وہ خیانت کرتے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ اللہ نے جن چیزوں کو حرام ٹھہرایا ہے ان کے قریب جاتے ہیں اور ان سے بچتے نہیں۔ وہ بدکاری کرتے ہیں اور باز نہیں آتے۔ ان پیٹ حرام سے بھر گئے ہیں۔ اور ان کی زبانیں جھوٹے کلام سے آلودہ ہوگئی ہیں۔ اور ان کی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ وہ خدائے ذوالجلال کے قہر سے نہیں ڈرتے۔ وہ اپنے برے اعمال کی وجہ سے کافروں کے معاون بن گئے۔ انہوں نے اپنی گمرائیوں کی وجہ سے شیطان کو راضی کر لیا ہے۔ ان کے اندر سے امانت اٹھا دی گئی اور دیانت غائب ہوگئی۔ کوئی گناہ باقی نہیں رہا جس کا انہوں نے ارتکاب نہیں

لُوِّثَتْ باكاذيب الكلام. و تزني اعينهم ولا يخشون قهرالله العلام. وقد صاروا اعوانًا لاهل الكفر بسوء اعمالهم. وارضوا الشيطان بضلالهم. رُفعت من بينهم الامانة. وضاعت الديانة. وما بقي من معصية الا ارتكبوها. وما من جريمة الارکبوها. وتركوا القراٰن وما دعا اليه. و تبعوا الشيطان وما اغرىٰ عليه. وصاروا كاليهود قردة خاسئين بعد ما كانوا اسودا عادين. فلاجل ذالك ذاقوا الذلة بعدالعزّة. وضُربت عليهم المسكنة بعد ايام الدولة وذالك جزاء قلوب مقفّلة. واثام صدور مغلقة من ربّ العالمين. ياحسرةً علٰى هٰؤلاء المسلمين. انهم تركواالدين لدنيا هم اٰثروا هٰذه الدار علی عقباهم. واحبوا الفساد. وعادوا الصدق والسداد. ونسوا نموذج قوم افتتحوا

کیا۔ کوئی جرم نہیں جو انہوں نے نہ کیا ہو۔ انہوں نے قرآن اور اس کی تعلیمات کو چھوڑ دیا۔ وہ شیطان اور اس کی ترغیبات کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ یہودیوں کی طرح دھتکارے ہوئے بندر بن گئے ہیں حالانکہ وہ اس سے پہلے شیروں کی مانند تھے۔ اسی وجہ سے انہیں عزت کے بعد ذلت کا مزہ چکھنا پڑا۔ اور ایام حکومت کے بعد ان پر مسکینی ماری گئی۔ ان دلوں کی سزا یہی ہوتی ہے جن پر قفل پڑے ہوتے ہیں۔ یہ رب العالمین کی طرف سے تنگ سینوں کی سزا ہوتی ہے۔ ہائے افسوس! ان مسلمانوں پر کہ انہوں نے اپنی دنیا کے لئے دین کو ترک کر دیا۔ اور اپنی عاقبت کے بجائے اس دنیا کو ترجیح دی۔ انہوں نے فساد کو پسند کیا اور سچائی اور راستی سے دشمنی کی۔ وہ اس قوم کا نمونہ بھول گئے جنہوں نے کمال فرماں برداری سے شہادت کا جام پیا۔ انہوں نے اپنے نفسوں کو محبت اور پیار سے ذبح کر دیا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اس ملت کے باغ کو اپنے خونوں سے سینچا اور انہوں نے اپنے وجود کی بنیادوں کو اپنے بنانے والے کی رضا کی خاطر گرا دیا۔ اور ان لوگوں کی اس زمانے میں کثرت ہے جنہوں نے اس دنیا

بالشهادة بكمال الانقياد. و ذبحوا انفوسهم بالمحبّة والوداد. الذين سقوا بستان الملّة بدماء هم. وهدموا بنيان وجودهم لارضاء بنّاء هم. والذين تلطّخوا بادناس الدنيا ورجزها وقذرها اولئك قوم كثروا فی هذه الزمان. وانّهم فقدوا تقوٰهم واغضبوا مولاهم بانواع العصيان. وتریٰ كثيراً منهم شغفهم حب الاموال والاملاک والنِسُوان. واقسى قلوبهم لوعة الفضّة والعقيان. ودسوا نفوسهم بهمومها بعد ما جلّت مطلعها نورالاسلام والايمان. و اذا رؤا بعض امور دنياهم غيرالمنتظم اخذهم الضجر بالكظم ولا يبالون دينهم ولو يُهدّ اركانه وتهدم جدرانه و يكرهون ان يظهروا على ابدانهم شعارالاسلام. و يحبّون ان يلبسوا لباس اهل الكفر و عبدة الاصنام. تركوا فريضة الصلوٰة و

کی میل اور الائشوں میں اپنے آپ کوملوث کر لیا۔ ان میں تقویٰ کا فقدان ہے اور انواع واقسام کے گناہوں کی وجہ سے انہوں نے اپنے مولا کو ناراض کر دیا۔ تو دیکھتا ہے کہ اکثر ان میں سے مال، املاک اور عورتوں کی محبت میں مشغول ہیں۔ چاندی اور خالص سونے نے ان کے دلوں کوسخت کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنے نفسوں کو اس دنیا کے غم میں غرق کر دیا ہے بعد اس کے کہ نورِ اسلام اور ایمان نے ان کے مطلع کو روشن کر دیا تھا۔ اور جب وہ اپنے بعض دنیاوی معاملات کو غیر منظّم پاتے ہیں تو وہ پریشانی کے عالم میں شور مچاتے ہیں لیکن اگر ان کے دین کے ارکان کو منہدم کیا جائے اور اس کی دیواروں کو گرا دیا جائے تو کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں کہ شعار اسلام ان کے جسموں پر ظاہر ہوں بلکہ وہ پسند کرتے ہیں کہ اہل کفر اور بت پرستوں کے لباس میں ملبوس ہوں۔ انہوں نے نماز اور رمضان کے روزوں کے فرائض کو ترک کر دیا ہے۔ باوجود اذان سننے کے مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے بلکہ اکثر متکبر ناپسند کرتے ہیں کہ وہ عید کی نماز کیلئے بھی باہر نکلیں۔ تو ان میں نماز عید کی سنت

صيام رمضان ولا يحضرون المساجد وان سمعوا الاذان. بل يكره اكثر ذي مَخيلة ان يبرزوا للتعييد. وما ترىٰ فيهم من سنن العيد الا لبس الجديد. و ترىٰ اكثرهم اعتضدوا قِربة الملحدين . واستقادوا لسِيَر الكافرين. وحسبوا ان الوُصلة الى الدولة طُرق الاحتيال ولاختيال والاباحة وافتاهم فكرهم بانّ الفوزفي المكائد. فيستقرونها و يرصدون مواضعها كالصائد. و منهم قوم يستوكفون الاكف بالوعظ والنصيحة كالعلماء. و يطلبون الصيد بتقمّص لبَاس الفقهاء. و يأمرون الناس بالبرّ و طريق الصلحاء. و ينسون انفسهم و يحسبون هٰذا الطريق من الدهاء. لا ينقدون امورالدين بعين العقول. ولا يمعنون النظر فى مبانى الاصول. ولا يسلكون مسلك

میں سوائے نئے کپڑوں کے کچھ نہیں پائے گا۔ تو ان میں سے اکثر کو دیکھے گا کہ ملحدوں کی مشک کوانہوں نے اٹھالیا۔ اور کافروں کی سیرت کو اپنا قائد بنا لیا۔ انہوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ دولت حاصل کرنے کا طریقہ حیلہ سازی، نازونخوت اور بے قیدی سے وابسطہ ہے۔ ان کے دماغوں نے ان کو فتویٰ دیا ہے کہ کامیابی کی کنجی مکروفریب میں ہے۔ وہ شکاری کی طرح اس کو حاصل کرنے اور تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ لوگ بھی ہیں جو علماء کی طرح وعظ و نصیحت سے لوگوں کی ہتھیلیوں کو نچوڑتے ہیں اور فقہا کا لباس پہن کر وہ شکار کو طلب کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو نیکی اور صالحین کے طریقوں پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں مگر اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہیں اور پھر خیال کرتے ہیں کہ یہ دانائی ہے۔ وہ امور دین کو عقل کی آنکھ سے نہیں پرکھتے اور اس کے اصول کی بنیاد کی تہہ تک نہیں پہنچتے۔ وہ تحقیق کا راستہ اختیار نہیں کرتے۔ تو انہیں چار پایوں بلکہ شجر و حجر جیسا پائے گا۔ وہ بردباری اور نرمی کا اظہار ایسے کرتے ہیں جیسے کہ وہ اخلاق نبوی اور اخلاق ولایت سے آراستہ ہیں مگر جب

التحقيقات وما تجدهم الا كالعجماوات بل هم كالجمادات. و يظهرون الحلم والرفق كانهم هُذِّبوا باخلاق النبوّة والولاية. و اذا رؤا ان استعطافهم يُكدِى رجعوا الى الاغلاظ والشكاية. يُوثمون الابرار. ويُكفِّرون الاخيار. و يفسّقون الصلحاء الكبار. و يَجهّلون قوماً يكمّلون الانظار. مع انهم كغمر جاهل ما يعلمون ماالاسلام. ثم يضعون من الذين اوتوا العلم و يحسبون انهم هم العلماء العظام. يرودون فى مسارح لمحاتهم. من يملأُ و فاضهم بعد سماع كلماتهم. و يُضمرون عند مسائح غدواتهم. من يزيد عدد دريهماتهم. يُخوّفون الناس بزواجر وعظهم. ولا يخافون الله بلفاظة لفظهم. يسرّون اخلاط الزمر بانشاد اشعار. و يبوحون

دیکھتے ہیں کہ ان کی نرمی ان کو فائدہ نہیں دیتی تو غلاظت بھری زبان سے شکایات پر اتر آتے ہیں۔ نیکوں کو گناہ گار ٹھہراتے ہیں۔اور برگزیدہ لوگوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ بڑے عظیم صلحاء کو فاسق ٹھہراتے ہیں۔ وہ اہل بصیرت کو جاہل گردانتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے؟ پھر وہ اہل علم کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ بڑے علماء میں سے ہیں۔ وہ اپنی نظروں کی چراگاہ میں اس شخص کو ڈھونڈتے ہیں جو ان کے کلمات سننے کے بعد ان کی جیبوں کو بھر دے۔ وہ یہ دل میں رکھتے ہیں کہ صبح و شام ان کو ایسا آدمی مل جائے جو ان کے درہم میں اضافہ کر دے۔ وہ اپنے وعظوں میں سخت الفاظ سے لوگوں کو ڈراتے ہیں۔ وہ اللہ سے نہیں ڈرتے کہ ان کے منہ سے کیا نکل رہا ہے۔ لوگوں کو اشعار پڑھ کر خوش کرتے ہیں اور اپنے وعظوں کے اختتام پر اپنی حاجات اور ضرورتیں پیش کرتے ہیں۔ تا کہ وہ ان کی پریشانی کو درہم و دینار سے دور کر دیں۔ وہ امراء کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں اور ان پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بڑے علماء میں سے ہیں۔ اور اللہ

اليهم عند خاتمة الوعظ بحاجات واوطارٍ. ليفرّجوا غُمّتهم بدرهم و دينار. ويَدْلفون الى الامراء. و يُظهرون عليهم انهم من اكابر العلماء. واسبغ الله عليهم من علم الحديث والقرآن. والناس يستكفون بهم الافتنان بمكائد عبدة الصلبان. ثم يشيرون الى انهم من حماة الملّة و من الدّين بذلوا مالهم و همتهم فی سُبل الدين لرضا الحضرة. وما بقی لهم شغل الّا الوعظ ليؤدوا فريضتهم وليهدوا لناس وليرووا غُلّتهم. وليس من سيرتهم ليخلقوا لكُلِّ احد ديباجتهم. و يرفعوا اليه حاجتهم. فالحاصل انّهم يقولون كذا وكذا مكراً و حيلةً. و قد يتفق ان رئيسا يرسم لهم وظيفة. او يُعطی لهم صلة لما وجدهم كالسائلين الباكين. فلاشک ان هذه العلماء قد انتهوا فی غلوائهم.

نے ان کو قرآن و حدیث کا بڑا علم عطا کیا ہے اور یہ کہ لوگ ان سے پادریوں کے فتنوں کے مقابلے میں کافی مدد حاصل کرتے ہیں۔ پھر وہ اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ وہ ملت اور دین کے حامی ہیں اور اللہ کی رضا کی خاطر دین کی راہ میں اپنی دولت اور ہمت خرچ کرنے والے ہیں۔ یہ کہ ان کا کام سوائے وعظ کے اور کچھ نہیں تا کہ اپنا فرض ادا کریں اور لوگوں کی رہنمائی کریں۔ اوران کی تشنگی کو دور کریں۔ اور وہ یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ان کی عادت میں یہ نہیں ہے کہ ہر ایک کے سامنے اپنی حاجات کو پیش کر کے اپنے آپ کو رسوا کریں۔ لُب لباب یہ ہے کہ وہ اس طرح کی باتیں مکر اور حیلے سے کہتے ہیں یا اور کبھی یوں بھی اتفاق ہوتا کہ کوئی رئیس ان کیلئے وظیفہ مقرر کر دیتا ہے۔ یاجب وہ انہیں سوالیوں کی طرح روتے ہوئے پائے تو ان کو کچھ عطا کر دے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ ان علماء نے غلو میں انتہا کر دی ہے اور اپنے خیالات میں بے باک ہو گئے۔ اور وہ اپنی جہالت پر مصر ہیں۔ انہوں نے اپنی رنگین جھوٹی باتوں سے لوگوں کو اپنے دام میں لے لیا ہے۔ وہ گمراہی میں حد سے تجاوز کر گئے ہیں۔ ان

و سدروا فی خیلائهم. واصرّوا علی جهلاتهم. ولوّنوا الناس بالوان خز عبیلاتهم. و قد جاوز الحد غیّهم. واهلک الناس بغیهم. اذا وعدوا اخلفوا واذا غضبوا اغلظوا. واذا حدثوا کذبوا. ونشر نموذج السوء زهوهم. واضر الحقَ لهو هم. واقسا قلوب الناس سوء اعمالهم. و قبح سیرتهم بعد ما عثروا علیٰ سریرتهم یجترؤن علی السیئات بعزم صمیم. کانّهم لیسوا بمرآئ رقیب علیم. زلّت اقدامهم. واوبق الناس اقلامهم. و تغیر حالهم. و کدر زلالهم. ما یاخذهم ندم مع کثرة الذنوب. و یرصدون المزرعة مع عدم زرع الحبوب. لا ینتهجون محجة الاهتداء ولا یعطفون علی احدالا بطریق الریاء. قد کان فیما مر من الزمان اهواء کاهوانهم. ولکن ما خلاقوم من

کے ظلم نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ جب وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی کرتے ہیں اور جب غضب میں آتے ہیں تو بدزبانی کرتے ہیں۔ جب بولتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کے کبر نے برا نمونہ پھیلایا ہے۔ ان کی بے ہودہ باتوں نے حق کو نقصان پہنچایا ہے۔ ان کے برے اعمال نے لوگوں کے دلوں کو سخت کر دیا ہے۔ جب لوگوں نے ان کے اندرون پر اطلاع پائی تو ان کے بارے میں لوگوں کی رائے بری ہو گی۔ وہ عزم مصمم کے ساتھ برائیوں پر جرأت کرتے ہیں۔ گویا کہ وہ نگہبان خدا کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ ان کے قدموں میں لغزش آ گئی ہے۔ ان کی قلموں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور ان کی حالت بدل گئی ہے۔ ان کا آب صافی گدلا ہو گیا ہے۔ باوجود گناہوں کی کثرت کے وہ نادم نہیں ہوتے۔ وہ تخم ریزی کئے بغیر ہی کھیتی کی امید کرتے ہیں۔ وہ ہدایت کے راستہ پر نہیں چلتے اور کسی سے شفقت سے پیش نہیں آتے مگر ریاکاری کرتے ہوئے۔ یقیناً اس سے قبل بھی ایسی خواہشات ہوتی تھیں لیکن ان سے قبل کوئی قوم بھی اس قدر ظلم میں تیز نہ تھی۔ خدا ان کو بیدار کرتا ہے مگر وہ بے تکلف اپنے آپ کو

قبل في شبائة اعتدائهم. يوقظهم
الله فيتناعسون. و يجذبهم الحق
فيتقاعسون جمعوا التعصب بانواع
غرارة. ولا يسمعون الحق كانهم
في مغارة. ولا يوجد فيهم شئى من
بصيرة ولا بصارة. قد هجم
الشيطان عليهم مواريًا عنهم عيانه.
فانساب في عروقهم و شرائينهم و
اغرىٰ عليهم اعوانه. لا يستطيعون
ان يسمعوا كلمة الحق. فيثبون و
ثب البق. و يزفرون زفرة القيظ. و
يخاف ان يتميّزوا من الغيظ. و
يحملقون الى من قال قولا يخالف
آرائهم. ولو كان يواخي اٰبائهم.
ترى هممهم عالية للدنيا الدنية. و
ترىٰ احتداد بصرهم في الافكار
السفلية. واما في امر حماية الدين
فقد خبت نارهم. وتواريٰ اوارهم.
يوافون الامراء بالمدهنة. و
يقعدون قُبالتهم علىٰ لحم مشوى
و خبز سميذ للمواكلة. ولو كان

سویا ہوا سمجھتے ہیں۔ حق ان کو کھینچتا ہے مگر وہ
پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ انہوں نے طرح
طرح کی غفلت سے تعصب کو جمع کر رکھا
ہے۔ حق کو نہیں سنتے جیسے کہ وہ کسی غار میں
ہیں۔ ان میں نہ ہی بصیرت ہے اور نہ ہی
بصارت۔ یقیناً شیطان نے ان پر چھپ کر
حملہ کیا ہے۔ پس وہ ان کی رگوں میں اوران
کی شریانوں میں داخل ہو گیا۔ اوراس نے
ان پر اپنے مددگار چھوڑ دیئے ہیں۔ وہ اب
یہ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ کلمہ حق سنیں۔ وہ
پسو کی طرح اچھلتے ہیں۔ ان کی سانس گرم
بھٹی کی طرح چلتی ہے اور اندیشہ ہے کہ وہ
غضب سے پھٹ جائیں۔ وہ اسی کی طرف
آنکھیں نکالتے ہیں جو انکی آراء کے خلاف
بات کرے خواہ وہ ان کے آباؤ اجداد کا
دوست ہی کیوں نہ ہو۔ تُو اس ہیچ دنیا کے
لئے ان کی ہمتوں کو بلند پائے گا۔ سفلی افکار
میں ان کی آنکھ کو تیز پائے گا۔ مگر دین کی
حمایت کے لئے ان کی آگ بجھ گئی ہے۔
ان کی چنگاری ٹھنڈی پڑ گئی ہے۔ وہ امراء
سے ملمع سازی کے ساتھ ملتے ہیں۔ ان کے
سامنے بھونے ہوئے گوشت اور میدے کی
روٹی کے لئے بیٹھتے ہیں خواہ وہ بدعتی ہوں یا
گناہ گار۔ ان گناہ گاروں کی رائے کے

مـن اهـل البدعات والمعصية. ولا يـخـرج من افواههم كلمة تخالف آراء هـذه الـفـئة. و يـخـالـطونهم كـالـماء والراح بكمال الفرحة. و يمدون ايديهم فرحين للمصافحة. فالحاصل انهم يرضون اهل الدولة والـحـكـومة بـلطائف الاحتيال. و يسـجـدون لـكل من ملکَ امراً و يتـركون طـريـق الـجـدال. وامـا الـغـربـاء الـضعفاء فيُداسون تـحت اقـدامهـم. و يـكـفـرون باقلامهم. ولايـرون كُـفـرَ مـن يُـجلب منه ما يُـقتـنـٰی. او يُستدفع به الاذیٰ. فلا يسـألون من ذا. و يقولون يا سيدی انـت فُـقـتَ غيـرک بـمـحـامـد لاتـحـصٰـی. و يستـقـرون لـلقـائـه الـطُـرُق. و يستـفتحون الغُلَقَ. ولا يبرحون مكانه. حتى يروا عيانه. و اذا لـقـوا سـلّموا راكعين. و كلّموا خـاشـعـين. اولٰـئـک هـم الـعلماء السوء واولٰـئـک هـم الـملعونون

خلاف ان کے منہ سے کوئی کلمہ نہیں نکلتا۔ وہ پوری خوشی سے ان کے ساتھ اسی طرح شیروشکر ہوتے ہیں جس طرح کہ پانی اور شراب۔ خوش ہوتے ہوئے ان سے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ وہ حکومت اور اس کے اہلکاروں کو حیلہ سازی سے راضی رکھتے ہیں۔ ہر صاحب اختیار کے سامنے جھکتے ہیں اور ان سے جھگڑنے کا راستہ ترک کر دیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک غرباء اور کمزوروں کا تعلق ہے ان کو پاؤں کے نیچے مسل دیتے ہیں۔ اپنے قلموں سے ان کی تکفیر کرتے ہیں۔ جس سے کچھ حاصل ہونے یا اس سے ان کی کوئی تکلیف دور ہونے کی امید ہوتی ہے تو اس کی کسی بداعمالی کی طرف نظر نہیں کرتے اور اس پر کوئی تنقید نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں اے جناب بے انتہا خوبیوں کی وجہ سے آپ کو دوسروں پر فوقیت حاصل ہے۔ اور اس کی ملاقات کے لئے راستے تلاش کرتے ہیں۔ اس کے لئے بند دروازے کھول دیتے ہیں۔ اس کے مکان سے اس وقت تک نہیں ٹلتے جب تک اس سے ملاقات نہ ہو۔ اور جب ان سے ملتے ہیں تو جھکتے ہوئے سلام کرتے ہیں۔ اور ان

علٰى لسان خاتم لنبيين يريدون عَرَض الدنيا ولا يريدون الأخرة و آثروا الحيوٰة الدنيا واستائيسوا من يوم الدين.

فالحاصل انهم قوم يختارون كل طريقة يُرشح بها اناء. و يحفرون كل ارض يخرج منها ماء. و يصيدون الخلق ببكاء و نحيب فى ناد رحيب و يزيد صفرُ راحتهم. رُنّةَ نياحتهم. و ما كان مجلبة الدمع الا الشح الذى اذا بهم كالشمع. و كذالک ينفذون اعمارهم فى فكر هذه العيشة. و انساهم الشيطان فكر الأخرة. اينما وجدوا قنصا نصبوا شرک الوعظ والنصيحة. و يمشون على مساق واحد اضمروه فى النية وليس هوالاجمع الاموال واشباع العيال بالمكر والخديعة و

سے عاجزی سے کلام کرتے ہیں۔ یہی علماء سو ہیں اور یہی لوگ ہیں جن پر حضرت خاتم النبیینؐ نے لعنت بھیجی ہے وہ دنیا کا مال طلب کرتے ہیں اور آخرت نہیں چاہتے۔ انہوں نے دنیا کی زندگی کو ترجیح دی اور یوم الدین سے ناامید ہو گئے۔

پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر وہ طریقہ اختیار کرتے ہیں جس سے انہیں کچھ حاصل ہو جائے اور ہر اُس زمین کو کھودتے ہیں جہاں سے پانی کی امید ہو۔ وہ بڑی بڑی مجالس میں گریہ زاری سے لوگوں کا شکار کرتے ہیں۔ ان کی تنگدستی نے ان کے نوحوں کو بڑھا دیا۔ ان کا اس طرح آہیں بھرنے کا سبب سوائے حرص کے کچھ نہیں جس نے ان کو شمع کی طرح پگھلا دیا ہے۔ اور اسی طرح انہوں نے اپنی عمریں اس فکر معاش میں گذار دی ہیں۔ شیطان نے ان کو آخرت کی فکر بھلا دی ہے۔ جہاں کہیں شکار کو پاتے ہیں وہیں وعظ ونصیحت کا دام بچھا دیتے ہیں۔ وہ صرف اپنی ایک ہی روش پر چلتے ہیں جو ان کی نیت میں مضمر ہے۔ اس نیت کے ساتھ کہ وہ مال جمع کریں اور مکر اور دھوکے سے بال بچوں کا پیٹ پالیں۔ وہ ان لوگوں کو تلاش کرتے ہیں جو

يستقرون الباكين والمُرجّبين فی مجالسهم لیُنزلوهم منزل القبس والذُبالة. و ان اعطالهم بغيٌ مالا و عرضت علیهم حراما لا حلا لا فیتسلّمون ولا یتکلّمون لحرصهم علٰی تلک الجیفة. و تری ابناء هم یقتصّون مَدُرجهم. و یقرؤن مُدرجهم تشابهت قلوبهم بآبائهم الضالین. الّا قلیل من عباداللہ الصالحین. ما دانتهم تقوی القلوب. واستعاداللہ علومهم فما بقی فی صدورهم الا ظلمات الذنوب. و منهم قوم لا یدرون الفقر ولا یستطلعون طلع مقام الولایة. و معذالک خالج قلبهم انهم اهل اللہ وعلی الهدایة. و تریٰ اکثرهم یخبطون فی اسالیب الفقر والطریقة. وما امرهم الا التخلیط و خلط البدعات بالشریعة. ولیس فی ایدیهم الا الانتساب بسلاسل

ان کی مجلسوں میں روتے ہیں اور انہیں خوش آمدید کہتے ہیں تا کہ ان سے آتش اور فتیلہ کا کام لیں۔ اگر کوئی بدکار بھی ان کو مال دے دے اور ان کو واضح ہو کہ یہ حرام ہے حلال نہیں پھر بھی اس کو قبول کرتے ہیں اور اپنی لالچ کی وجہ سے اس مردار کے بارے میں کچھ نہیں بولتے۔ اور تو دیکھتا ہے کہ ان کے بیٹے بھی انہی کے راستے تلاش کرتے ہیں اور انہیں کے قصے پڑھتے ہیں۔ ان کے دل ان کے گمراہ آباؤاجداد کی طرح ہو گئے ہیں سوائے اللہ کے نیک بندوں کے جو قلیل ہیں۔ دلوں کا تقویٰ ان کے قریب بھی نہیں پھٹکا۔ اور اللہ نے ان کے علوم کو ان سے چھین لیا ہے۔ اور ان کے سینوں میں سوائے گناہوں کی تاریکی کے کچھ باقی نہیں رہا۔ ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو فقیری کو جانتے ہی نہیں اور نہ ہی ولایت کے مقام سے آگہی رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے دلوں میں بیٹھ گیا ہے کہ وہ اہل اللہ ہیں اور ہدایت پر ہیں۔ اور تو دیکھے گا کہ اکثر ان میں سے فقیری اور طریقت کے انداز کو آپس میں خبطیوں کی طرح ملا دیتے ہیں۔ ان کا کام سوائے غلط صحیح کو خلط ملط کر دینے کے کچھ نہیں۔ اور وہ بدعات کو شریعت میں

الاسلاف. وما هو الّا كسلاسل بعين الانصاف. قد خطف الشيطان نور صدورهم و اودعها الكبر والعجب والرياء. و زيّن اعمالهم فی اعينهم فآثروا الرعونة والخيلاء. يهشون لرجوع الناس اليهم. و يبتهجون بمدح الجالسين لديهم. و يحبون ان يُحْمدوا بما لم يفعلوا. و اَنْ لا يُسمّی ذنبهم ذنباً و ان اجرموا. فهٰذا هو الذی دعاهم الی التعامٰی. و منعهم من قبول الحق و اضلهم فی المو امٰی. يوغلون فی مقاصد الدنيا الدنيّة. و يسقطون عند مهمّات الدين كالمَيّتِ. ما ينهضون لاوامِرَ اُمروا بها بنشاط الخواطر. و يقومون لنفسهم الامارة كالكميش الشاطر. يتلقفون ما وافق هوی النفوس. ولو من ايدی القسوس. ولا

داخل کر دیتے ہیں۔ ان کے پاس سوائے اسلاف کے سلسلوں کی نسبت کے کچھ نہیں۔ اور اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ نسبت سوائے زنجیروں کے اور کچھ نہیں۔ یقیناً شیطان نے ان کے سینوں کے نور کو اچک لیا ہے اور ان میں تکبر اور ریاکاری ودیعت کردی ہے۔ اوران کے اعمال ان کی آنکھوں میں مزین کر دیئے ہیں۔ پس انہوں نے رعونت اور خود پسندی کو ترجیح دی۔ لوگوں کے رجوع کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کے منہ سے اپنی مدح پر پھولے نہیں سماتے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے اس پر بھی جو انہوں نے نہیں کیا۔ اور یہ کہ ان کے گناہ کو گناہ نہ کہا جائے خواہ وہ جرم ہی کیوں نہ کریں۔ اس سبب سے وہ جان بوجھ کر اندھوں کی طرح ہو گئے اور انہیں قبول حق سے اس نے روک دیا اور انہیں گمراہی کے صحرا میں بھٹکا دیا۔ وہ اس ہیچ دنیا کے مقاصد حاصل کرنے میں تیزی دکھاتے ہیں۔ مگر دین کی مہمات کے وقت مردے کی طرح گر جاتے ہیں۔ وہ اللہ کے حکموں کے لئے جن کا ان کو حکم دیا گیا ہے دل کی خوشی سے نہیں اٹھتے۔ لیکن اپنے نفس امارہ کی

يقبلون ما كان يخالف حكم اهوائهم. ولو كان من آباء هم. لا يعلمون شيئا من الحقيقة والمعرفة. وجمعوا فى اقوالهم واعمالهم انواع البدعة. و امّا عامة الناس من المسلمين. فقد تبع اكثرهم الشياطين و ترى احداثهم و شيوخهم منهمكين فى السيئات. و ترى بلبالهم لدنياهم وللبنين والبنات. يميلون عنالحق عندالخصام والمراء. و يحضرون المحاكمات لغصب حقوق الشركاء. يريدون ان يَدّعوا الاخوان و يستخلصوا لنفوسهم حقوق الارث. ولا يذكرون يوم الجزاء لا على وجه الجد ولا العَبثِ. و يعراهم اكتياب واضطراب لفوت شئ من هٰذه الدار. ولا يتهيّح اسفهم على فوت الدين كله كالكُفّارِ. يموتون للدنيا

خاطر پوری چالاکی سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہراس چیز کونگل جاتے ہیں جوان کے نفس کے موافق ہوخواہ وہ پادریوں کے ہاتھ سے ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اس حکم کو ہرگز قبول نہیں کرتے جوان کی خواہشات کے خلاف ہواگر چہ وہ ان کے آباؤ اجداد کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو۔ وہ حقیقت اور معرفت کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ انہوں نے اپنے اقوال اور اعمال میں مختلف قسموں کی بدعات جمع کر لی ہیں۔ جہاں تک عام مسلمانوں کا تعلق ہے ان میں سے اکثر شیاطین کی پیروی کرتے ہیں۔ اور تو دیکھتا ہے کہ انکے نوجوان اور بوڑھے برائیوں میں منہمک ہیں۔ تو ان کو دنیا، بیٹوں اور بیٹیوں کے لئے بے چین پائے گا۔ وہ جھگڑے اور دشمنی کے وقت حق سے اعراض کر جاتے ہیں۔ وہ حکومتی اداروں میں جاتے ہیں تا کہ اپنے شرکاء کے حقوق غصب کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے بھائیوں کو دھکا دیں۔ اور وراثت کے حقوق خود لے لیں۔ یوم جزا کا ذکر ان کی زبان پر بھی نہیں آتا۔ نہ حقیقت میں اور نہ ہی کھیل کے طور پر۔ اس دنیا کی کسی چیز کے کھو جانے سے ان پر غم اور اضطراب چھا جاتا ہے۔ لیکن اگر کفار کی

ولا یخبوا ضجرهم ولا ینصل
کمدهم ولا یجمون لیومٍ یغضب
فیه مولاهم و صمدهم. ضل
سعیهم فی الحیوٰة الدنیا وما بقی
لهم به من حس و ماتت قلوبهم.
فلا یفیقون من هٰذه الغشیة. و
اوردوا انفسهم مورد سخط الله ثم
لا یترکون مسری الفجرة. لا
یسرون الا المسری الذی یخالف
طرق الورع. ولو ندّد بانه من
مناهی الشرع. یحسبون بول
ابلیس مَزنةً. و روث النعم نعمةً.
بلغ الزمان الی الانقطاع. وما
انقطعت مادة زیغهم الذی
دخلتهم من الرضاع. اَصُبتهم
الذمائم مذ میطت عنهم التمائم.
واستسنوا زینة الدنیا و قیمتها. و
حسبوا جهامها صَیِّباً.
واستغزروا دیمتها. واستانسوا
بجمالها. و ولعوا بغالها و

طرح سارا دین ہی ان کے ہاتھوں سے نکل جائے تو ان کو کوئی افسوس نہیں ہوتا۔ وہ اس دنیا کے لئے مرتے ہیں۔ ان کی بے آرامی ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کی پریشانی زائل ہوتی ہے۔ اور نہ ہی انہیں اس دن کے لئے پریشانی ہوتی جس دن ان کے بے نیاز رب کا ان پر غضب نازل ہوگا۔ ان کی ساری کوششیں ان دنیا کی زندگی کے لئے ضائع ہوگئیں۔ ان میں شعور نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی اور ان کے دل مردہ ہو گئے۔ ان کو اس مدہوشی سے افاقہ نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نفسوں کو خدا کی ناراضگی کی گھاٹی پر لے گئے پھر بھی بدکاری کا راستہ نہیں چھوڑتے۔ وہ صرف اس راستے پر چلتے ہیں جو تقویٰ اور پرہیزگاری کے خلاف ہے۔ گو کہ ان پر ظاہر کیا جائے کہ یہ شریعت میں ممنوع ہے۔ وہ شیطان ابلیس کے پیشاب کو بارش سمجھتے ہیں اور چارپایوں کے گوبر کو نعمت خیال کرتے ہیں۔ زمانہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے مگر ان میں سے کجی کا مادہ دور نہیں ہوا جو کہ شیر خوارگی کے ایام میں ان میں داخل ہو گیا تھا۔ جوں ہی وہ ایام طفولیت سے باہر نکلے بدیوں کے چنگل میں پھنس گئے۔ انہوں نے اس دنیا کی زیب و زینت کو بہت بڑا سمجھا۔ اور اس

جِمالها. و خدعهم حلاوة عشرتها. و تجمل قِشرتها. و طراوة بسُرتها. و تالق بَشَرتها. وما امعنوا النظر فی توسمها. وما سرّحوا الطرف فی میسمها. وهنا وانفوسهم بالزور. وابتدروا استلام ید المکار الغرور. جهلوا جدرانها المتهافتة برؤیة شِیُدها. و خلبوا بعماراتها وما تذکّروا قصص حصیدها. وان ایمانهم احال صفاته الاولی. و غاب روحه وما بقی الا الهیولی. و بدعات علمائهم غیّرت صورة الاسلام. و اَرَتْهُ کارنبٍ مع کونه کالضرغام. فتری الیوم برقه خُلّباً. والسرَ به قُلّبا. و کُلٌّ من الاقران یرید ان یبلعه. و یقصد کل عدوٍّ ان یقلعه. العلوم الطبعیة تضری به الخطوبَ. و کذالک الهیئة احمی الحروبَ. و فی طرفٍ اقمر لیل البراهمة. وصالوا علینا بافراط

کے نہ برسنے والے بادلوں کو بارش برسانے والے بادل خیال کیا۔ اور اس کی معمولی بارش کو بھی موسلا دھار بارش جانا۔ انہوں نے اس دنیا کی خوبصورتی سے محبت کی اور وہ اس کے خچروں اور اونٹوں پر حریص ہوئے۔ اس دنیا کی مجلس کی مٹھاس نے ان کو دھوکا دیا۔ اس کی ظاہری چمک نے ان کو لبھایا۔ اور دنیا کی تازہ بارش نے ان کو دھوکا دیا۔ اور اس کے ظاہری چہرے کی چمک نے ان کو اپنی طرف کھینچا۔ انہوں نے دنیا کو شناخت کرنے میں بنظر عمیق غور نہیں کیا۔ اور انہوں نے اس کے چہرے کو اچھی طرح نہیں دیکھا کہ اس کی خوبیوں کو ملاحظہ کر سکتے۔ انہوں نے جھوٹ سے اپنے دل کو خوش کیا۔ انہوں نے مکار مغرور دنیا کو چومنے کی جلدی کی۔ گرتی ہوئی دیواروں کے ظاہری رنگ و روغن کو دیکھ کر وہ جہالت میں رہے۔ وہ اس دنیا کی عمارتوں پر فریفتہ ہو گئے اور انہوں نے اس کی ویرانگی کے قصوں کو نہیں پڑھا۔ ان کے ایمان نے ان کی پہلی صفات کو بدل ڈالا۔ اس کی اصل روح غائب ہوگئی اور اس کا صرف ڈھانچہ باقی رہ گیا ہے۔ ان کے علماء کی بدعات نے اسلام کی شکل کو بدل ڈالا۔ انہوں نے اسلام کو خرگوش بنا کے دکھایا

القوة الواهمة. و من جانب نهض
الفلاسفة. و طغوا ولا تطغى كمثله
الرياح العاصفة. وان هذا الاسلام
الذى بُدلت حليتهٔ و قبحت هيئتهٔ.
تراه بينهم كرجل يداه مقطوعتان.
و رِجلاه تتخاذلان. يمنعه القزل
من الفرار. وليس لهٔ يدٌ ليحارب
فى المضمار. فماالحيلة عنه
هجوم هذه الخطوب. ولزوم
تلك الحروب. من غير ان يرحم
الله من السماء. ويُرى وجه
الاسلام مع يده البيضاء. و
معذالك ترون ان النُوب
الخارجية انتابت. و معارى
الاسلام قبحت و غار منبعه و مياهه
غاضت. واَقْوت مجامع الدين
وانقطعَتْ و اَقَضّت مضاجع اهل
الحق والراحة هَرَبَت. واستحالت
الحال وتواترت الاهوال.
وانعقرت اجاردالعقول. و خلت

حالانکہ وہ شیر تھا۔ پس آج کل تو دیکھتا ہے
کہ اس کی چمک کے ساتھ بارش نام کی کوئی
چیز نہیں۔ زمانے نے اس کو پلٹ دیا۔ اور
اس کے ہم عصر چاہتے ہیں کہ اس کو نگل
جائیں۔ اور ہر ایک دشمن ارادہ کرتا ہے کہ
اس دین اسلام کی بیخ کنی کرے۔ طبعی علوم
نے اسلام پر حوادث کے پہاڑ ڈال دیئے۔
اسی طرح علم ہیئت نے بھی اس کے ساتھ
اپنی جنگ کو خوب گرم کیا۔ دوسری طرف
ہندوؤں کی رات بھی جگمگا اٹھی۔ انہوں نے
قوت واہمہ کے ساتھ ہم پر حملہ کر دیا۔ ایک
جانب فلسفی اس کے درپے ہو گئے۔ اور اس
قدر حد سے گذر گئے کہ تند و تیز ہوا سے بھی
وہ بربادی نہیں آئی۔ اور یہ وہ اسلام ہے جس
کی شکل بدل گئی۔ اور اس کے ڈھانچے میں
نقص واقع ہو گیا۔ ان کے درمیان دین
اسلام کی حالت اس شخص کی طرح ہو گئی ہے
جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔ اور
اس کے پاؤں لڑکھڑا رہے ہیں۔ اس کا لنگڑا
پن اس کو بھاگنے سے روکتا ہے۔ اس اسلام
کے لئے کوئی ہاتھ نہیں جو اس میدان میں
جنگ کر سکے۔ پس آپ بتائیں کہ ان
حادثات سے اور ان تھوپی گئی جنگوں سے
نکلنے کا کیا علاج ہونا چاہئے؟ اس دین کے

مرابطها من العلماء الفحول. و
نباالمرابع. بفقدان الصالحين. و
كثرت الانعام واودى من كان من
الناطقين. واحتذى الاسلام من
الوجى. و دهم المسلمين
الشجى. و تواترت ايام الخيبة
والشقا والحرمان. واستوطن
العقول وهادا وما بقى فى الرؤس
الا التكبر كالشيطان. وان الاسلام
مذ انزله الله على الارض لم ير هذا
الهوان. وما صار كمثل هذا اليوم
الدينَ المَهَانَ. وليس فى وسع
المسلمين دواء هذه العلة التى
جرت على الالسن كالقصة. ولا
مساغ لهذه الغُصّة، فمثلهم كمثل
غريب فقد مطيّته فى الاعماء
وليس عنده شئى من الغذاء
والماء. وكان فى ذالک فاذا
حاجاه حزب من الاعداء. و معهم
سيوف واسنة وصالوا بشدة

پاس کوئی حیلہ نہیں بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ
آسمان سے رحم نازل کرے۔ اور اسلام کا
چہرہ سفید ہاتھ کے ساتھ دکھائے۔ ان کے
علاوہ تو دیکھتا ہے کہ خارجی حادثات پے
درپے اس پر وارد ہو رہے ہیں۔ چشمہ اسلام
بدحال ہو گیا اور اس کا منبع زمین کے نیچے چلا
گیا۔ اس کا پانی غائب ہو گیا۔ دین کی
مجالس خالی اور منقطع ہو گئیں۔ اور اہل حق کی
خواب گاہیں سخت ہو گئیں۔ آسائش ان سے
بھاگ گئی۔ وہ بے حال ہو گئے اور ان پر
مسلسل خوف طاری ہو گیا۔ اور ان کے
عقلوں کے گھوڑے زخمی ہو گئے۔ اور ان
کے طویلے علماء عظام سے خالی ہو گئے۔ اور
صالحین کی کمی کی وجہ سے ان کا گھر خالی ہو
گیا۔ جانوروں کی کثرت ہو گئی اور بولنے
والے ہلاک ہو گئے۔ اسلام کے پاؤں سوج
گئے ہیں اور مسلمان صرف غم و غصہ کھا رہے
ہیں۔ ناامیدی، بدبختی اور محرومی کے دن
متواتر وارد ہونے لگے۔ عقل نے اپنا ٹھکانہ
پست زمین میں بنا لیا ان کے سروں میں
سوائے شیطان کی طرح کے تکبر کے کچھ باقی
نہیں رہا۔ اسلام نے جب سے اللہ تعالیٰ
نے اس کو اس زمین پر نازل کیا ہے اس
طرح کی ذلت نہیں دیکھی۔ آج کی طرح یہ

البطش کالھوجاء. وکان له حبیب من اهل الحکومة والفوج والدولة فبلغه خبره وما اصابه من المصیبة. فالحق والحق اقول انه یبدر الیه لنصرته. ویبلغ مقامه مع جنده واعوان دولته و یبغی حبیبه و یجزی کل احد جزاء جریمته. فذالک مثل الله و مثل دینه و یعرفه العارفون. و ان کنت لاتعرف ففکر فی آیة انا له لحافظون. و ان ذالک لاٰیة لقوم یتدبّرون. فادرک فائتک واغتنم ساعتک واشفق علیک و علٰی عترتک. ولا تنس ایام اقبال المسلمین. ولاتئیس من وعدالله ربّ الناس ربّ اجسامهم و ربّ نفوسهم عند کونهم کالعمین. الا تریٰ ان الاٰثار قد ظهرت. والاٰفات عمت والقلوب فسدت. و صغائرالذنوب و کبائرها کثرت.

دین اس سے قبل کبھی رسوا نہیں ہوا۔ مسلمانوں کے پاس اس بیماری کی جو زبانوں پر قصے کی طرح جاری ہے کوئی دوا نہیں ہے۔ وہ اس غصے کو نہیں پی سکتے ہیں۔ ان کی مثال اس سوار جیسی ہے جس کی سواری بیابان میں گم ہوگئی ہے اور اس کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں۔ وہ سوار اسی حالت میں تھا کہ اچانک دشمنوں کے لشکر نمودار ہو گئے جن کے پاس تلواریں اور نیزے تھے۔ انہوں نے تند آندھی کی طرح حملہ کر دیا۔ اس سوار کا دوست حکومت کا اہلکار تھا جو فوج اور دولت والا تھا۔ اس تکلیف دہ واقعہ کی خبر اس کو پہنچی۔ پس درست بات یہ ہے اور میں سچ کہتا ہوں وہ دوست کی مدد کے لئے جلدی آئے گا اور اپنے لشکر، دولت اور مددگاروں کے ساتھ اس مقام پر پہنچے گا اور اپنے دوست کو نجات دے گا۔ اور ہر مجرم کو اس کے جرم کی سزا دے گا۔ یہی مثال اللہ اور اس کے دین کی ہے جس کو اہل عرفان خوب جانتے ہیں۔ اور اگر تو نہیں جانتا تو اس آیت قرآنی پر غور کر (انا له لحافظون) بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' اور اس میں تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہے۔ پس

و کان قبل ذالک لایقربون الفسق والفجور علانیة. والأن یزنی احد ویراہ آخر ولا یعدّونه سیّئةو تریٰ مجالس تُنعقد بجواری زانیة و مزامیر و مُدامةٍ ولا یعترض علیها احد من حلقةٍ. بل یسرّون برویة تلک البغایا ویقبلونهن و یشربون الخمر بهن فی وسط الاسواق من غیر حیاء و خشیة وان فی ذالک لأیة لقوم یتفکّرون.وان عمارة الاسلام قد انهدمت. و اموره تشتت. و ریاح العداوة عصفت. فکیف ینکرون ضرورة حَکم ینصرالدین. ویقوی ماضعف و یقیم البراهین. و انتم ترون ان کثیراً من الأفات نزلت علی الاسلام. و ظلمات احاطت قلوب الانام. و کیف یفتی قلبکم ان الله رأی هذه الآفات کلها و آنس الضلالات والجهلات

اس کی تلافی کر جو تجھ سے کھو گیا ہے اور اپنی اس گھڑی کو غنیمت جان۔ اور اپنے آپ پر اور اپنی نسل پر ترس کھا۔ مسلمانوں کے آنے والے اقبال کے ایام کو مت بھول۔ اور اللہ جو لوگوں کا رب، ان کے جسموں کا پالنے والا اور ان کے نفسوں کی ربوبیت کرنے والا ہے باوجود اس کے کہ وہ شعور نہیں رکھتے اس کے وعدے سے مایوس مت ہو۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ علامات ظاہر ہو گئی ہیں اور آفات عام ہو گئی ہیں۔ اور دل خراب ہو گئے ہیں۔ گناہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ بکثرت پھیل چکے ہیں؟ اس سے قبل وہ فسق و فجور کا ارتکاب علانیہ طور پر نہیں کرتے تھے مگر آج کل ایک زانی زنا کرتا ہے تو دوسرا اس کو دیکھتا ہے اور اس کو برائی نہیں شمار کرتا۔ تو دیکھتا ہے کہ اس طرح کی مجالس زانیہ کی لڑکی کے پہلو میں منعقد کی جاتی ہیں جس میں شراب اور موسیقی شامل ہوتی ہیں۔ مگر حلقے میں سے کوئی اس پر اعتراض نہیں کرتا۔ بلکہ ان زانی عورتوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور ان کو بوسے دیتے اور ان کے ساتھ سر بازار بغیر کسی حیاء اور ڈر کے شراب پیتے ہیں۔ اس میں فکر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ اسلام کی عمارت منہدم ہو گئی ہے اور اس کے امور پراگندہ ہو

باسرها. ثم لم يرحم عباده المستضعفين ولم يدرك حزبه الهالكين. وان كنتم لا تعلمون سنن الله او تريبون. فانظروا الٰى سننكم التى عليها تُداومون. و انّكم تسقون زروعكم علٰى اوقاتها. ولا يرضٰى احدٌ منكم لايستعمل آلات الحرث عند حاجاتها. واذا بُشّر مثلاً احدكم بجدارٍ من بيته يريد ان ينقض ظل وجهه مصفرا و يقوم ولا يرى بردًا ولا حرًّا و يطلب المعمار و يرمّ الجدار شفقة علٰى نفسه و علٰى الاهل والبنين. فكيف يظن ظن السوء بالله الكريم الرحيم. و يقول انه لا يبالى ضعف دينه القويم. مع روية هذا الخلل العظيم. الا ساء ما تحكمون. و تظلمون ولا تقسطون. ولو يواخذ الله هٰذه الامّة بظلمهم لفعل بهم ما فعل

گئے ہیں۔اس کی دشمنی کی ہوا تیز ہوگئی ہے۔ پس وہ ایک حکم کی ضرورت کا انکار کس طرح کر سکتے ہیں جو دین کی نصرت کرے۔ کمزوری کو مضبوط کرے اور دلائل کو قائم کرے۔اورتم دیکھتے ہو کہ اسلام پر بے شمار آفات نازل ہو گئی ہیں۔ اور لوگوں کے دلوں کوظلمتوں نے گھر لیا ہے۔تمہارا دل کس طرح یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اللہ نے ان سب آفات کو دیکھا اور گمراہیوں اور جہالت کا مشاہدہ کیا پھر بھی اس نے اپنے کمزور بندوں پر رحم نہیں کیا؟ اور ہلاک ہونے والے گروہ کا خیال نہیں کیا۔ اگر تم اللہ کی سنت کو نہیں جانتے یا تم شک میں ہو تو اسی طریقے کو دیکھو جس پر تم مسلسل عمل کرتے ہو۔تم خود وقت پر اپنی کھیتیوں کو پانی دیتے ہو۔تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں ہوگا کہ ضرورت کے وقت کاشتکاری کے آلات کو استعمال نہ کرے۔ جب تم میں سے کسی کو یہ خبر دی جائے کہ اس کے گھر کی دیوار گرنے والی ہے۔تو اس کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے بلکہ وہ فوراً کھڑا ہو جاتا ہے گرمی سردی کی پرواہ کے بغیر معمار کو بلاتا ہے اور اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کی شفقت کی خاطر اس کو فوراً مرمت کرواتا ہے۔تو پھر تم اللہ رحیم وکریم پر

قبلهم بعلماء اليهود. ولكن
يؤخرهم الى الاجل الموعود. اجل
مسمّى لعلهم ينتهون و يتوبون الى
الله الودود. و لعلهم يتفكرون. الا
يرون انهم لمولاهم ما عملوا
وليوم الدين ما استبضعوا. ولينظر
كل امرء ايمشى قويم الشطاط او
مُكبًّا كالانعام. وليتدبر انه سُرَّ
بعين الزلال او بملا مح السراب
والجهام. انظر واكيف تُكابدون
الصعوبة لدنياكم. فانى كَربكم
كهذا الكرب لمولاكم و يشهد
كل امرء ان شاء انه رجل سعى فى
سُبُل نفسه وما ونى. ليحصل ما
قصد من الهوا. وما امط عنه قط
وعثاءً للدنيا ولله ما عنا و بادر فى
هيئة الخاشع الى الحكام. و ما
بادر خائفاً كمثله الى الصلوٰة
والصيام و قصد مجالس البطر
والمراح والفسق والرياء ولو كابد

کیسے بدگمانی کرتے ہو کہ اسے اپنے قوی
دین (اسلام) کی کمزوری کی کوئی پراہ نہیں
باوجود اتنے بڑے بگاڑ پیدا ہو جانے کے۔
افسوس کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہو۔ تم ظلم
کرتے ہو اور انصاف نہیں کرتے۔ اور اگر
اللہ تعالیٰ اس امت کا ان کے ظلم کے سبب
مواخذہ کرنا چاہتا تو ان کے ساتھ وہی کرتا
جو اس سے قبل علماء یہود سے کیا۔ لیکن ان کو
ایک خاص وقت تک مہلت دی۔ ایک خاص
مدت تک تا کہ وہ باز آ جائیں۔ اور اللہ محبوب
کی طرف رجوع کریں اور کہ وہ فکر سے کام
لیں۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اپنے
مولا کے لئے کیا کام کیا؟ اور یوم قیامت
کے لئے کیا پونجی جمع کی؟ چاہئے کہ ہر شخص
دیکھے کہ آیا وہ سیدھے راستے پر چلتا ہے یا
جانوروں کی طرح اوندھا چلتا ہے۔ اور
چاہئے کہ وہ تدبر کرے کہ وہ خوش ہوا آب
شیریں کے چشمے کی وجہ سے یا چمکتے ہوئے
سراب اور نہ برسنے والے بادل کی وجہ
سے۔ دیکھو! تم اپنی دنیا کے لئے کس طرح
تکالیف برداشت کرتے ہو۔ پس کیا تمہاری
بے قراری اپنے مولا کے لئے اسی طرح ہے
جس طرح دُنیا کے لئے ہے؟ ہر شخص یہ گواہی
دے سکتا ہے کہ اس نے اپنے نفس کے لئے

لتلك الاسفار الصعوبة. وما حضر فی سکّته صلوٰة عروبة وان كان هذا الرجل من العلماء. فيشهد عليه نفسه انه انفد عمره فی الریاء. وما ارتقی قط فی منبر الوعظ والنصيحة والدعوة. وما مثل بالذِروة. وما بکی وما صاح عند اکتظاظ الجامع بحفله. وما اری هنالک رعد جهامه. وما برز خطيباً فی اُهبة الائمة. وما سلّم علٰی عصبة الحاضرين عند تاهّب الخطبة الّا و كان قلبه مملوا بانواع الهوىٰ. وكان يستكف اكف الندیٰ بالندیٰ. وما قال الحمدلله المعطی فی بدو خطبته. الّا ترغيبا فی العطاء و تشويقا لغُصُبته. وما قال الله الذی يقضی الحاجات و يحسم انواع اللاواء. الّا ليحثّ الحاضرين علی الاعطاء والارواء. وما قال ان الله يحب

کتنی کوشش کی اور تھکا نہیں۔ تا کہ وہ کچھ حاصل کر سکے جو اس کی خواہش نے ارادہ کیا۔ اس کی مشقت اور رنج دنیا کے لئے بالکل دور نہیں ہوتی۔ مگر اللہ کے لئے عاجزی اختیار نہیں کرتا ہے۔ حکام کے سامنے عاجزی کی شکل میں جلدی جاتا ہے۔ لیکن اس طرح کے خوف کے ساتھ نماز اور روزے کے لئے جلدی نہیں کرتا۔ وہ خود ستائی، شادمانی، فسق و فجور اور ریا کی مجلسوں میں بیٹھنا پسند کرتا ہے خواہ ان کے لئے اسے کتنے ہی مشکل سفر اختیار کرنے پڑیں۔ مگر نماز جمعہ کے لئے اپنے کوچہ کی مسجد میں حاضر نہیں ہوتا۔ اگر ایسا شخص علماء میں سے ہے تو وہ اپنے نفس پر گواہ ہے کہ اس نے اپنی عمر ریاء میں گذاری ہے اور وہ منبر پر وعظ و نصیحت اور دعوت حق کے لئے نہیں چڑھتا اور نہ اس پر بیٹھتا ہے اور نہ ہی لوگوں کے اجتماع میں روتا اور چیختا ہے اور نہ ہی وہ نہ برسنے والے بادلوں کی طرح چنگاڑتا ہے اور نہ ہی آئمہ کرام کے لباسوں میں خطبے کے لئے نکلتا ہے اور نہ ہی خطبہ کی تیار کے وقت حاضرین جماعت کو سلام کرتا ہے۔ مگر کہ اس کا دل انواع و اقسام کی خواہشات سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ وہ مجلس کے لوگوں کو بخشیش

اهـل السـمـاح والـجود والكرم. ويهـلک البـخـيلـين كما اهلک عـاداً و ارم. الا ليُرَغـبَ المصلين فـي الـطَول والاحسـان. ليملأوا كيسه بالفضة والعقيان. و ان كان هـذا الـرجـل مـن الـصـوفية الذين يبـايعهـم الـنـاس ليثبتهم الله على التوبة. و يكتب في قلوبهم الايمان و يغرس فيها اشجار المحبة. و يزيّن التقوى في اعينهم و يشرح صدورهم لاعمال الخير والبرّ والصلاح والعفة. فلا شک ان قلب هذا المرء و زرعه الايمانی يشهد عليه و يلومه. و يلعنه بما يخالف ظاهره باطنه و يقول له يا هذا ما هذا الشرک الذی نصبته. والشِرک الذی ارتکبته. الا تعلم انک رُجَيل ما حظيت مثقال ذرة من علم الفقراء ولا من حلم الصلحاء. وما أُعطی لک سر من

کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ وہ خطبے کے آغاز میں اللہ کی عطا کرنے کی صفت بیان کرتا ہے تاکہ وہ حاضرین کو بھی دینے کا شوق اور ترغیب دلائے۔ وہ اس طرح شروع کرتا ہے’’ اللہ الذی یقض الحاجات و یحسم انواع اللاؤا‘‘ وہ اللہ تعالیٰ حاجات پوری کرتا ہے اور ہر قسم کی سختی کو دور کرتا ہے۔ وہ یہ الفاظ اس لئے کہتا ہے تاکہ وہ حاضرین کو بھی روپیہ دینے اور اپنی پیاس بجھانے کے لئے آمادہ کرے۔ اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ برداشت، سخاوت اور کرم کو پسند کرتا ہے اور کنجوس کو اس طرح ہلاک کرتا ہے جس طرح قوم عاد اور ارم کو ہلاک کیا تاکہ وہ نمازیوں کو عطا اور احسان کی ترغیب دے کہ وہ اس کی جیب کو سیم و زر سے بھر دیں۔ اور اگر ایسا شخص صوفیوں میں سے ہو جو کہ لوگوں کی بیعت لیتے ہیں تاکہ اللہ ان کو توبہ پر ثابت قدم رکھے اور ایمان و محبت کے درخت ان میں بو دے اور تقویٰ کو ان کی آنکھوں میں مزین کر دے۔ اور نیک اعمال، اچھائی اور اصلاح اور عفت کے لئے ان کے سینوں کو کھول دے۔ تو کوئی شک نہیں کہ اس شخص کا دل اور اس کا تخم ایمانی اس کو ملامت کرتے ہوئے اس کے خلاف

اسرار الدين. وما مس قلبک نور
من انوار الشرع المتين. وما شَرِح
صدرک وما اُثمر سدرُک وما
علّمک الله علما من علوم العرفة.
وما اتاک رحمة من عنده وما
كنت مجَلّي الحلبة. وما تحققت
فيک اثار كامل ومكمل. وما
استجيب بک دعاء مُؤمّل.
ولست من الذين اُيّدوا من جناب
الحق في وقت لا ردء معهم ولا
مساعد. ولا من الذين فهّموا
الناس اسرار الدين واصوله
والقواعد. الذين كانوا للاسلام
ممهدين. وللملّة موطّدين. ولا دلة
الرسل مؤكدين. ولقلوب الطالبين
مسدّدين. والذين حفظوا الاقوام
من الوساوس الشيطانية. والذين
وصلوا الارحام بالمنن الروحانية.
ثم تسئله نفسه اي فضيلة توجد
فيک لتعد من الائمة. وليتبعک

گواہی دیتا ہے۔ اور اس کے ظاہر اور باطن
میں تفریق کی وجہ سے اس پر لعنت کرتا ہے۔
اور اسے اس کا ضمیر کہتا ہے کہ کیا دام تو نے
بچھایا ہوا ہے؟ اور کس شرک کا تو ارتکاب کرتا
ہے؟ اس کا دل اسے کہتا ہے کہ کیا تو وہ ادنیٰ
شخص نہیں ہے؟ تجھے فقراء کے علم اور صالحین
کے حلم سے ذرہ بھر بھی حصہ نہیں دیا گیا اور
تجھے دین کے رازوں میں سے ایک راز بھی
عطا نہیں کیا گیا۔ تمہارے دل نے ان
شریعت کے انوار میں سے کسی نور کو چھوا بھی
نہیں ۔ تیرا سینہ کھولا گیا اور نہ ہی تیرے
درخت پر پھل لگایا گیا۔ اللہ نے تجھے
معرفت کے علوم میں سے کچھ نہیں سکھایا اور
نہ تو نے اس کی رحمت کو حاصل کیا اور تو اس
میدان کا شاہ سوار ہی نہیں۔ اور تیرے اندر
کامل اور مکمل ہونے کے نشانات نہیں پائے
جاتے اور تیرے ذریعے سے کسی امیدوار کی
دعا قبول نہیں کی جاتی۔ اور تو ان لوگوں میں
سے نہیں جن کی قدرت خداوندی سے اس
وقت تائید کی جاتی ہے جب دوست اور
مددگار ساتھ نہیں ہوتے۔ اور نہ تو ان لوگوں
میں سے ہے جو لوگوں کو دین کے اسرار،
اصول اور قواعد سمجھاتے تھے۔ وہ تو اسلام
کے پھیلانے والے تھے اور ملت کو استوار

الناس لاستفاضة انوار تلك الفضيلة أُعطيتَ معارف لا توجد في غيرك من العلماء والفقراء. اوتفاض عليك اسرار الغيب كثر من غيرك من حضرة الكبرياء. او فيك قوة قدسية فتُردع الاهواء باتباعك. ومن ورثك ببيعته يجد متاعاً من متاعك. ثم بعد هذا الارث يعد للرحلة اعداد السعداء. و يرحمه الله من عنده فيصير من الصلحاء. فيدّرع حلل الورع. و يداوى علةالعثار والصرع. و يسوى كل اود العمل والاعتقاد والاخلاق. و ينجو من سلاسل النفس واغلالها و ينزل له امر الاعتاق. وان كنت ما أُعطيت كمثل هذه الصفة ونوع الكمال. فبين ايّ كمال اخفى فيك ان كنت صادقًا في المقال. أُعطيت عصا كعصا موسٰى. او اٰية الدم

کرنے والے تھے۔ وہ رسولوں کے دلائل کو محکم کرنے والے تھے اور طالبوں کے دلوں کو تقویت پہنچانے والے تھے۔ وہ تو وہ لوگ تھے جنہوں نے قوموں کو شیطانی وسوسوں سے بچایا۔ انہوں نے قریبیوں کو روحانی احسان سے اپنے ساتھ جوڑا۔ پھر نفس اس سے سوال کرتا ہے کہ جب یہ سب کچھ تجھ میں نہیں ہے تو پھر کس فضیلت کی بناء پر تو اپنے آپ کو آئمہ میں خیال کرتا ہے کہ لوگ تیری فضیلت کے انوار سے مستفید ہونے کیلئے تیری پیروی کریں؟ کیا تجھے وہ معارف عطا کیے گئے جو تیرے علاوہ دوسرے علماء اور فقراء میں نہیں پائے جاتے؟ یا کیا تجھ پر تیرے غیر کے علاوہ اللہ کی طرف سے زیادہ غیب کے راز کھولے جاتے ہیں؟ یا کیا تجھ میں وہ قوت قدسی ہے کہ تیری پیروی سے نفسانی خواہشات دور ہو جائیں گی؟ اور کیا جو تیری بیعت کرے گا وہ تیرے مال (روحانی قوت) سے کچھ حصّہ ورثہ میں پائے گا؟ کیا پھر اس وراثت کے بعد وہ نیکوں کی طرح دنیا سے رخصت ہونے کے لئے تیار ہو جائے گا؟ کیا اللہ اس پر رحم کرے گا اور وہ نیکوں میں سے ہو جائے گا؟۔ اور تقویٰ کی قمیض پہن لے گا۔ اور کیا

لمن عصٰی او یده البیضاء لّمن یریٰ. او اُعطیت اعجازًا کاعجاز القران. او وُهب لک بلاغة کبلاغة رسول اٰخرالزمان. فان الولی یاتی علٰی قدم الرسول و یعطٰی له من الخوارق ما اُعطی لرسوله المتبوع المقبول. و قد اتفق اهل القلوب علی ان الولایة ظل للنبوّة. فما کان فی الاصل من انواع کمال یعطی للظل علامة للظلّیة. وکان من کمالات رسولنا صلی الله علیه وسلم معجز ة حسن البیان کما هو تجلی فی مرأة القراٰن. فمن شرائط الولایة الکاملة اعجازالکلام. لیتحقق الظلّیة بالتشبّه التام. ولا یختلج فی قلبک ان هذا الامر یقدح فی معجزة کتاب الله المجید. فان الظل لیس بشئی بل یتراءیٰ بلباسه الاصلُ و یتجلی هویّة الاصل فی

وہ لغزش (لغزش روحانی) اور مرگی (روحانی مرگی) کا علاج کرے گا؟ کیا وہ عمل، اعتقاد اور اخلاق کی ہر کجی کو راہ راست پر لے آئے گا؟ اور کیا وہ نفس کی بیڑیوں اور طوقوں سے نجات پالے گا اور اس کے لئے آزاد ہونے کا حکم نازل ہوگا؟ اور اگر تمہیں ان صفات میں سے کوئی کمال نہیں دیا گیا پھر تو ہی بتا کہ کون سا کمال تیرے اندر چھپا ہے اگر تو اپنے قول میں سچا ہے؟ کیا تجھے عصائے موسیٰ کی طرح کا عصا عطا کیا گیا؟ یا اس کی طرح نافرمان کے لئے خون کا نشان دیا گیا؟ یا دیکھنے والے کے لئے ید بیضا کا معجزہ دیا گیا؟ یا کیا تجھے قرآن کی طرح کا کوئی اعجاز عطا کیا گیا؟ یا کیا تجھے نبیؐ آخرالزمان کی طرح کی بلاغت عطا کی گئی؟ کیوں کہ ولی اللہ تو رسول کے نقش قدم پر آتا ہے اور اس کو وہ خوارق عطا کئے جاتے ہیں جو اس کے متبوع مقبول رسول کو عطا کئے گئے۔ اور تمام اہل دل اس بات پر متفق ہیں کہ ولایت نبوت کا ظل ہے۔ پس مختلف کمالات جو اصل میں موجود ہوتے ہیں وہ ان کے ظل کو ظلی طور پر عطا کئے جاتے ہیں۔ ہمارے رسول کریمؐ کے کمالات میں سے ایک حسن بیان کا معجزہ بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید سے

مرأة الظل كما لا يخفٰى على الرشيد. ولو فُرض القدح لبطلت المعجزات كلها بالكرامات. فانها قد شابهها فى صور ظهورها على وجه الخرق و كونها فوق العادات فلاشك ان هذا الوهم باطل بالبداهة ومن قبيل الاغلوطات. ولا يزعم كمثل هذا الا الغيّ الذى ذهب عقله بسيل التعصبات. وليس عندنا جواب قريحة جامدة. وفطنة خامدةٍ. ولا حاجة الى رد هذه الخرافات. ولو كان لهذا الاعتراض مورد من موارد الصواب. فكان من الواجب ان يمنع رسول الله صلى الله عليه وسلم صحابته من تكلمهم ببلاغة البيان و فصاحة التبيان سدًا للباب. ولكن الرسول صلى الله عليه وسلم ما منعهم وما اشار الى ان ينتهوا من هذه العادة. وما ندّد

ظاہر ہے۔ پس ولایت کاملہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ اسے کلام کا اعجاز بھی دیا جاتا ہے تاکہ ظل اصل کے مشابہ ہو جائے۔ تیرے دل میں یہ وسوسہ نہ آئے کہ یہ امر قرآن کے معجزہ میں عیب کا باعث بنتا ہے کیونکہ ظل کوئی چیز نہیں اس لئے کہ اس کے لباس میں اصل ہی ظاہر ہوتا ہے۔ بلکہ اصل کی صورت ظل کے آئینہ میں منعکس ہوتی ہے اور یہ بات نیکوں سے پوشیدہ نہیں۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ اس ظل کی وجہ سے قرآن میں عیب آتا ہے تو اس کی کرامت کے سارے معجزات باطل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ ظاہر میں خارق عادت اور فوق العادت معجزات سے مشابہ ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ وہم با بداہت باطل اور مغالطہ میں ڈالنے والا ہے۔ اور سوائے کند ذہن جس کی عقل تعصّبات سے بھری ہے اس طرح کا خیال کسی کے دماغ میں نہیں آ سکتا۔ ہمارے پاس اس طرح کی جامد طبیعت اور بجھی ہوئی زیرکی والے شخص کا کوئی جواب نہیں۔ اور نہ ہی ایسی خرافات کا جواب دینے کی کوئی حاجت ہے۔ اگر یہ بات درست ہوتی تو رسولؐ اللہ اس سے منع فرماتے۔ اگر فصاحت و بلاغت قابل

بـانـه مـن مـنـاهـي الشـر ع لما فيه رائـحة مـن الشر كة. بل حثّ عليه فـي مـواضـع فـمـا استـقـالوا منـه ليتـأدّبوا مع كلام حضرة العزة. بل تصدوا للنظم والنثر و كثر شغلهم فـي هـذه الـمحجة. ولهم اشعار و قصائد و عبارات ساقوها على نهج البـلاغة. و دُوّنـت فـي الـكـتب المشهورة و مـن الـمعلوم انه كان طـائـفة مـن الشـعـراء الـمـاهـرين والـفـصحاء المتكلمين موجودين في حضرة النبوّة. ثم اعلم ان كلام الاوليـاء ظـل لـكـلام الانبيـاء كـاشكال منعكسة و مرايا متقابلة. و هـمـا يـخرجان من عين واحدة. ومـا هـو ثـابت للاصل ثابت للظل مـن غيـر تـفـرقة. ولا يـعرف كلام الـولاية الا بمشابهته بكلام النبوة. فـي كلّ صـفة وهيـئة. و كفـالـک هذا ان كان لـک حظ من معرفةٍ.

اعتراض بات ہوتی تو ضروری تھا کہ رسولؐ اللہ اس کے سد باب کے لئے اپنے صحابہ کو بلیغ بیان اور فصیح تقاریر سے منع فرماتے۔ لیکن رسولؐ اللہ نے ان کو منع نہیں فرمایا اور نہ ہی ایسا اشارہ کیا کہ وہ اس عادت سے باز آ جائیں۔ اور نہ ہی آپؐ نے یہ اعلان فرمایا کہ یہ شریعت میں ممنوع ہے کیونکہ اس میں بلاغت قرآن کی شراکت کی بُو آتی ہے۔ بلکہ برعکس اس کے مختلف مواقع پر آپؐ نے اس کی ترغیب دی۔ نہ ہی صحابہ کرامؓ نے ایسا کرنے سے معذرت کی کہ فصاحت و بلاغت تو خدا کے کلام کی بے ادبی ہے۔ بلکہ وہ نظم و نثر میں اس کے درپے ہو گئے اور وہ جان و دل سے اس کام میں محو ہو گئے۔ پھر انہوں نے اشعار اور قصائد اور مختلف عبارات بلاغت کی طرز پر لکھیں جو مشہور کتب میں درج ہو گئیں۔ یہ بات بھی معلوم ہے کہ حضرت نبی کریمؐ کی محفل میں ماہر شعراء اور فصیح کلام کرنے والے موجود رہتے تھے۔ پھر جان لے کہ اولیاء کا کلام انبیاء کے کلام کا سایہ ہوتا ہے منعکس شکلوں کی طرح جیسے کہ سامنے والے آئینے میں شکل نظر آتی ہے۔ یہ دونوں ایک ہی چشمے سے نکلتے ہیں۔ جو اصل کے لئے ثابت ہے وہ بغیر کسی

ثم نرجع الی اوّل الکلام. فاعلم ان الزمان قد تغیر بالتغیر التام. وکثرت المعاصات. وقلت المواسات. وازدُرِی اهل القلوب مع حلول الاهوال. و مساورة الاعداء وحمل الاثقال. لایرضی العدو الا بسکرة مصرعهم. واعدام اثر مطلعهم. وجَعْل اللحد مودعهم. و یُرید الحاسدون ان یطمسوا مَعْلمهم. و یمرّوا مطعمهم. طالت السن کل سفیه ورعاع. وغلب کل مسُودٍ علی مُطاع. و عقوق الابناء. انقض ظهرالأباء. وولد دواء هم انواع الداء. و تعوّد اکثرالناس مواصلة اللّهو. وعوّدهم عجبهم مداومة

تفریق کے سایے کے لئے بھی ثابت ہے۔ ولایت کے کلام کو اپنی صفت اور مائیت میں نبوت کے کلام سے مشابہت کے بغیر نہیں پہچانا جا سکتا۔ تمہارے لئے اتنا بتا دینا ہی کافی ہے اگر تجھے معرفت کی کچھ شُد بد ہے۔

ایک بار پھر میں اپنے پہلے کلام کی طرف لوٹتا ہوں۔ پس جان لے کہ زمانہ میں تغیر آ گیا ہے۔ مکمل تغیر۔ گناہوں کی کثرت ہوگئی اور غم خواری کم ہوگئی ہے۔ بلاؤں کے نزول، دشمنوں کے حملوں اور بوجھ کے پڑنے سے اہل دل کی تحقیر کی گئی ہے۔ اور دشمن راضی نہیں ہوتا مگر جب تک کہ انہیں سخت جگہ پر پچھاڑ نہ دے۔ اور ان کے نشانوں کو نابود نہ کر دے۔ اور قبروں کو ان کا ٹھکانہ نہ بنا دے۔ حاسد یہ چاہتے ہیں کہ ان کے نشانات کو مٹا ڈالیں۔ اور ان کے کھانے کو تلخ کر دیں۔ ہر ایک بے وقوف اور مرد ناقص کی زبان لمبی ہوگئی ہے۔ ہر حقیر انسان مہذب پر غالب آ گیا ہے۔ بچوں کی نافرمانی نے والدین کی پیٹھ توڑ کر رکھ دی ہے۔ ان کی دواؤں نے انواع و اقسام کی بیماریوں کو جنم دیا ہے۔ اور اکثر لوگ خواہشات کے ساتھ چمٹنے کے عادی ہو گئے

الـزهـو. وعـكـس الأمـالَ تعليم الهيبـان. وصـار حصـادَ الاخلاق والايـمـان. وغيّـر الهيئةُ هيئة الاحداث. واحاط الطبعية طبيعتهم فـملكوا طرق الالحاد كالميراث. ونسـوا الله و قـدره واتـخـذوا الاسباب الٰهاًو حسبوها كالغَواث. و يسـخـرون من الـذين اٰمنوا و يـحسبـوا انهـم جاهـليـن ناقصين كالاناث. ودخلوا فى بطن الفلاسة كـدخـل الامـوات فـى الاجداث. ولم يبق لقوم شرح الصدر للايمان لـمـا هـبّ ريح الـفسـق وقسـى القلوب بهذا الطوفان. الا قليل من عبادالـرحـمٰن. و كُـلّـما كان من اخـلاق فـاضـلة. و شـمـائـلة. و شـمـائـل محمودة مـرضية. فـقد ركـدت فـى هـذا الـعـصـر ريحهـا. وخبـت مـصـابيـحها. وقَلَّ التقوىٰ والتـوكـل على الله القدير. و افرط الـنـاس فـى استـقـراء الـحيـل و

ہیں۔ ان کی فخر کی عادات نے ان کو مستقل طور پر تکبر و ناز کا عادی بنا دیا ہے۔ بچوں کی تعلیم نے بجائے سدھارنے کے انہیں برباد کر دیا اور ان کے ایمان اور اخلاق کا جنازہ نکل گیا ہے۔ ہیئت کے علم نے نوجوانوں کے حلیے بگاڑ دیئے اور طبعی علم ان کی طبیعتوں پر مسلط ہو گیا۔ الحاد کے طریقے انہیں وراثت میں ملے۔ وہ اللہ اور اس کی تقدیر کو بھول گئے۔ انہوں نے اسباب کو خدا بنا لیا ہے اور انہیں کو ہی فریاد رس تصور کر لیا۔ وہ مومنین سے مذاق کرتے ہیں اور انہیں عورتوں کی طرح جاہل اور ناقص العقل سمجھتے ہیں۔ وہ فلسفہ میں ایسے داخل ہو گئے جیسے کہ مردے قبروں میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ایمان کے لئے کسی قوم کے دل میں شرح صدر باقی نہیں رہا کیونکہ اس طوفان کے ساتھ فسق کی ہوا چلی تو دل سخت ہو گئے سوائے چند اللہ کے بندوں کے۔ اس زمانے میں تمام اخلاق فاضلہ اور پسندیدہ صفات کی بنیاد ہی منہدم ہو گئی۔ اور اس کے چراغ بجھ گئے۔ اللہ قادر پر توکل اور تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ لوگوں میں حیلہ سازی اور تدابیر کے لئے تجسس بڑھ گیا۔ وہ اللہ قادر اور سزا کے دن پر ایمان نہیں لاتے۔ اگر وہ مومن

تجسّس التدابير. لایومنون باقتدار اللّٰہ و یوم الاثام. ولو کانوا مومنین لما اجترء وا علی الاجترام ما بقی خوف اللّٰہ فی قلوبھم. فلاجل ذالک طغٰی سیل ذنوبھم و عصفت بھم ھو جاء عصیانھم. وصارت عیشتھم کلھا لنفسھم و شیطانھم. اَسلَمَتُھم دنیاھم للکرب. والقاھم طلبھا فی نارالنوب. یتعلمون لھا کثیرا من العلوم النخب. کمثل الھیئۃ والطبعیّۃ و فنون الادب. فان لم یُرفعوا عندالامتحان و اُقعدوا فی النشب. فکادوا یُھلکون انفسھم و بعد زَفرتھم کالسُحب. وان فازوا بمرامھم فیتمرمرون عند نجح الارب. و یرون قُرَّۃَ عینھم فی المال و سکینتھم فی النشب. ھذہ ھممھم فی منتجع الھوا و مرمی الطلب. یقرؤن الکتب بشق الانفس والوجی والتعب. ویبیتون

ہوتے تو گناہوں پر جرأت نہ کرتے۔ ان کے دلوں میں اللہ کا خوف ہی باقی نہیں رہا۔ اس سبب سے ان کے گناہوں کا سیلاب اُمڈ پڑا۔ اوران کی نافرمانی کی تیز ہواسخت ہوگئی ہے۔ ان کی ساری زندگی ان کے نفسوں اور ان کے شیطانوں کے لیے ہوکر رہ گئی ہے۔ ان کی دنیا نے ان کو کرب کے سپرد کر دیا ہے۔ اس دنیا کی طلب نے ان کو مصیبت کی آگ میں پھینک دیا ہے۔ اس دنیا کی خاطر وہ ہر برگزیدہ علم سیکھتے ہیں جیسے کہ طبعی علم، علم ہیئت اور ادب وفنون وغیرہ۔ اگر وہ امتحان میں کامیاب نہ ہوں فیل ہو جائیں تو قریب ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کر دیں۔ اس کی خاطر ان کا شور بادل کی طرح اوپر اٹھتا ہے۔ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو خوشی سے جھومتے ہوئے چلتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک مال میں ہے اور ان کے دل کی سکینت بھی مال و متاع ہے۔ ان کی ہمتیں خواہش نفس کو طلب کرنے کے لئے ہیں۔ اس دنیا کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اپنے نفس کو مشقت میں ڈال کر اور دکھ اور درماندگی برداشت کر کے کتابیں پڑھتے ہیں۔ اور اپنی راتوں کو ان کے معانی و مفہوم پر غور وفکر میں

مُـدّكِرين و مفكّرين فيما ادرسوا و يسبـق بعضهم بعضا في الخبب. و يـنـضـون فيــه ركـاب طلبهم حتّى يُـخـاف عـليهـم دواعي العطب. و يريد كل احد منهم ان يكون حظيّا و مـالك الفضة والذهب. فيسعٰى لـه بـجُـهـدالنفس في ليله و نهاره و يذيب جسمه في مطالعة الكتب. و تـرٰى كثيـرا مـنهـم اَسَـلّهـم شدّة جهـدهـم او اخـذهـم الصرع بهذا السبـب. وذهب الحيات في هوى الـذهـب. وماتوا وغابت اشباحهم كالجُنبِ. وانسدّت الحيل ثم نزل الاجــل فــخــلـــس ارواحهـم بيدالحَرَبِ. فهذه مآل الدنيا ومآل شدّة الجهد لها و نموذج شعبةٍ من الشـعـب. يـا حسرة عـلـى الـذين اغتـرّوا بحلاوتها ونضارتها ونسوا مرارة الـمـنـقـلـب. واذا قيل لهم اتـقـوالـلّٰـه ولا تـنسـوا حظكم من الـعـقبٰى قـالـوا ماالعقبٰى ان هي الّا

گذارتے ہیں۔ اور اس دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لینے کی کوشش کرتے ہیں۔اس کی طلب میں اپنی اونٹنیوں کو لاغر کر دیتے ہیں۔حتٰی کہ ان کی ہلاکت کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ صاحب قدر و دولت ہو اور سونے چاندی کا مالک ہو۔ پس اس کے لئے وہ رات اور دن اپنی پوری جدوجہد سے دوڑتا ہے۔اور اس کا جسم کتابوں کے مطالعہ سے پگھل کر لاغر ہو جاتا ہے۔تُو دیکھتا ہے کہ اکثر ان میں سے سخت محنت کی وجہ سے مدقوق ہو جاتے ہیں یا اس محنت کی وجہ سے انہیں مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ان کی زندگی سونے کی حرص میں ختم ہوگئی۔ وہ اس حرص میں مر گئے اور ان کے ڈھانچے پانی کے بلبلوں کی طرح غائب ہوگئے۔ان کے تمام حیلے ختم ہو گئے پھر اجل ان پر نازل ہوگئی اور ان کی روحوں کو یہ جنگ اُچک کر لے گئی۔ پس یہ دنیا کا اور اس کے لئے محنت کا انجام ہے۔ یہ دنیا کے مختلف شعبوں میں سے ایک شاخ کا ذکر کیا ہے۔ہائے افسوس ان لوگوں پر جو اس دنیا کی شیرینی اور اس کی تروتازگی پر فریفتہ ہو گئے اور اپنی موت کی کڑواہٹ کو بھول گئے ہیں۔ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ

قــصــص نـحتتهــا اهـل الـعـجـم والـعـرب. و افـرط كثيـر منهم فى الطباع الذميمة. وفسدت نفوسهم و رَعـنَــتْ رؤسهـم ومـالـوا الـى الـخـمسة والدفاةٔ والبخل والشح والـكبـر والـفسـوق والـمعصية. ورزائل اُخرىٰ من الرياء والشحناء والـغيبة والـنـميمة. ولا ترى نفساً ولّـى وجههـا شـطـر الـحضرة. الا قـليل من الاتقياء الذين هم كالنادر الـعدوم فى هذه الطوائف الكثيرة الـمستـكـثـرة . و تـرى الـوفـا من الاحـداث والشبـان. الذين تعلّموا الـعـلـوم الـجـديـدة و فـنـون اهل الـصـلـبـان. مـاانـقـاد قلوبهم لربّ الـعـالـمين وظلموا انفسهم بانكار خـالـق السـمـاء والارضين. ومـا تـقـيّـدوا بـقـيـود الشــرع وشـعـارالاسـلام. و خـلـعوا خلعة الـملّة وصـاروا كالانعام. وما بقى اعتقادهم فى الله كما هو فى الملة

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور روزِ آخرت میں اپنے اچھے بدلے کو مت بھولو تو وہ کہتے ہیں آخرت کیا ہے؟ یہ کچھ نہیں سوائے اہل عجم و عرب کے گھڑے ہوئے قصوں کے۔ ان میں سے اکثر ذلیل طبیعتوں میں بڑھ گئے۔ ان کے نفوس فاسد ہو گئے۔ ان کے سر عقل سے خالی ہو گئے اور وہ کمینگی، گندگی، بخل، حرص، تکبر، بدکاری اور نافرمانی کی طرف مائل ہو گئے۔ دوسری ذلیل خصلتیں جیسے ریا، بغض، غیبت اور چغل خوری ان کی شخصیت کا حصہ بن گئیں۔ اور تم کوئی ایسا شخص نہ پاؤ گے جو اپنی توجہ کو اللہ کی طرف پھیرے سوائے چند متقیوں کے جو اتنے بڑے کثیر گروہ میں سے نہ ہونے کے برابر ہیں۔ تجھے ہزاروں نوعمر اور نوجوان ملیں گے جنہوں نے علوم جدیدہ اور عیسائیوں کے فنون سیکھے مگر ان کے دل رب العالمین کی فرمانبرداری کی طرف مائل نہ ہوئے۔ اور انہوں نے خالق ارض و سما کا انکار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور وہ شریعت اور شعائر اسلام کی حدود و قیود سے آزاد ہو گئے۔ انہوں نے ملت اسلامیہ کی خلعت فاخرہ کو اتار پھینکا ہے اور جانوروں کی طرح ہو گئے۔ اور ان کا اللہ کے بارے اعتقاد اس طرح باقی نہیں رہا

الاسلامية. بل خرجوا من حكم الله
و دخلوا تحت حكم الفلاسفة. و
سلّموا نواصيهم الٰى ايدى
الملاحدة الغربيين. واعرضوا عن
الحكمة اليمانية و عرفان
العربيين. فجرّهم الملاحدة.
حيثما شاؤا. و بعدوا من رُحم الله
و بغضب من الله باؤا. و اشاطهم
شياطينهم. و مَزّقهم سراحينهم.
واضلتهم طواغيتهم. و شنّت
عليهم الغارة و نزعت منهم
يواقيتهم. وقاموا الٰى شن ايمانهم
فاَهُراقوا ماء ها. وما تركوا فيها الا
اهوائها. فبعث الله فيهم مصلحا
منهم ليرد اليهم اموالهم و يفيض
المال و يؤمنهم من اهوالهم. فان
المخالفين قوم لم يكونوا منفكين
من غير حجة بالغة و ضربة دامغة
بما بلغوا فى نشائتهم الظلمانية
الٰى هويّة ابليسية واحتاجوا الى
عصا ثامغةٍ. وانهم تبعوا الفلاسفة

جیسا کہ ملت اسلامیہ کا ہے۔ بلکہ وہ اللہ کے حکم سے باہر نکل گئے اور فلسفہ کے حکموں کے نیچے آ گئے۔ انہوں نے اپنی پیشانیوں کو مغربی ملحدوں کے ہاتھوں میں دے دیا اور انہوں نے حکمت یمانی (یعنی حقائق قرآنی) اور اہل عرب کی معرفت سے اعراض کیا۔ پس ملحدوں نے جیسے چاہا اور جہاں چاہا انہیں گھسیٹا۔ وہ اللہ کے رحم سے دور ہو گئے اور اس کے غضب کے نیچے آ گئے۔ ان کے شیطان انہیں ہلاک کرنے کے لئے آگے بڑھے ان کے بھیڑیوں نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ان کی طاغوتی طاقتوں نے انہیں گمراہ کر دیا ان پر بربادی انڈیل دی گئی اور ان کے یاقوت (جواہر) چھین لئے گئے۔ وہ ان کے ایمان کی مشک کی طرف بڑھے اور اس کا سارا پانی انڈیل دیا اور اس میں سوائے خواہشات کے اور کچھ نہ چھوڑا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہی انہی کے لئے ایک مصلح مبعوث فرمایا۔ تا کہ ان کے اموال (نیکی وغیرہ) ان کو لوٹائے۔ اور ان کے مال (ایمانی قوت) کو بڑھائے۔ اور ان کے خوف سے انہیں امن بخشے۔ پس مخالفین ایسی قوم ہیں جو بغیر کامل حجت اور دماغ کو باہر نکال پھینکنے والی ضرب کے باز

في جميع ما رقمه بنانهم. ونطق به لسانهم. ودخلوا بطونهم. واستيقنوا ظنونهم. واستحسنوا شئونهم. واستبدلوا الزقوم بالتي هي لهنة الجنة واخذوا الخزف واضاعوا وشاح دررهم اليتيمية الفريدة وقالوا ما انحلت عُقدنا وما انكشف غطاء نا الا بكتب الفلسفة. وان هي ال حيل كاذبة و كلمات مخلوطة بالمكر والفرية. بل ما حصلت لبانه نفوسهم الامارة الّا في طرق الا باحة والخروج من الربقة المِلّية. ولا يعلمون ان شرايع الانبياء. قد هدت لي حضرةٍ غفل عنها عقول الحكماء. واوضحت اسراراً لم يزل الفلاسفة في ظلماتٍ منها لا يعلمون طرق الاهتداء. والسرّفيه ان الانبياء يُلقّون العلوم من الله العليم الحكيم. والله لا يغفل عن النهج القويم. بل يجمع في بيانه علوما صحيحة و دلائل مبصرة

نہیں آتے۔ کیونکہ ان کی ظلمانی پرورش نے انہیں ابلیس کا وجود بنا دیا ہے۔ اس لئے انہیں ریزہ ریزہ کرنے والے عصا کی ضرورت ہے۔ اور انہوں نے فلسفیوں کی پیروی یہاں تک کی کہ فلسفہ ان کی سرشت میں شامل ہوگیا۔ ان کی زبان پر بھی فلسفہ جاری ہوگیا۔ اور یہ فلسفہ ان کے پیٹوں میں داخل ہوگیا۔ انہوں نے اپنے ظنوں کو یقین خیال کر لیا اور اپنے کردار کو اچھی نظر سے دیکھنے لگ گئے۔ اور انہوں نے زقوم کو جنت کے طعام کے بدلے میں ترجیح دی۔ انہوں نے ٹھیکریاں لے لیں مگر اپنے یکتا، قیمتی موتیوں کے ہار ضائع کر دیئے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری مشکل حل نہیں ہوسکتی اور نہ ہی ہماری آنکھوں سے پردہ دور ہوسکتا بجز فلسفہ کی کتابوں کے۔ مگر یہ سب کچھ جھوٹا مکر ہے اور ان کے یہ کلمات حیلے اور جھوٹ کی آمیزش ہیں۔ ان کے نفوس امارہ کی حاجت حاصل نہیں ہوسکتی تھی بجز آزادی کے اور ملت اسلامیہ کے دائرے سے باہر نکلنے کے۔ اور وہ یہ نہیں جانتے کہ انبیاء کی شریعتیں اللہ کی طرف ہدایت کرتی ہیں جس سے حکماء کی عقلیں غافل ہیں۔ وہ ان اسرار کو واضح کرتی ہیں جن سے فلسفی ابھی نابلد

تُوْصِلُ الی الصراط المستقیم لما لا یجوز علیه الذهول وهو نور کامل تنزّہ شانه عن ظلمة الرٰی السقیم. واما العبد فلا بدّله ان یغفل عن شئ دون شیءٍ و یذهل عن امر عند اخذ امر آخر ولیس فی یده قانون عاصم من الذهول والخطاء. واما صناعة المنطق فمتاع سقط ولیست بعاصمة قط من هذه الهوجاء. و قد ضلت الحکماء الفلاسفة مع اتخاذهم هذه الصناعة اماما. وکثرت فی اٰراء هم الاختلاف والتناقضات والشبهات فما استطاعوا ان یقطعوا بها خصاماً. فلذالک تجد الفلاسفةَ یخالف بعضهم بعضاً فی الآراء. وکل احد منهم یدّعی کمال الدهاء. وهذا هوالامر الذی یتمیّز به النّبی. ومن تبعه عن الفلسفی. فایّاک ان تغفل عنها و تبعد من حضرة العلیم العلی. وقد عثرتَ علی ان هذا

ہیں۔ وہ ہدایت کی راہوں کو نہیں جانتے۔ اصل راز یہ ہے کہ انبیاء کو علوم اللہ تعالیٰ علیم و حکیم کی جانب سے القا کئے جاتے ہیں اور اللہ راہ ہدایت سے غافل نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے بیان میں صحیح علوم اور روشن دلائل کو جمع کرتا ہے جس سے صراط مستقیم حاصل ہو جائے۔ کیونکہ خدا سے غفلت صادر نہیں ہوتی۔ اور وہ نور کامل ہے اس کی شان بیمار (کمزور) رائے کی ظلمت سے پاک ہے۔ مگر بندے کے لئے ضروری ہے کہ ایک یا دوسری چیز سے غافل ہوتا ہے۔ اور ایک کام کو کرتے وقت دوسرے کام کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے انسان کے پاس ایسا کوئی مضبوط قانون موجود نہیں کہ وہ اسے خطا اور بھول سے بچا سکے۔ مگر منطق کا تانا بانہ ردی کا سامان ہے اور وہ ہرگز خطا کی اس آندھی سے محفوظ نہیں۔ یقیناً فلسفی منطق کو اپنا امام بنا کر گمراہ ہو گئے۔ ان کی آراء میں کثیر اختلافات، تناقضات اور شبہات پائے جاتے ہیں اور وہ یہ طاقت نہیں رکھتے کہ اس کے ساتھ جھگڑوں کو مٹا دیں۔ اسی لئے تو فلسفیوں کی آراء ایک دوسرے کے خلاف پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو تو عقلمندی میں کامل ہونے کا مدعی پائے گا۔ یہ

الـزمـان زمـان الـفتـن والالـحـاد والبدعات. و ملئت الارض ظلما و جـورا و قـلّ عـددالـصـالـحيـن والـصالحات. ومن اعظم المصائب عـلـى الاسـلام ان الـذرية الـجديدة الـذيـن ورثـوا شيـوخهم المسلمين يُـجَهّـلُـونَ اهل الاسلام باجمعهم و يـقولون ان الفلاسفة من الصادقين. وقـالـوا انهم فازوا بدرجة التحقيق. وشـربوا مستوفين من هذا الرحيق. ومـا الانبياء فاصابوا بعضا واخطئوا بـعـضـا و كـلامهـم مخلوط بسديد وغيـر سـديـد. وكـانـوا فى الامور الحكمية كغبى و بليد. فانظروا الى اىّ حـد بـلـغ امر توهين الاسلام. و انّ هـذا لهـو الـبـلاء الـمـبيـن. و مـن الـدواهـى الـعـظـام. و يـقتضى هذا الـمـوطـن ان ينزل نور من السماء. كـمـا خـرجـت ظـلـمات مُخَوِّفة من ارض قـلـوب الـعـمـيـان والجهلاء. لـيـوفـى الله الـمـوطن حقّه و يُدرك

وہ امر ہے جس سے فلسفیوں کے مقابلے میں نبی اور اس کے پیروکاروں کی تمیز (پہچان) ہوتی ہے۔ پس ڈر کہ تو اس سے غافل نہ ہو جائے اور بلند، علیم خدا سے دور نہ ہو جائے۔ اور تو اس بات پر مطلع ہے کہ یہ زمانہ فتنوں، الحاد اور بدعات کا زمانہ ہے۔ اور زمین ظلم و ستم سے بھر گئی ہے۔ نیک مردوں اور عورتوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ اسلام پر سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ نئی نسل جو اپنے بڑوں کی وارث ہے وہ بحیثیت مجموعی مسلمانوں کو جاہل گردانتی ہے اور کہتی ہے کہ فلسفی سچے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ اعلیٰ مدارج کی تحقیق کی وجہ سے کامیاب ہوئے ہیں اور وہ اس خالص شراب سے سیراب ہوئے ہیں۔ جبکہ انبیاء کا کلام ان کے نزدیک بعض کا صحیح ہے اور بعض سے غلطی ہوئی ہے (نعوذ باللہ) اور یہ کہ ان کا کلام سچ اور جھوٹ کا آمیزہ ہے (نعوذ باللہ)۔ اور وہ حکمت کے امور میں غبی اور کند ذہن تھے (نعوذ باللہ)۔ پس دیکھو! توہین اسلام کس حد کو پہنچ گئی ہے اور یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش اور عظیم مشکل ہے۔ یہ مقام تقاضا کرتا ہے کہ آسمان سے نور نازل ہو جیسا کہ اندھوں اور جاہلوں کے دلوں کی زمین سے ڈرا دینے والی تاریکیاں نکل آئی

الذين كانوا على شفاالتباب. وهذا من سنن الله كما لا يخفٰى على اولى الالباب. ولا شك ان هذه السموم بلغت الى حد احست بها قلوب النسوان والصبيان. فضلا عن عقول اهل البصيرة والعرفان. وما كان امرها هَيّنا بل لا يوجد نظيرها من بدوالخلقة الى هذا الأوان. واهلكت اكثر مما اهلكت سموم سابق الزمان. وما بقى خوف الله فى زاوية من زوايا القلوب. و وسعها حب الدنيا و شغفها كالمحبوب. فخُلِقَ فى السماء بحذاء ما حدثت فى خواطر الناس. ليكون الامرلله الواحد القهار ويقطع ما نسجه ايدى الخناس. فان الغيرة الالٰهية لا تعطي الضلالات عمراً طويلا. وتنزل منه حربة الصدق و يقتل مادجل الحق حجّة و دليلا. ولا تحسبنّ الله مخلف وعده رُسله او منسى سنّته و سُبُله. فانّه جوّادُ

ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ اس مقام کا پورا پورا حق عطا کرے اور وہ ان لوگوں کا تدارک کرے جو تباہی کے دھانے پر ہیں۔ یہ اللہ کی سنت ہے جو کہ اہل عقل و دانش سے پوشیدہ نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ زہریں اس حد تک سرایت کر گئی ہیں کہ اہل بصیرت و معرفت کی عقلوں کے علاوہ عورتوں اور بچوں کے دلوں نے بھی اس کو محسوس کیا ہے۔ یہ معمولی بات نہیں ہے بلکہ اس کی نظیر تو ابتداء آفرینش سے اس زمانہ تک نہیں ملتی۔ اور اس زہر نے سابقہ زمانوں کی نسبت زیادہ لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔ اور اللہ کا خوف دلوں کے کونوں میں سے کسی کونے میں بھی باقی نہیں رہا۔ دنیا اور اس کے دھندوں کی محبت پورے دل پر محیط ہو گئی ہے۔ پس جو لوگوں کے دلوں پر گذری اس کے بالمقابل آسمان میں اس کا مداوا پیدا ہو گیا۔ تا کہ ہر امر خدا واحد جو قہار بھی ہے اسی کے لئے ہو جائے۔ اور وہ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے جو شیطانوں کے ہاتھوں نے بُنا۔ کیونکہ غیرت الٰہی گمراہیوں کو زیادہ طویل عمر عطا نہیں کرتی۔ اس کے ساتھ سچ کا ہتھیار نازل ہوتا ہے اور اس کو حجت اور دلیل سے قتل کرتا ہے جس نے حق کو پوشیدہ

كريم يرحم عباده عندالمصائب وينزل رُحمه عند انتياب النوائب. وكذالك جرت حادثةُ من بدوالخلقة. وقد توعّد على انكار هذه العادة فتحسّسو من مجددٍ اين هو عنده هذه الفتن وهذا الزمان. وقد انقضت على رأس المائة من سنين و ثُقّبت الملة باسنة اهل العدوان. ولايترك الله مدينة دينه كعمارة خُرِّبَتْ. و جدران هدّمت. بل يبنى سورها و ينجّى محصورها. ويَدُعّ صول االاعداء. و يُطفى ما ظهر من نارالمراء. حتّى لايبقٰى لمسلم من ايدى العدا فزغ. ولا فى ... بيت الدين الكافر طمع. وهكذا تمشّى امرالله على ممرّ الدهور. ولزم ظهورَالمفاسد لمُعانُ هذا الظهور. وان كنت لاتعرف هذه السنة فاقرء فى القراٰن ماقيل لموسىٰ. اذهب الٰى فرعون انه طغٰى. فانظر كيف اقتضٰى طغيانُ فرعون

کر رکھا ہوتا ہے۔ اور تو یہ مت گمان کر کہ اللہ اپنے رسول سے کئے گئے وعدہ کا خلاف کرتا ہے یا اپنی سنت اور طریقوں کو بھلا دیتا ہے کیونکہ اللہ سخی اور کریم ہے۔ وہ مصائب کے وقت اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اور مسلسل پیش آنے والے حادثات کے وقت اللہ کا رحم اترتا رہتا ہے۔ اس کی ابتدائے خلق سے یہی عادت ہے۔ اور اللہ کی اس عادت کے انکار کرنے والے کو وعید سنائی ہے۔ لہذا مجدد وقت کی تلاش کرو کہ وہ کہاں چلا گیا ہے؟ اس زمانے کے فتنوں کے وقت وہ کہاں ہے؟ جبکہ موجودہ صدی کے کئی سال گذر گئے ہیں اور ملت محمدیہؐ کے دشمنوں نے اس کو نیزوں سے چھید دیا ہے۔ اللہ اپنے دین کے شہر کو برباد عمارت اور منہدم دیواروں کی طرح نہیں چھوڑتا۔ برعکس اس کے وہ اس کی فصیل کو بناتا ہے اور اس میں محصوروں کو نجات دیتا ہے۔ اور دشمنوں کے حملے کو آہنی ہاتھوں سے دور کرتا ہے اور جھگڑے کی آگ جو ظاہر ہے اس کو بجھاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک مسلمان کے لئے دشمنوں کے ہاتھوں کوئی خوف باقی نہیں رہتا۔ اور نہ ہی کسی کافر کے لئے دین کے گھر کو منہدم کرنے کی طمع باقی رہ جاتی ہے۔

وجـودَ الـكـلـيـم. و كيف ارسـل الله رسوله عند غلوّ هذا الكافر اللئيم. ثم لَـمَّـا ظهـر الـفـسـاد و كثرت احزاب المفسدين. في زمان خاتم النّبيين. و عُبِـدَت الاصـنـام. و تُـرِكَ القدير العلام. و وقع في دوكةٍ و بَوُحِ الاقـوام. وابـاح الـفسـق والـمعصية اللـئـام. ومـا بـقـى شغلهم الا الا كل والشـرب كـانهـم الانـعامُ. بعث الله رسـولـه الـكـريم من الاميّين. وارسله الـى الـعـالمين. وقـال قـم فـانذر و ربـك فـكبـر. وثيـابـك فـطهـر. والرجز فاهجر.

فـحـاصل الكلام ان نبينا صلى الـلّـه عليه وسلم اُرسل لهذا الغرض الـمـذكـور من رب العباد. وما كان من نبي ولا رسول الا انه اُرسِلَ عند فـرع مـن فروع الفساد. واجتمعت الـفـروع كلها في زمن نبينا الحمّاد السـجّـاد. ثـم جـاء زمـاننـا هذا فلا

اسی طرح اللہ کا امر قدیم سے جاری ہے۔ اس روشنی کے ظہور کے لئے ان مفاسد کا ظہور بھی ضروری تھا۔ اور اگر تو اس سنت اللہ سے واقف نہیں تو قرآن میں اس کو پڑھ جو موسیٰؑ کے لئے کہا گیا ”فرعون کی طرف جا کہ اس نے سرکشی اختیار کی ہے۔“ پس دیکھ کہ کس طرح فرعون کی سرکشی نے کلیم اللہ (موسیٰؑ) کے وجود کا تقاضا کیا؟ اور کس طرح اللہ نے اس لعنتی کافر کے غلو کے وقت اپنے رسول کو بھیجا۔ پھر اسی طرح جب خاتم النبیینؐ کے زمانے میں فساد ظاہر ہو گیا اور مفسدوں کے گروہ کی کثرت ہو گئی اور بتوں کی پوجا کی جانے لگی اور خدائے قادر غیب دان کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اقوام میں امور خلط ملط ہو گئے اور فساد برپا ہو گیا۔ کمینے لوگوں میں فسق ومعصیت کی لعنت کو مباح کر دیا گیا۔ ان کا شغل بھی چوپایوں کی طرح صرف کھانا پینا رہ گیا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریمؐ کو امیوں میں سے مبعوث فرمایا اور انہیں تمام جہانوں کی طرف بھیجا۔ اور فرمایا ”کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی کر اور اپنے کپڑوں کو صاف کر اور ناپاکی سے دور رہ۔“

پس حاصل کلام یہ ہے کہ بندوں کے

تسئل عما رئينا في هذا الزمان. والله قد تمت في هذا الزمن دائرة الفسوق والفحشاء والشرک والعدوان. وما ترک الناس صغيرة ولا كبيرة فما اصبرهم على النيران يستحسنون السيئات و يستَحْلون مرّا وياكلون سمّ العصيان. وكثر رعاع الناس و قلّ شرفاء هم من اهل التُّقٰى والايمان. وانبتوا نباتاً خبيثا ونشأوا في مجالس الالحاد والارتداد والكفران. واعطوا حقوق الله غيره واخذوا طريق الطغيان. وما بقى من قوّةٍ ولا خُلُقٍ الا اعطوها لغيرالله الديان. مثلاً كانت المحبّة جوهرا شريفاً و خلقا اعظم في الانسان. و اودعه الله تعالٰى اياها ليُفْنى نفسه في تصوّر جمال ربّه المنان. وليكون له بالروح والجنان. وليترقى في سبل حبه ولا يبقى منه اثر ويذوب وجوده بنارالعشق والولهان. ولكن

رب کی طرف سے ہمارے نبی کریمؐ اس مذکورہ بالاغرض کے لئے بھیجے گئے تھے۔کوئی نبی اورکوئی رسول بھی نہیں بھیجا گیا مگر فساد کی ایک شاخ کے وقت۔ لیکن فساد کی تمام شاخیں ہمارے نبی کریمؐ جو سب سے زیادہ حمد کرنے والے سجدہ کرنے والے تھے کے زمانہ میں جمع ہوگئیں تھیں۔ پھر ہمارا یہ زمانہ آ گیا۔مت پوچھ کہ ہم نے اس زمانہ میں کیا دیکھا! اللہ کی قسم یقیناً اس زمانہ میں فسق، فحاشی، شرک اور ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ لوگوں نے گناہ صغیرہ اور کبیرہ میں سے کچھ نہیں چھوڑا۔ ہائے افسوس ان کا اس آگ پر صبر کرنا! وہ بدیوں کو نیکی شمار کرتے ہیں اور کڑوے کو میٹھا گردانتے ہیں اور نافرمانی کا زہر کھاتے ہیں۔ کمینے لوگوں کی کثرت ہوگئی ہے۔ اہل تقویٰ و ایمان والے شرفاء کی کمی ہوگی۔ وہ ایک خبیث درخت کی مانند پھوٹ پڑے اور انہوں نے الحاد، ارتداد اور نافرمانی کی مجالس میں تربیت حاصل کی ہے۔انہوں نے اللہ کے حقوق غیر اللہ کو دے دیئے اور سرکشی کا طریق اختیار کیا۔ اور کوئی قوت اور خلق باقی نہیں رہا جو انہوں نے ناحق طور پر غیر اللہ کو نہ دے دیا ہو۔ مثال کے طور پر محبت انسانوں کا ایک جوہر اور اعلیٰ اخلاق

العـمـيـان بذلوا هذه الصفة الجليله الشـريـفة فـى غيـر محلّها واضاعوا درة الايمان. و وضعوا محبّة الله فى مـواضع اهواء النفس عند غليانها و الهيـجان. و نَسُوا الله وحبّه و شغفوا بـالغلمانن المرد والنسوان. و غابوا عـن حـضرت الحق وجهلوا حسنها فـويل للعميان. لهم اعين لايبصرون بهـا ولهـم قـلـوب لا يـفـقـهون بهـا فتهوى تلك القلوب غيرالرحمٰن. ولـصـق بهـا طـائيفها فلا يتركها فى حيـن مـن الاحيان. يفعلون سيئاتهم بالحُرّيةِ والاجتراء. حتّى لايفهم منه قـط انهم يومنون بالله و يوم الجزاء. ولا يُتـخيّـل بـرؤية اعـمـالهم انهم يخافون مثقال ذرّة حضرة الكبرياء. فهـذا هوالامرالذى اقتضٰى مصلحًا يـنـــزل بيـنـهـم مـن السـمـاء. و كـذالک جـرت عـادة الله فـى السـابـقين من اهل البغى والغلواء. وقـد كتب الله قصة قوم نوح و قوم

تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے محبت کا جذبہ انسان کو ودیعت فرمایا تا کہ وہ اپنے منان رب کے تصور جمال میں اپنے نفس کو فنا کر دے اور وہ اپنے دل و جان سے اس کا ہو جائے۔ اور تا کہ وہ اس کی محبت کے راستے میں ترقی کرے اور اس کے اپنے وجود کا کوئی اثر باقی نہ رہے۔ تا کہ اللہ کے عشق اور سوز کی آگ اس کے اپنے وجود کو پگھلا دے۔ لیکن ان نابینوں نے اس عظیم صفت محبت کو بے محل استعمال کیا۔ اور انہوں نے ایمان کے موتیوں کو ضائع کر دیا۔ انہوں نے اللہ کی محبت کو سرکشی اور جوش کے وقت اپنی خواہشات نفس کی جگہ رکھ دیا۔ وہ اللہ اور اس کی محبت کو بھول گئے۔ اور خوبصورت عورتوں اور غلمان میں مشغول ہو گئے۔ وہ خدا تعالیٰ سے غائب ہو گئے اور اس کے حسن سے نابلد ہو گئے۔ ہائے افسوس! ان اندھوں کو کیا ہو گیا کہ ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں۔ ان کے پاس دل ہیں مگر اس سے سمجھتے نہیں۔ ان کے یہ دل غیر اللہ کی طرف مائل ہو گئے۔ اس دل کے ساتھ ناپاک خیالات چمٹ گئے ہیں جو اسے ایک لمحے کے لئے بھی نہیں چھوڑتے۔ وہ آزادی اور جرأت کے ساتھ بدیاں کرتے ہیں

ابـراهيـم و قـوم لـوط و قوم صالح في القرآن. و اشار الى انهم اُرسلوا كـلهم عندالفتن والفسوق وانواع العـصيـان. وما عُطّلت هذه السنّة قـط ومـا بُـدّلـت وما كان الله نسيّاً كـنـوع الانسـان. فـكـفـاك هذا لـمعـرفة سـنن الله ان كنت تطلب دليلاً. ولن تجد لسنّة الله تبديلا.

ثـم اعـلـمـوا رحمكم الله انّي امـرء قـد اعطاني ربي كلما هو من شـرائـط المصلحين. واراني آياته وادخـلني في عباده الموقنين. وانه انـزل عـلـيّ بـركات وانار مكاني. ومـا بقي لي من منية الا اعطاني. و يتـمـنى الانسان ان يـكـون من بيت الـرياسة والامارة ويكون له حسب و نسـب. فـاعـطـاني ربّي هذا الشرف كـلـه ومـا بـقي لي طلب. وكذالـك يتمنى الانسان ان يكون له وجاهة في

یہاں تک کہ یہ سمجھ نہیں آتا کہ کیا وہ اللہ اور یوم جزا پر ایمان بھی رکھتے ہیں یا نہیں؟ اور نہ ہی ان کے اعمال کو دیکھ کر کوئی یہ خیال کر سکتا ہے وہ اللہ سے ایک ذرہ بھر بھی ڈرتے ہیں۔ پس یہی اسباب ہیں جو تقاضا کرتے ہیں کہ ایک مصلح ان میں آسمان سے نازل ہو۔ پہلے لوگوں میں بھی بغاوت اور سرکشی کرنے والوں کے لئے اسی طرح اللہ کی عادت چلی آ رہی ہے۔ اور یقیناً اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نوحؑ، ابراہیمؑ، لوطؑ اور صالحؑ کی قوموں کے قصے بیان کئے ہیں۔ اور ان میں اشارہ کیا ہے کہ وہ سب کے سب فتنوں، فسوق اور مختلف قسم کی بدکاریوں کے وقت بھیجے گئے تھے۔ نہ تو یہ سنت اللہ کبھی معطل ہوئی ہے اور نہ ہی تبدیل۔ اور نہ ہی خداتعالیٰ انسانوں کی طرح بھولنے والا ہے۔ اللہ کی سنت کی معرفت حاصل کرنے کے لئے تیرے لئے اتنا کافی ہے اگر تو دلیل کا طالب ہے تو۔ اور تو اللہ کی سنت میں ہرگز تبدیلی نہیں پائے گا۔

اللہ تم پر رحم فرمائے جان لو کہ میں وہ شخص ہوں کہ مجھے میرے رب نے وہ سب کچھ عطا کیا ہے جو مصلحین کی شرائط ہیں۔

الدنيا والدين. وكرامة وعزة فى اهل السماء والارضين. فوهب لى ربّى عزة الدارين. و شرّفنى بشرف الكونين. وقد لا يرى الانسان مواليه من وارثه. ولا يكون له ولد يرثه بعد فنائه. فياخذه غم و ضجر و كآبة لعدم ابناء ه. ويعيش حزينًا و يبكى فى مساءه و رُواحه. فما مسّنى هذا الحزن لطرفة عين بفضل الله ورحمته. واعطانى ربّى ابناءً لخدمة ملّته. وقد يهوى المرء ان يُعْطَى له دررُ معارفَ و علوم نحبٌ. وان يحصل له نضار و عقار و نشب. فوهب لى ربّى هذه كلها بكمال الاحسان والمنة. وانعم علىّ بنعم هذه الدار و نعم الأخرة. و اتم علىّ واسبغ من كل نوع العطية. واعطانى فى الدارين حسنتين من غيرالمسئلة. و قد يودّالانسان ان

اس نے مجھے اپنی نشانیاں دکھلائی ہیں اور مجھے اپنے یقین کرنے والے بندوں میں داخل کیا ہے۔ اس نے میرے اوپر برکات نازل کی ہیں اور میرے مکان کو روشن کیا ہے۔ میری کوئی آرزو نہیں مگر اس نے مجھے وہ عطا کی ہے۔ انسان خواہش کرتا ہے کہ وہ خاندان ریاست و امارت میں سے ہو اور اس کا ایک اعلیٰ حسب نسب ہو۔ پس میرے رب نے مجھے یہ شرف بکمال عطا کیا۔ اور میرے لئے کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ اسی طرح انسان یہ تمنا کرتا ہے کہ اسے دنیا و دین کی وجاہت حاصل ہو اور اسے زمین و آسمان کے رہنے والوں میں بزرگی اور عزت ملے۔ تو میرے رب نے مجھے دونوں جہانوں کی عزت عطا کر دی۔ اور مجھے دونوں جہانوں کی عزت کا شرف بخشا۔ اور یقیناً جب انسان اپنے پیچھے کوئی وارث نہیں دیکھتا۔ اور اس کا کوئی بیٹا نہ ہو جو اس کی موت کے بعد اس کا وارث بنے تو اس کو غم اور بے قراری اور دل شکنی گھیر لیتی ہے اور وہ غم زدہ رہتا ہے اور صبح و شام روتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے مجھے ایک لمحے کے لئے بھی یہ غم نہیں ملا۔ میرے رب نے اس ملت کی خدمت کے لئے مجھے بیٹے

يعطى له محبة الله كالعاشقين الفانين. و يُسقى من كأس المحبوبين المجذوبين. وقد يحبّ ان يُفتح عليه ابواب الكشوف والالهامات. و اخبار الغيب والأيات. و تُستجاب دعواته باسرع الاوقات. و تصدر منه عجائب الخوارق والكرامات. و يكلّمه ربّه و يُشرّفه بشرف المكالمات والمخاطبات. فالحمد لله على انه اعطانى ذالك اجمع. و وهب لى كل نعمة كنت اقرء ذكرها فى الكتب او اسمع. وجعلنى من المقربين. و وهب لى علم الاولين والأخرين. وحلّ عُقدةً من لسانى واملأ يمُلح الادب بيانى. حلّى كلامى بحلل البلاغة وقوّى سلطانى. فوالله ان كلامى ابلغ فى قلوب الناس من مائة الف سيف. فهذا هوالذى وضعتُ الحرب بها و

عطا فرمائے۔ کبھی یہ بھی انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے معارف کے موتی اور برگزیدہ علوم عطا کئے جائیں اور یہ کہ وہ دولت، زمین اور مال ومتاع حاصل کرے۔ پس میرے رب نے اپنے کمال احسان اور مہربانی سے مجھے یہ سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ اس نے مجھے اس دنیا اور آخرت دونوں کی نعمتوں سے سرفراز کیا ہے اور مجھ پر ہر قسم کی عطیات کو کامل کیا۔ بغیر مانگے اس نے مجھے دونوں جہانوں کی خیر عطا کی ہے۔ یقیناً انسان یہ بھی چاہتا ہے کہ اسے اللہ کی محبت حاصل ہو فنا ہونے والے عاشقوں کی طرح۔ اور کہ اسے خدا کے محبوبوں اور مجذوبوں کے پیالہ سے پلایا جائے۔ وہ یہ بھی پسند کرتا ہے کہ اس پر الہامات اور کشوف اور غیب کی خبروں اور نشانات کے دروازے کھولے جائیں۔ اور یہ کہ اس کی دعائیں فوراً قبول کی جائیں اور اس سے عجائب خوارق اور کرامات صادر ہوں اور اس کا رب اس سے کلام کرے اور اسے مکالمات ومخاطبات کے شرف سے مشرف کرے۔ پس اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے یہ سب کچھ دے دیا۔ اس نے ہر وہ نعمت مجھے بخشی ہے جس کا ذکر میں کتابوں

فتحتُ الحصون من غير جبر و حيف. وما كان لمخالف ان يبرز في مضماري. ومن برز فمات قعصًا بانكاري. فالحاصل ان الله كرّمني بانواع الصنيعة. ورزقني من نعم الدنيوية والدينية. وراعى اموري بالفضل و الكرامة واحسن مثواي بالتحنّن والرحمة. وبشّرني بان عيونه عليّ في خلوتي و مشاهدي و في كل حالي. وانه يرحمني و يمنّيني و يؤمّلني عنداهوالي. واني ارى كلما هو عنده كانه هو عندي وفي يدي. انه كهفي و ملجائي وترسي و عضدي. وانه سَرَىٰ في قلبي و عروتي ودمي. وانّي منه بمنزلة لا يعلمها الخلق من عربي و عجمي. وانه خلقني و خَلَقَ كلّ قوتي فرجعتُ اليه مع هذه القوافل. انهمرتُ كما ينهمر الماء من قُنن الجبال الى

میں پڑھتا اور سنتا تھا۔اس نے مجھے اپنے مقربوں میں سے بنایا ہے اور مجھے پہلوں اور آخروں کا علم عطا کیا۔ میری زبان کی گرہ کو کھول دیا اور میرے بیان کو شیریں کلامی سے بھر دیا۔میرے کلام کو بلاغت کے زیور سے آراستہ کیا اور میری دلیل کو قوی کیا۔ بخدا میرا کلام لوگوں کے دلوں میں ہزار تلواروں سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔ یہ وہ کلام ہے جس کی وجہ سے جنگ ختم ہوگئی اور قلعے بغیر جبر وتشدد کے فتح ہو گئے۔کسی مخالف کی جرأت نہیں کہ میرے مقابلے میں میدان میں نکلے۔اور جو نکلا وہ میرے انکار کی وجہ سے فوراً مر گیا۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ نے مجھے مختلف انواع کے احسانات سے مکرم کیا ہے۔اور مجھے دین و دنیا کی نعمتوں کا رزق عطا کیا ہے۔اس نے اپنے فضل اور بخشش سے میرے تمام امور کی رعایت فرمائی۔اور اپنی مہربانی اور رحم سے مجھے اچھا ٹھکانہ عطا کیا ہے۔اس نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ اس کی آنکھیں ہر حال میں مجھ پر ہیں خلوت ہو یا جلوت۔اور یہ کہ وہ مجھ پر رحم کرے گا، میری آرزوئیں پوری کرے گا اور خوف کے وقت میری امید پوری کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ خدا

الاسافل. واحاطني فغُشّيتُ تحت
ردائه. و متّعني بانوار جماله
فاعرضتُ عن اعدائي واعدائه. وانه
نزع عني ثياب الوسخ والدّرَنَ. ثم
اَلبسني حُلل النور واصطفاني لذاته
في هذا الزمن. وما ابقى لي غيره
وهذا اعظم المنن. ومن الائه انه
شرح صدري وكمّل بدري. فما
اصابني ضجر قط لافكار الدنيا
وهجومها وما اَحسّ احد كاٰبةً علٰى
وجهي و جبيني لهمومها و غمومها
وانه جعلني مسيحا موعوداً و مهدياً
معهوداً. ففرط العلماء عليّ وقالوا
كافر كذّاب. وآذوني من كل باب.
و كذّبوني و فسّقوني و جهّلوني وما
خافوا يوم الحساب. و سربوا الى
جهة وما تدبروا الاحاديث وما في
الكتاب. وجُذِبَ القوم الى هذه
الصائتين. وما استقروا طرق

کے پاس ہے وہ میرا ہے اور میرے ہاتھ میں
ہے۔ اور کہ وہ میری پناہ میری ڈھال اور میرا
بازو ہے۔ وہ میرے دل، میری رگوں اور
میرے خون میں سرایت کر گیا ہے۔ اس کے
نزدیک میرا مقام ایسا بلند ہے جس کو مخلوق
میں سے کوئی نہیں جانتا خواہ عربی ہو یا عجمی۔
اس نے مجھے پیدا کیا اور میری پوری طاقت کو
پیدا کیا اور پھر میں نے انہی قویٰ کے ساتھ
خدا کی طرف رجوع کیا۔ میں اس کی طرف
ایسے رواں ہوا جس طرح کہ نہر کا پانی
پہاڑوں کی چوٹی سے نشیب کی طرف بہتا
ہے۔ اس نے مجھے گھیر لیا اور میں اس کی
چادر کے نیچے پوشیدہ ہو گیا۔ میں اس کے
خوبصورت نور سے متمتع ہوا۔ پس میں نے
اپنے اور اس کے دشمنوں سے اعراض کیا۔
اس نے مجھ سے میل کچیل والے کپڑے دور
کر دیئے پھر مجھے نور کا لباس پہنایا اور اس
زمانے میں مجھے اپنی ذات کے لئے چن لیا۔
اور میں صرف خدا لاشریک کا ہو گیا۔ یہ سب
سے بڑا احسان ہے۔ اس کی نعمتوں میں
سے یہ ہے کہ اس نے میرا سینہ کھول دیا اور
میرے چاند کو مکمل کیا۔ پس مجھے اس دنیا کے
فکر اور غم کبھی لاحق نہیں ہوئے۔ اور میرے
چہرے اور میری جبین پر اس دنیا کے غم وھم

الصواب. و فرضوا لهم من اموالهم و سيوبهم ليد اوموا على ردّ كتبي و ليكتبوا الجواب. فما كان جوابهم الا السبّ والشتم والذكر باَسوءِ الالقاب. ودعوتهم ليبارزوني في الميدان بفرسانهم وليسئلوا عني ما اختلج في صدرهم وما خطر في امري بجنانهم. فما خرجوا. من بابهم. وما فصلوا عن غابهم. وكان من شانهم ان يسفر وجوههم ويتلأ لاء جباههم بالمسرّة عند هذالدعوة. وان يبادروا اليّ و يُفحموني بالكتاب والسنة. وانّ الحق يشجّع القلوب المزؤرة و يفتح الابواب المسدودة. ولكنهم كانوا كاذبين. في اقوالهم. ففرّوا مع عصيّهم و حبالهم. وقلت لهم جادلوني بالكتاب والسنة. وان لم تقبلوا فبالا دلّة العقلية. وان لم تقبلوا فبالأيات السماوية. فما

کی بے چینی کسی نے بھی محسوس نہیں کی۔ اور اس نے مجھے مسیح موعود و مھدی موعود بنایا ہے۔ بس پھر تو علماء مجھ پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے کہ یہ جھوٹا ہے کذاب ہے۔ مجھے ہر طرح سے ستایا۔ میری تکذیب کی اور مجھے فاسق اور مجھے جاہل کہا اور یوم حساب سے ذرا خوف نہیں کھایا۔ وہ ایک سمت میں بہ پڑے نہ انہوں نے حدیث پر اور نہ قرآن پر غور کیا۔ مسلمان قوم بھی ان کے اس ڈھنڈورے میں جذب ہو گئی۔ انہوں نے بھی نیکی کا راستہ تلاش نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے اموال اور عطیات ان کے لئے مقرر کر دیئے تا کہ وہ میری کتابوں کے رد اور جواب لکھنے میں مداومت اختیار کریں۔ مگر ان کا جواب کچھ نہیں تھا سوائے گالیوں، دشنام درازی اور برے القاب سے یاد کرنے کے۔ میں نے ان کو دعوت دی کہ وہ میرے مقابلے کے لئے اپنے سواروں کے ساتھ میدان میں نکلیں اور کہ مجھ سے پوچھیں جو ان کے سینوں میں خلش ہے اور جس چیز نے ان کے دل میں میرے بارے میں شک و وہم ڈالا ہے۔ مگر وہ اپنے دروازوں سے نہیں نکلے اور نہ ہی اپنے گھونسلوں سے جدا ہوئے۔ حالانکہ ان کے

قبلوا طريقا من هذه الطُرق الثلثة واخذ بعضهم يعتذرون اليّ اعتذار الاكياس. و جاؤني تائبين وبايعوني ونجّاهم الله من الوسواس الخناس. والبعض الأخرون اصرّوا علٰى تكذيبي. وهمّوا بتمزيق جلابيبي. وقالوا كذبتَ فيما ادعيت وكبر ما افتريت. وان كنت تزعم انک من الصادقين. فاتنا باٰية توجب اليقين. واصرّوا علٰى سُئلهم وابرموني. واحرجوا صدري وآذوني. فاراهم الله اٰيات صريحة من السماء. فابوا واعرضوا كما هي سيرة الاشقياء. وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم وما آثروا طريق الاهتداء. بيد انهم نزعوا عن ارهاتي. بعد ماروٗا خوارق خلاقي. و قلَّ احتداد اللدد وشدة الخصام. بل

شایان تو یہ تھا کہ میری اس دعوت پر ان کے چہرے خوشی سے پھول جاتے اور ان کی جبین اس مسرت سے چمک اٹھتی۔ ان کو چاہیا تو یہ تھا کہ میرے مقابلے کے لئے دوڑ کر آتے اور کتاب وسنت سے مجھے لاجواب کرتے۔ کیونکہ حق خوفزدہ دلوں کو دلیری بخشتا ہے اور بند دروازے کھول دیتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اپنے اقوال میں جھوٹے تھے وہ اپنے عصاؤں اور رسیوں سمیت فرار ہو گئے۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھ سے کتاب اللہ اور سنت رسولؐ سے مقابلہ کرو اور اگر یہ قبول نہ ہو تو عقلی دلائل سے اور اگر یہ بھی قبول نہ ہو تو آسمانی نشانات سے میرا مقابلہ کرو۔ پس انہوں نے ان تین طریقوں میں سے ایک کو بھی قبول نہیں کیا۔ ان میں بعض نے مجھ سے عذر کیا جیسا کہ دانا لوگ عذر کرتے ہیں۔ وہ میرے پاس آئے توبہ کرتے ہوئے۔ انہوں نے میری بیعت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان کے وسوسوں سے نجات دے دی۔ لیکن بعض دوسروں نے میری تکذیب پر اصرار کیا۔ اور میری چادر کو پارہ پارہ کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ تو اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور تو نے بہت بڑا افتراء کیا۔ انہوں نے کہا کہ

جعل بعضهم يخضعون بالكلام.
واتخذوا الادب شِرْعة. والتواضع
محجة. وحُبّب اليّ مذ امرتُ من
الله ذى الأيات. ان أُعاشر الناس
بالصبر والمدارات. وان أُبدى
الاهتشاش. لمن جاء نى وترك
الاحتراش. واتخذتُ لى هذا
الشرعة نجعة. ورجوتُ به من
العدا تُودة. فتَعَرّىٰ كبرهم كتعرّي
الجبال بعد انجياب الثلوج. وما
بقى فيهم من الادب المعروف
المروج. و عجبتُ من قلبى كيف
ياخذنى الرُحم على هذه العدا.
على انّى لم الق منهم الّا الاذىٰ.
وقد ارادوا سفك دمى وهتك
عِرضى و كلّمونى بكلم كالقنا.
ولبسوا الصفافة. وخلعوا
الصداقة. واقبلوا عليّ اقبال سباعِ
الفلا. الاالذين تابوا واصلحوا

اگر تو خیال کرتا ہے کہ تو سچوں میں سے ہے تو
ہمیں کوئی نشانات دکھا جو یقین پیدا کر
دیں۔ انہوں نے اپنے سوالوں پر اصرار کیا
اور مجھ پر زور دیا۔ انہوں نے میرے دل کو
تنگ کیا اور مجھے تکلیف دی۔ پس اللہ نے
ان کو کھلے آسمانی نشان دکھائے۔ باوجود اس
کے انہوں نے انکار کیا اور اعراض کیا جیسا
کہ سخت دل لوگوں کی سیرت ہوتی ہے۔
انہوں نے انکار سے ہی اپنے نفسوں کو مطمئن
کر لیا۔ مگر انہوں نے ہدایت کو اختیار نہ کیا۔
مگر اتنی بات ضرور ہے کہ وہ مجھے تنگ کرنے
سے باز آ گئے جب انہوں نے میرے
پروردگار کے خوارق دیکھے تو ان کے جھگڑنے
کی شدت اور تیزی میں کچھ کمی آ گئی بلکہ ان
میں سے بعض نے کلام میں بھی نرمی اختیار
کی۔ انہوں نے دل و جان سے ادب اور
تواضع کا طریق اختیار کیا۔ جب سے اللہ
نے مجھے مامور کیا تو میرے دل میں ڈال دیا
گیا کہ میں لوگوں سے صبر اور حسن سلوک کا
معاملہ کروں۔ اور یہ کہ جو میرے پاس آئے
اس سے خوش ہو جاؤں اور دل آزار باتوں کو
ترک کر دوں۔ میں نے اپنی پسندیدہ غذا
کے طور پر اس طریق کو اختیار کر لیا۔ اور میں
نے اپنے دشمنوں سے بھی محبت کی امید

وكفّوا الا لسن وعاهدوا ان يجتنبوا الفحش وان لا يتركوا التقٰى. وما اسئلهم من اجر ليظنّ انهم من مغرم مثقلون. وما اَمْثُلُ بين يديهم ليُعْطون. ولى رب كريم يُكفّلنى فى كل حين. وارجوا ان ارحل من الدنيا قبل ان احتاج الى الاٰخرين. و والله انى جئت الناس لاَجُرَّهم من المَحْلِ الٰى غرارة السُحَبَ. ومن الجهل الى العلوم النخب. ومن التقاعس الى الطلب. ومن الهزيمة المُخْزية الى الفتح والطرب. ومن الشيطان الى الله ذى العجب. واريد ان اضع مرهم عيسٰى☆ مواضعَ النقَب. ولكنهم ما صالحوا ولفتوا وجوههم الى الخصام ونصّلوا اليّ اسهم الملام. وصاروا سباعا بعد ان كانوا كالانعام. الاقليل من

رکھی۔ لیکن ان کے تکبر نے انہیں ننگا کر دیا جیسے کہ پہاڑ برف پگھلنے کے بعد ننگے ہو جاتے ہیں۔ ان میں کوئی معروف مروجہ ادب باقی نہ رہا۔ مجھے اپنے دل پر تعجب آتا ہے کہ مجھے ان دشمنوں پر رحم کیسے آ گیا باوجود اس کے کہ مجھے ان سے سوائے اذیت کے کچھ نہ ملا۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ میرا خون بہا دیں اور میری ہتک عزت کریں۔ انہوں نے نیزہ کی طرح کلام سے مجھے زخمی کیا۔ انہوں نے صداقت کا جامہ اتار کر بے شرمی کا جامہ پہن لیا۔ وہ جنگل کے درندوں کی طرح مجھ پر ٹوٹ پڑے۔ مگر سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ اور اصلاح کی اور اپنی زبان درازی سے رک گئے اور عہد کیا کہ وہ فاحشات سے اجتناب کریں گے اور تقویٰ کو نہیں چھوڑیں گے۔ میں نے ان سے کوئی اجر نہیں مانگا کہ کہیں وہ یہ خیال نہ کریں کہ وہ کسی بھاری بوجھ کے نیچے ہیں اور نہ ان کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ عطا کریں۔ کیونکہ میرا رب ہر لحہ میری کفالت کرتا ہے۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس سے قبل کہ دوسروں کا محتاج بنوں اس دنیا سے گذر جاؤں۔ اور اللہ کی قسم میں لوگوں کی طرف آیا ہوں تا کہ انہیں خشک سالی سے

الـكـرام. وانـي جـئتهـم بـاٰيـات وقـمـت فيهـم مـقـام المبلغين ونصحت لهم نـصـح الـمـبـالـغين. وكانوا من قبل يـطـلـبـون هـذه الايـام واقبـالهـا. و يستقـرون دولة السـمـاء ليتفيـاؤا ظـلالهـا. ثـم اذا افـضـى الحق الى ديـارهـم. ونـزلـت الـرحـمة على دارهـم لانـتـظـارهـم. فـحـرجـت صـدورهـم وانطفأت نورهم. و انّنا الـفينا كثيرا منهم فى سجن الجهل وتـرک الاقـتـصـاد فلا يريدون ان يتخلصوا من هذا السجن ويتخذوا سبـل الســداد. بـل لـه بـاب مـن حديدالتعصب والاعراض والعناد. فـلـذالک او سـعـونـی سَبّـاً. واوجـعـونـی عتبـاً. فـمثلهم كمثل الـرجـل الـذی كان ينفد عمره فى كـمـد. لـخـلّـوه عـن ولـد. وكـان يـحـضـر الـفـقـراء والـعـوّافين. و

بارش والے بادلوں کی طرف لے جاؤں اور جہالت سے نکال کر اعلیٰ علوم سکھا دوں۔ اور انہیں انکار سے اقرار کی طرف مائل کروں اور رسوا کرنے والی ہزیمت کی بجائے فتح اور شادمانی کا مژدہ سناؤں۔ انہیں شیطان سے نکال کر عجب قدرتوں والے خدا کے حضور پیش کر دوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے زخموں پر مرہم عیسیٰ لگاؤں۔ حاشیہ(4) لیکن انہوں نے مصالحت اختیار نہ کی اور اپنے چہروں کو جھگڑوں کی طرف متوجہ کیا۔ اور میری طرف ملامت کے تیر پھینکے اور وہ درندوں کی طرح ہو گئے۔ حالانکہ پہلے وہ صرف چارپایوں کی مانند تھے۔ سوائے چند بزرگوں کے۔ میں اُن کے پاس نشانوں کے ساتھ آیا اور ان میں مبلغ کے مقام پر کھڑا ہوا۔ ان کو میں نے بڑھ چڑھ کر نصیحت کی۔ اس سے قبل وہ ان دنوں اور ان کے اقبال کی طلب کرتے تھے۔ اور وہ آسمان کی دولت کی تلاش میں تھے تا کہ اس کے سایہ میں آ جائیں۔ پھر جب حق ان کے ممالک کی طرف آیا۔ اور ان کے انتظار کی وجہ سے رحمت ان کے گھروں پر نازل ہوئی تو ان کے سینے تنگ ہو گئے اور ان کے نور بجھ گئے۔ بے شک ہم نے ان میں اکثر لوگوں کو

یستقری حیلة بدعاء او دواء للبنین. فلما منّ الله علیه بحمل زوجته. و تحقق امر حصول منیته. رغب فی الاسقاط قبل النتاج. لیضیع الولد الشهواتِ ارادها ولیکسرالجنین کالزجاج. فالحق والحق اقول ان هذا هو مثل الذین یوذوننی من العدوان. و یعتتبون الطریق ولا یطئون اقوم الطرق و اسهلها للعرفان. وکانوا یطلبون من قبل و یدعون الله کالعطشان. ثم شاهت الوجوه عند خروجي بقدرالرحمان. وکم من داع اَغُولُوا کما خضٍ فی البکاء عندالدعاء. وبلغت رَنّتهم الی السماء فاندلقتُ عند هذه الدعوات. و برز شخصی بتلک الجذبات. وکنتُ غائبًا معدوماً ما ملکتُ لفظ انا. فکانت دعواتهم

جہالت کے زندان میں پایا انہوں نے میانہ روی ترک کر دی۔ پس وہ نہیں چاہتے کہ اس زندان سے نجات پائیں اور سیدھی راہ اختیار کریں۔ بلکہ ان کے اس زندان کے آہنی دروازے تعصب، اعراض حق اور دشمنی کی سلاخوں کے بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے میری دشنام درازی میں وسعت کر دی اور اپنے غصے سے مجھے درد پہنچایا۔ پس ان کی مثال اس شخص کی مثال کی طرح ہے جس نے اپنی عمر اس غم میں گذار دی کہ اسے بیٹا عطا کیا جائے۔ اور وہ ہمیشہ فقراء اور طبیبوں کے پاس حاضر رہتا تھا۔ وہ بیٹے کی خاطر دعا اور دوا کے حیلے تلاش کرتا رہتا تھا۔ پس جب اللہ کے احسان سے اس کی بیوی کو حمل ٹھہر گیا۔ اور اس کی مراد کے حصول کا امر سچ ثابت ہونے لگا تو وہ اپنی شہوات کے ارادے سے بچے کی پیدائش سے قبل ہی اسقاط حمل کی طرف راغب ہو گیا کہ بچے کو ضائع کر دے اور جنین کو شیشے کی طرح توڑ ڈالے۔ پس حق یہ ہے اور میں حق ضرور کہوں گا کہ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو دشمنی سے مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں اور وہ مشکل راستے پر چل پڑے ہیں۔ وہ معرفت کے آسان اور سیدھے راستوں پر قدم نہیں

ما ابـرزنا و هَلُمَمَ بنا. ولَمَّا جئتهم كـان مـن شانهم ان يمتلئوا حبورًا. و ان يـحـمدوالله علٰى بعثى وليهنّئ بـعـضهـم بـعـضاً سروراً. و لكنهم انكـروا وسبّـوا وسـعوا فـى سبل التـكفير و حبّوا حتى تبيّن انهم من الاعـداء لا مـن الطلباء. فاعرضتُ عنهـم كـاليـائسيـن. لما رئيتُ فى صيـاغتهـم دجـلَ الغشين. وسياتى زمـان يتعـلق عـالمُ بـاهدابى. و يتبرك الملوك بمساس اثوابى. ذالك قَـدَرُ الله ولا راد لـقدره وما قـلت هذا القول من الهوىٰ. ان هو الّا وحـى من رب السمٰوٰت العلٰى. و اوحٰـى الـيّ ربـيّ و وعـدنـى انـه سينصرنى حتى يبلغ امرى مشارق الارض ومـغـــاربهـــا. تتـموّج بـحـورالـحق حتـى يـعجب الناس حبابُ غواربها.

رکھتے۔ حالانکہ اس سے قبل وہ اس کی طلب میں تھے اور پیاسوں کی طرح اللہ سے مانگتے تھے۔ پھر جب اللہ نے مجھے مبعوث کیا تو ان کے چہرے اتر گئے۔ اس سے قبل کتنے ہی دعا کرنے والے دعا کے وقت اس طرح روتے تھے جس طرح کہ عورت دردِزہ کے وقت چلاتی ہے۔ ان کی یہ آواز آسمان تک پہنچی پس ان کی ان دعاؤں کی وجہ سے میں جلدی نکل پڑا۔ میں ان جذبات کی بدولت ظاہر ہوا ہوں۔ حالانکہ اس سے قبل تو میری ہستی ہی نہیں تھی اور میں لفظ (انا) کا مصداق نہ تھا۔ پس یہ ان کی دعائیں تھیں جنہوں نے مجھے باہر نکالا اور وہ مجھے مسلسل پکارتے رہے۔ اور جب میں ان کے پاس آ گیا تو ان کے مناسب یہ تھا کہ وہ خوشی سے بھر جاتے۔ اور میری بعثت پر اللہ کا شکر ادا کرتے اور خوشی سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے۔ لیکن انہوں نے انکار کیا اور گالیاں دیں اور تکفیر کے راستے میں کوشش اور اس پر اصرار کیا۔ یہاں تک کہ یہ واضح ہو گیا کہ وہ دشمنوں میں سے ہیں نہ کہ طالب حق۔ پس جب میں نے ان کی بناوٹ میں خیانت کا دھوکہ دیکھا تو مایوس ہو کر ان سے منہ پھیر لیا۔ عنقریب وہ زمانہ آئے گا جب

هـذا ما اردنا ان نكتب شيئاً من مـفـاسـد هـذا الزمان. و نزّهنا كتابنا هٰذا عن ازراء الاخيار الذين هم على دين مـن الاديـان. و نـعـوذبـالله من هتك الـعـلـمـاء الصالحين. و قدح الشـرفـاء الـمهذّبين. سواء كانوا من الـمسلمين او المسيحيين او الأرية. بل لانـذكـر مـن سفهاء هذه الاقوام الاالـذيـن اشتهـروا فى فضول الهذر والاعـلان بـالسئية. والذين كان هو نـقـى الـعـرض عفيف اللسـان. فلا نـذكـره الا بالخير و نُكرِمُه و نعزه و نـحبه كالاخوان. و نسوّى فيه حقوق هــذه الاقــوام الثـلـٰثة. و نبسـط لهـم

ایک جہاں میرے دامن سے وابستہ ہوگا۔ اور بادشاہ میرے کپڑوں کے مس سے برکت حاصل کریں گے۔ یہ اللہ کی تقدیر ہے اور اس کی تقدیر کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ یہ باتیں میں نے اپنی خواہش نفس سے نہیں کہیں۔ بلکہ یہ بلند آسمانوں کے رب کی طرف سے وحی ہے۔ مجھے میرے رب نے وحی کی اور مجھے وعدہ دیا کہ وہ ضرور میری مدد کرے گا یہاں تک کہ میری تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گی۔ سچائی کے سمندر کی موجیں ٹھاٹھیں ماریں گی یہاں تک کہ ان لہروں کی بلندی لوگوں کو تعجب میں ڈالے گی۔

یہ اس لئے کہ میرا ارادہ تھا کہ اس زمانے کے کچھ مفاسد لکھوں جو میں نے بیان کر دیئے ہیں اور ہم نے اپنی کتاب کو ان نیک لوگوں کی تحقیر سے پاک رکھا ہے جو کسی دین کے بھی پیرو ہوں۔ اور ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم نیک علماء کی ہتک کریں یا مہذب شرفاء پر کوئی عیب لگائیں۔ خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا عیسائیوں یا آریوں میں سے۔ بلکہ ہم ان اقوام کے عوام الناس کو بھی برا نہیں کہتے سوائے ان کے جو بے ہودگی اور بدی کے اعلان کرنے میں مشہور ہیں۔

جنـاح التـحـنن والرحمة. ولا نعيبُ هٰـؤلاء الـكـرام تـصريحا ولا تعريضاً رعـاية لـلادب. فـان فـي الـمعاريض لـمـنـدوحة عـن الـكـذب. ولا نغتاب الـمستورين قط ولا ناكل ابداً لحم الـعبيـط مـن غيـرالـعـارضة. الـذيـن عـرضـوا انفسهم لكل نوع السيئات واعـلـنـوهـا عـلـى رؤس الشـاهدين والشـاهـدات. ولا يزالون يقعون في اعـراض الـنـاس. ويـجـعلون دينهم ترسا عند اظهار هذه الادناس. وتجد فـي كـل قـوم كثيـراً من هذه الفرقة. فان كنت لاتعرف فاستعرض الاقوام كـلهـم وسـل مـن شـئـت عـن هـذه الـحـقيـقة. و انهـم مـن عُرُض الناس وعـامتهـم ليـس لهـم قدر فـي اعين شـرفـاء الاقـوام. يسبّـون الاكـابـر ويـكثـرون الـلغط بوهمٍ من الاوهام. تـراهـم باكين تحت ذلة و خصاصة. و يـكـون مـدار مـذهبهـم خـطـامهم

مگر وہ شخص جو اچھے کردار والا اور اچھی زبان کا مالک ہو اس کا ہم صرف ذکر خیر ہی نہیں کرتے بلکہ اس کی عزت اور تکریم بھی کرتے ہیں اور اسے بھائیوں جیسا چاہتے ہیں۔ ان حقوق میں یہ تینوں اقوام ہمارے لئے برابر ہیں۔ ہم ان کے لئے مہربانی اور رحمت کا بازو پھیلاتے ہیں۔ ہم ان بزرگوں کی طرف صریحاً یا اشارۃ بھی کوئی عیب منسوب نہیں کرتے ادب کی رعایت رکھتے ہوئے کیونکہ تعریض (اشارۃ) بھی ایک قسم کا جھوٹ ہی ہے۔ وہ لوگ جو ہمارے بارے میں خاموش ہیں ہم ان کی بھی غیبت ہرگز نہیں کرتے۔ ہم ان کا گوشت کیوں کھائیں۔ جبکہ وہ تندرست ہیں اور ان کے دلوں میں کوئی بیماری نہیں ہے۔ ہاں ہماری تحریر میں وہ لوگ شامل ہیں جو برائی کے ارتکاب کے لئے نفسوں کو پیش کرتے ہیں۔ اور علی اعلان ان بدیوں کو اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کو بے آبرو کرنے کے لئے تلے رہتے ہیں۔ اپنے دین کو ان برائیوں کے اظہار کے وقت ڈھال بناتے ہیں۔ اس طرح کے بے شمار لوگ ہر قوم میں پائے جاتے ہیں۔ اگر تو اس سے بے خبر ہے تو تمام اقوام سے پوچھ اور جس

فيبدلونه به ولو بقصاصة. فالحاصل
انا ما ذمّمنا في هذه الرسالة.
الاالذين يجاهرون بمعاصيهم و
يجترؤن كالبغايا على انواع الخباثة.
و يُظْهرون عيوبهم و عاداتهم
الشنيعة في وسط الاسواق. و
يكشفون ما ستر الله عليهم و يُبلّغون
خفايا عيوبهم الى الآفاق. فلا غيبة
لفاسقٍ مجاهرٍ عندالعاقلين. فانهم
خرّبوا بيوتهم بايديهم كالمجانين.
و كلما قصصنا على الخلق من قصص
اشرار هذه الزمان في الكتاب. فلا
نعني بها الانفوس هذه الاحزاب. و
انا براء من تهمة ذم المستورين
النبيلين. و نُفوّضهم الى عالم
العالمين. و انما نذم الذين يفعلون
السيئات معلنين. و ايّ رجل يشك
في هذا ان السيئات قد كثرت في
زمننا هذا مع فساد العقائد. وما فينا
الا من يُصدّق هذا فَسل من العامة

سے چاہے اس حقیقت کے بارے میں
سوال کر۔ یہ کمینے عام لوگ ہیں اور شرفاء کی
نظروں میں ان کی کوئی وقعت نہیں۔ وہ اکابر
کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور اوہام میں سے
ایک وہم کی بناء پر کثرت سے بے ہودہ گوئی
کرتے ہیں۔ تو انہیں ذلت اور درویشی کی
حالت میں روتا ہوا پائے گا۔ ان کے مذہب
کا دارومدار ان کے حقیر مال پر ہے۔ وہ
مذہب کو بدل دیتے ہیں خواہ تھوڑا مال ہی
کیوں نہ ہو۔ حاصل کلام یہ کہ ہم نے اس
رسالہ میں صرف ان کی مذمت کی ہے جو
علانیہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور
بازاری عورتوں کی طرح ہر نوع کی خباثت پر
جرأت کرتے ہیں۔ اپنے عیوب اور قبیح
عادتیں سرے بازار ظاہر کرتے ہیں۔ وہ اس
کا خود انکشاف کرتے ہیں جو اللہ نے پوشیدہ
رکھا۔ وہ اپنے عیوب کا اعلان دنیا میں کرتے
ہیں۔ پس ایک فاسق فاجر کے بارے میں
بات کرنا اہل عقل کے نزدیک کوئی غیبت
نہیں۔ اُنہوں نے مجنونوں کی طرح اپنے
گھر کو خود برباد کیا۔ پس جب اور جہاں کہیں
ہم نے اس زمانے کے شریروں کے قصے
اس کتاب میں بیان کئے ہیں اس سے ہمارا
مقصد صرف اس گروہ کے افراد ہیں۔ اور

والعمائد. و كثرت الفِرَق الضالة. و تراء ت فی کل طرفِ الضلالة. و اکل المتعصبون القذر کما تاکل الجلّالة. والاصل فی ذالک مارُوی عن سیدنا خیرالانام. وافضل الانبیاء الکرام. وھو انه قال صلی اللّٰه علیه وسلم حین اخبر عن واخر الایام. لتسلکن سنن مَنْ قبلکم خذو النعل بالنعل. واراد علیه السلام من ھذا ان المسلمین یشابھونھم فی جمیع انواع الدجل والجعل. وقال لتاخذن مثل اخذھم ان شبراً فشبراً وان ذراعاً فذراعاً. وان باعاً فباعاً. حتّی لو دخلوا جُحُرَ ضب لدخلتموه معھم ولا یخفی علی العالمین ان بنی اسرائیل قد افترقوا علی احدی و سبعین فرقة فاوجب منطوق ھذا الحدیث ان تکون کمثلھا فرق امة سیدنا خاتم النبیین عدة. وھذاالافتراق لم یکن فی القرون

میں ان قلیل پوشیدہ لوگوں کی تہمت سے بری ہوں۔ ان کا معاملہ جہانوں کے رب کو تفویض کرتا ہوں۔ ہم نے صرف ان کی مذمت کی ہے جو اعلانیہ بدی کرتے ہیں۔ کس کو اس میں شک ہے کہ ہمارے زمانے میں برائیوں کی کثرت اور فاسد عقائد کی بھرمار نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی نہیں جو اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ بے شک عام وخاص سے اس کے بارے میں استفسار کر۔ اور گمراہی میں پڑے ہوئے فرقے کی کثرت ہو گئی ہے۔ اور یہ گمراہی ہر طرف سے نظر آ رہی ہے۔ اور تو دیکھے گا کہ متعصب اس طرح نجاست کو کھاتے ہیں جیسے کہ گائے گندگی کو کھاتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ وہ کچھ ہے جو ہمارے سیدالمرسلین اور افضل الانبیاء سے بیان کیا گیا۔ یہ وہ خبریں ہیں جو نبی کریمؐ نے آخری ایام کے بارے میں دی تھیں کہ تم بھی پہلوں کی سنت کے قدم بہ قدم چلو گے۔ اس سے نبی کریمؐ کی مراد یہ تھی کہ مسلمان ہر قسم کی فریب کاری اور جعل سازی میں ان سے مشابہت اختیار کریں گے۔ پھر فرمایا کہ تم ان کے نقش قدم پر ہو بہو چلو گے یہاں تک کہ اگر وہ گھر کے سوراخ میں داخل ہوئے تھے تو تم ضرور ان

الثلثة من قرن النبوة الى قرن تبع التابعين. بل ظهر بعد نفاد الاعوام والسنين. ثم ازدادو يوما فيوما حتى كمل فى هذا الزمان.بما زاد الغِلُّ و نزع العلم من صدورالرجال والنسوان. و اتخذ الناس ائمتهم جهالا الذين ما أُعطوا علما ولا كاهل القلوب حالا. فضلّوا واشاعوا ضلالا. و نرىٰ اَنَّ شوكة الدين وصِيت جَدِّ ربنا قد ارزت الى الحجاز. كما تارزالحية الى جُحرها عند الاوشاز. ما بقى عظمة الدين وعزة حدوده الافى مكة و المدينة و ترى فيهما اطلال هذه العمارة كعقيانِ قليل من الخزينة. وان كنا نرىٰ بعض بدعاتِ ايضا فى هذه الديار فى قليل من العباد ولكن قد طرء اضعافُ ذالک على غيرها من البلاد. ثم معذالک لا نجد ريح قوّة الاسلام و عِرضه الا فى تلک

کی طرح داخل ہو گئے۔ اور یہ بات عالموں پر پوشیدہ نہیں کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹے تھے۔ پس یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہمارے نبی کریم خاتم النبیینؐ کی امت بھی اتنے ہی فرقوں میں بٹے گی۔ یہ اختلاف زمانہ نبوت سے تیسری صدی تک اور تبع تابعین تک نہیں تھا۔ بلکہ سال ہا سال گذرنے کے بعد ظاہر ہوا۔ پھر یہ بڑھتا گیا یہاں تک کہ اس زمانے میں آ کر کمال کو پہنچ گیا کیونکہ کینہ زیادہ ہو گیا اور علم مردوں اور عورتوں کے سینوں سے نکل گیا۔ لوگوں نے ان جاہلوں کو اپنا امام بنا لیا جو علم نہیں دیئے گئے نہ وہ اہل اللہ کی طرح صاحب حال ہیں۔ پس وہ گمراہ ہو گئے اور گمراہی کی اشاعت کی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دین کی شوکت اور خدا کی برگزیدہ آوازہ صرف سرزمین حجاز کی طرف سمٹ رہی ہے جیسے کہ سانپ سختی کے وقت اپنے سوراخ کی طرف سمٹتا ہے۔ دین کی عظمت باقی نہیں رہی اور نہ ہی اس کی حدود کی عزت باقی رہی سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ اور تو ان دونوں شہروں میں اس عمارت دین کے کھنڈرات دیکھتا ہے جیسے کہ خزانے میں سے تھوڑا سا خالص سونا۔ بلکہ ہم تو اس ملک کے بھی بعض قلیل

الارض المقدسة. واما الارضون الاخرى فلا نراها الا كالاماكن المنجّسة. فالحاصل ان الذنوب كثرت فى هذاالزمان مع ترك الحياء. بل هى اُدْخلت فى العقائد والأراء. وجاهر الناس بها و صار الزمن كالليلة الليلاء. وعلٰى ذالك ترى القسوس يضلّون الناس باغلوطات فى تحرير و بيان. و يعرضون على الناس اموالهم وبناتا من اهل صلبان. و يرغّبونهم فى ملتهم بعقار و عقيان. يزينون حُرّيتهم فى اعينهم و يسقونهم من اَلْطف مدامة. فيرى المرتدون ان الصوم والصلوة والعفة كانت عليهم كغرامة. فالمُلخّص ان الكفر يحارب كمثل هذا والحرب سجال. و الله غيور لدينه فكيف يصدر منه اعتزال. وما ينقضى يوم الا والبدعات تتجدّد. والعدوّ يُحرّف

بندوں میں کچھ بدعات دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں تو یہ بدعات کئی گنا زیادہ ہیں۔ باوجود اس کے کہ ہم قوت اسلام اور اس کی عزت سوائے اس مقدس سرزمین کے اور کہیں نہیں پاتے۔ اس کے علاوہ باقی جگہیں تو نجس کے مکانات دیکھائی دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اس زمانے میں گناہوں کی کثرت ہوگئی ہے اور حیاء ترک کر دیا گیا ہے۔ بلکہ یہ تو عقائد اور آراء میں داخل ہو گئے ہیں اور عوام الناس اس کا اعلانیہ ارتکاب کرتے ہیں۔ زمانہ تاریک رات کی طرح ہو گیا ہے۔ اس پر طرفہ یہ کہ پادری اپنی تحریر اور بیان سے مغالطہ ڈال کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ وہ لوگوں کو مال اور لڑکیاں پیش کرتے ہیں۔ ان کو اپنے مذہب کی طرف زر اور زمین کی ترغیب دیتے ہوئے بلاتے ہیں۔ اپنی آزادی کو ان کی آنکھوں میں مزین کرتے ہیں اور انہیں لطیف شراب پلاتے ہیں۔ پس مرتدوں کی نظر میں صوم وصلوٰۃ پرہیزگاری محض بوجھ ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ کفر اس طرح جنگ لڑتا ہے اور یہ اصول جنگ ہے (کہ کبھی ایک گروہ کی فتح ہوتی ہے کبھی دوسرے کی)۔ اور اللہ بھی اپنے دین کے لئے غیور ہے تو پھر وہ

الـكـلـم وتيـزيّـد. وافتـرقـت الامة الاسلامية. و ركب كل احد جُدّةً من الامـر. فـذهـب رجـال الـى قوانين القدرة والـفـطرة من الزمر. وقالوا لن نـقبـل معجزات الانبياء والكرامات. فـانها قصص لايصدقها قانون الفطرة ولا نـجـد نـموذ جأمنها فی سلسلة الـمشـاهـدات. واختـار قوم سواداً اعـظـم ولو جمع الاشرار. وقالوا من سـلـک الـجَـدَدَ اَمِـنَ العِـثـار. ولا يعلمون انّ الاجماع قد كان الى زمن الـصحابة. ثم حدث الفيج الاعوج و انـحـرف كثيـر مـنهـم من الجـادة. ولـذالک اشتـدت الـضـرورة الـى بـعـث الـحَـكَـم من الرحمان. وكان ذالک وعد من الله المنّان. فان القوم جعلوا القراٰن عضين. وادّعٰی بعضهم انهـم مـن الـمـحـدثين. وشمّروا عن ذراعيهـم لتـخـطية الـمقلدين. وقوم اٰخـرون يـقـولـون ان الاسلام قد بطل

ان حالات میں کس طرح کنارہ کشی اختیار کر سکتا ہے۔ کوئی دن نہیں گزرتا مگر بدعات بڑھتی جاتی ہیں۔ دشمن کبھی تحریف کرتا ہے کبھی زیادتی میں بڑھتا ہے۔ ملت اسلامیہ فرقوں میں بٹ گئی ہے۔ اور ہر فرقے نے اپنا اپنا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ اس گروہ میں کچھ افراد محض قوانین قدرت اور فطرت کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں (اس سے مراد نیچری فرقہ ہے)۔ اور کہتے ہیں کہ ہم انبیاء کے معجزات وکرامات کو ہرگز قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ وہ قصے ہیں جن کی قانون فطرت تصدیق نہیں کرتا۔ اور نہ ہی مشاہدات کے سلسلہ میں ہمیں ان کا کوئی نمونہ ملتا ہے۔ قوم نے سواداعظم کو اختیار کر لیا خواہ وہ شریروں کا ہی گروہ کیوں نہ ہو۔ اور کہتے ہیں کہ جس نے اجماع کی راہ اختیار کر لی وہ لغزش سے بچ گیا۔ حاشیہ (5) اور ان کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ اجماع صحابہؓ کے زمانہ تک تھا۔ پھر فیج اعوج کا زمانہ آ گیا۔ اور وہ گروہ کثیر صراطِ مستقیم سے منحرف ہو گیا۔ اس لئے رحمان کی طرف سے ایک حکم کے نزول کی اشد ضرورت پڑ گئی۔ یہ رحمان خدا کا وعدہ تھا۔ اس قوم نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور بعض نے یہ دعویٰ کر دیا کہ وہ محدث

فـي هـذا الـزمـان شَرُعـه. وتجدّد ضـرعـه. وقـالـوا مـا هـو الّا كسـمـرالبـارحة. وليـس كمـرهـم الـقـروح بـل كالاشياء القارحة. وقد بَثّوا تلک الأراء. ونثّوا هذه الهواء. فانظر كيف تمادٰى اعتياص المسير. وسـرت هـذه العقيدة في اكثرالناس من الفقير والامير. وصارت الشريعة كبئـر معطلة و مصر حصيد في اعين الـحـكام. فلا يُحرز جنى عودها كما حقهـا مـن دُوَل الاسلام. ومـا نـرىٰ ملـكـا من ملوک ملتا عندالاثام. ان يـراعـي حـدودالشـريعة عـنـد تنفيذالاحكام. بل يتوغّرون غضبا اذا وعـظـوا لهـذه السبيـل. ولايخـافون قهـرالـرب الـجليل. يقطعون الانوف ويـفـقـئـون العيون. ويحرقون بادنى جـرم ويـغـرقـون. مع ذالک لا يستـقـرون اليـقين و يتبعون الظنون. يُـذبح كثير من الناس عند اشتعالهم.

ہیں۔ انہوں نے اپنی آستینیں چڑھا لیں تاکہ مقلدین کو غلط قرار دیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ شریعت اسلامی اس دور میں باطل ہوگئی ہے۔ اس کی چھاتیاں خشک ہوگئی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ صرف گذشتہ رات کے قصے ہیں۔ اور یہ کہ اسلام زخموں کی مرہم نہیں بلکہ وہ خود زخم پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے اس رائے کو کثرت سے پھیلا دیا۔ اور یہ ہوائے نفس ہر طرف چل پڑی ہے۔ پس دیکھ کہ کس طرح رات کی پیچیدگی اور بڑھ گئی ہے۔ اور فقیر سے لے کر امیر تک اکثر لوگوں میں یہ عقیدہ سرایت کر چکا ہے۔ حکام کی نظر میں شریعت ایک خشک کنوئیں اور ویران شہر کی طرح ہوگئی ہے۔ اس کی شاخوں نے اسلامی ممالک کو وہ پھل نہیں دیا جو اس کا حق تھا۔ ہمیں ہماری ملت کے بادشاہوں میں سے کوئی بادشاہ بھی ایسا نہیں دکھائی دیتا کہ وہ گناہ کے وقت یا احکام نافذ کرتے وقت شریعت کا خیال رکھتا ہے۔ بلکہ جب انہیں اس راستے کی طرف واعظ کیا جاتا ہے تو وہ غضب میں غصے سے بھر جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے قہر سے نہیں ڈرتے۔ وہ مجرموں کی ناکیں کاٹتے ہیں اور ان کی آنکھیں پھوڑتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے

وقلّ من غُمر بنوالهم يقتلون الناس بقصاصةٍ. ولو كانوا من ذوى خصاصة. واذا اعترتهم شبهة فى خيانة رجل من الرجال. فليس عندهم جزاءً. من غير سفك الدم والاغتيال. يُسْلِمُونَ البراء للكُرَب. ولا يخافون الله و يوم نزول النُوَب. لايراعون العدل عند المكافات. ولا يميلون من المصافّ الى المُصافات. لايعلمون شرائط ارباب الامر والسياسة. وما أُعطوا حظا من الفراسة يقولون انا نحن المسلمون. و يعملون على رغم وصايا الاسلام ولا يخافون. يداومون على السِيَر التى تبائن الورع والتقادة. ولا يبالون الصوم ولا يقربون الصلٰوة. لاياخذون سبل العدل عند رؤية عثرات النُاس. ولا يحزمون عند تطلّب المثالب و يتكئون على السعادة الذين هم كالخناس. و كثير

جرائم پر جلا دیتے اور غرق کر دیتے ہیں۔ باوجود اس کے وہ یقین کو تلاش نہیں کرتے اور ظنوں کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کے اشتعال کے وقت کثیر لوگ ذبح کئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو ان کے عطیات سے نوازے گے ہوں۔ معمولی باتوں پر لوگوں کو قتل کرتے ہیں خواہ وہ غریب لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر کسی شخص پر خیانت کا شبہ بھی ہو جائے تو ان کے نزدیک اس کی سزا کشت وخون کے علاوہ کچھ نہیں۔ وہ بے گناہوں کو دکھ کے سپرد کرتے ہیں۔ نہ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور نہ ہی مصیبت کے نزول کے دن سے۔ انتقام کے وقت عدل کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے۔ وہ جنگ کے بدلے محبت کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ وہ ارباب حکومت و سیاست کی شرائط سے واقف نہیں۔ اور نہ ہی انہیں فہم وفراست میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر عمل اس کے خلاف ہے۔ اور ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ وہ تقویٰ، پرہیزگاری کی سیرت کے خلاف مداومت اختیار کرتے ہیں۔ نہ روزوں کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ہی نماز کے قریب جاتے ہیں۔ لوگوں کی

منهم ينفذون اموال الرعايا في
الشهوات. وياخذون بالظلم ثم
ينفقونها في مواضع الهنات. ولا
يراعون مواقع البر ويتمايلون على
الاسراف. وما تراهم الا في مواضع
اللعب واللهو لا على سرر الانصاف.
ولا شك ان سيئات الملوك
ملوك السيئات لما يبلغ اثرها الى
العجائز والأيتام والصالحين
والصالحات. وكم من رجال
يخملون بظلمهم بعد النباهة. و
يُزْدرون لردهم بعدالوجاهة. وترىٰ
هم يُضيّقون على الناس سبيل لقاء
هم بالبوابين. فيجد الى السعاية
طريقا كثيرُ من الساعين. وياتون
ابوابهم و يَدّعون ثبوتا و تحقيقا.
ليطلبوا لِشَمْل غريب تفريقا. و
يختلقون اضاليل و يُلفقّون اباطيل
فيُجهزون بها الضعفاء المجروحين.
ويولمون المتالّمين. و يُعقّبون

لغزشوں کے وقت وہ عدل کا راستہ اختیار نہیں کرتے۔ وہ عیب جوئی کرتے وقت احتیاط نہیں کرتے اور چغل خور پر بھروسہ کرتے ہیں جو کہ شیطان کی مانند ہیں۔ ان میں سے اکثر رعایا کا مال اپنی شہوات پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ یہ اموال ظلم سے حاصل کرتے ہیں پھر اسے بدی کی جگہوں پر استعمال کرتے ہیں۔ وہ نیکی کے موقعوں کی رعایت نہیں کرتے اور اسراف کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ وہ تجھے صرف لہو ولعب کی جگہوں پر نظر آئیں گے انصاف کے مقام پر نہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں بادشاہوں کی بدیاں بھی بدیوں کی سردار ہیں۔ کیونکہ ان کا اثر بیواؤں، یتیموں، نیک مردوں اور نیک عورتوں تک پہنچتا ہے۔ کتنے ہی بزرگ لوگ ان کے ظلموں کی وجہ سے گمنامی میں چلے گئے۔ ان کے رد کرنے کی وجہ سے باوجود وجاہت کے وہ ذلیل ہو گے۔ وہ اپنے دربانوں کی وجہ سے لوگوں کو اپنی ملاقات سے محروم رکھتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے چغل خوروں کے لئے ایک نیا راستہ کھو دیا۔ وہ ان کے دروازوں پر آتے ہیں اور پورے ثبوت اور تحقیق کے ساتھ چغلی کھاتے ہیں تا کہ غریبوں کا استحصال

الازواج علٰی ازواج. ولا یراعون حقوقھن و یذبحونھن کنعاج. لاینظرون الی البلاد کیف خربت و تشعّثت. والی الرعایا کیف تعکّست. وتعلّثت. والی الاجناد کیف نصبت و وصبت والی الجیاد کیف عطلت و عطبت. ولا یترکون درھما ممّا وطفوا علی ضیاع الرعیَّةِ ولو ھلکت دوابھم و ضاعت زروعھم من الأفات السماویة او الارضیة. ویعاقبون للخراج ولو لم یتعھّد الارضَ العھاد. و امحل الملک و ذابت من الجوع الاکباد. ولو اَعْوزت العلوفات. و عَزّت الاقوات. ولا یبالون حتی تھلک الرعایا او تلفظھم ارض الی ارض لشدائد امتراء المیرة. ویتیھون مع صبیانھم سائلین علی ضعف من المریرہ. ولا یملکون فتیلا. ولا یجدون الیه سبیلا. لا یبقٰی لھم متاع

کریں۔ وہ گمراہی کی باتیں گھڑتے ہیں اور جھوٹ کے ساتھ پیوندکاری کرتے ہیں۔ اور وہ زخمی کمزوروں کو خستہ حال کر دیتے ہیں۔ وہ دکھیا لوگوں کو اور دکھ دیتے ہیں۔ وہ شادیوں پر شادیاں کرتے ہیں لیکن ان بیویوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے اور انہیں دنبے کی طرح ذبح کرتے ہیں۔ وہ اپنے ملکوں کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے کہ کس طرح وہ تباہ اور پراگندہ ہو گئے اور رعایا کس طرح بدحال اور الٹ پلٹ ہو کر رہ گئی ہے۔ اور کس طرح لشکر رنج و تکلیف میں ہیں اور گھوڑے کس طرح معطل کیے گئے اور تھک گئے؟ رعایا کے ٹیکس میں سے ایک درہم بھی کم نہیں کرتے خواہ آسمانی یا زمینی آفات کی وجہ سے اس کے جانور ہلاک ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ اور ان کی زراعت ضائع ہو جائے۔ وہ خراج وصول کرنے کے لئے لوگوں کو شکنجے میں جکڑتے ہیں اگرچہ معمول کے مطابق بارش نہ ہوئی اور ملک میں قحط پڑ گیا ہو اور بھوک سے جگر پگھل گئے ہوں اور چارہ ناپید ہو گیا ہو۔ اور غلہ ختم ہو گیا ہو۔ پھر بھی وہ کوئی پرواہ نہیں کرتے یہاں تک کہ رعایا ہلاک ہو جائے یا ان کے رزق کی تنگی ان کو تلاش معاش کے لئے سفر پر

ليستظهروا به على الايام ولا ضياع
لما ينهبه سنة جماد وجوع صائل
كالضرغام. وعدم الريف ومنع بيع
الارض من الحكام. تشتدّالبلية.
حتى تسقط النساء الاجنّة. و يُعْوِلُ
الابناء ولا يجدون الميرة. و مع
ذالک يستقريهم الشرطون لخراج
الملک و ياخذونهم اخذة رابية. و
يعاقبون و يقولون اين تفرّون و
عليكم هذه باقية. فيكبون و يقولون
ياليت المَنِيَّةُ كانت القاضية. ولا
يسمعون زفيرهم ولو القوا
معاذيرهم. هذه عيشة رعايا هم وهم
على الارائک يضحکون. و
يشربون الخمر ويتمرمرون.
وبالجوارى يلعبون. و فى الليالى
يزنون. و فى النُهُر يظلمون واذا جاء
هم احد من الذين اصابتهم مصيبة
واخذتهم داهية فيشتمون و يَدَعّون.
واذا عرض عليهم قصة مصيبتهم

مجبور کر دے۔ اور وہ اپنے بچوں کے ساتھ سوال کرتے ہوئے پریشان حال پھرتے ہیں اس لئے کہ ان کی قوت نفس کمزور ہو گئی ہے۔ وہ ایک تنکہ کے بھی مالک نہیں ہیں۔ اور نہ ہی اس تک پہنچنے کی کوئی سبیل ہے۔ ان کے پاس اتنا بھی مال نہیں کہ ان مشکل ایام میں کام آ سکے۔ نہ اُن کے پاس زمین ہے کیونکہ خشک سالی نے اسے تباہ کر دیا۔ اور بھوک ان پر شیر کی طرح حملہ آور ہو رہی ہے۔ ان کے پاس قابل کاشت زمین نہیں ہے اور حکام نے اس کے بیچنے پر پابندی عائد کر دی ہوئی ہے۔ ان پر اتنی سخت مصیبت آئی کہ عورتوں کے حمل ضائع ہو گئے۔ اور بچے شور مچا رہے ہیں مگر روٹی نہیں ملتی۔ باوجود اس کے شاہی خراج وصول کرنے کے لئے سپاہی ان کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ان کی گرفت ان پر بہت سخت ہے اور انہیں سزا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں تم کہاں بھاگتے ہو تم نے ابھی یہ بقایا ادا کرنا ہے۔ یہ بیچارے عوام روتے ہیں کاش موت ہی ہماری زندگی کا فیصلہ کر دے۔ وہ ان کی فریاد نہیں سنتے خواہ وہ عذر ہی کیوں نہ پیش کریں۔ ان کی رعایا کی تو یہ زندگی ہے اور وہ بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہنستے رہتے

نضرعًا و اداباً. فيُعْرضون ساكتين ولايردّون عليهم جواباً. ولا يعبئون بمقالهم ولايبالون تضرعهم وما نزل لهم من اهوالهم. ولم يزل امرالظلم يزداد. والنفوس تصاد. حتي يبور الرعايا وتخرب البلاد. وانهم من ملوك المسلمين. ولا نقصّ عليكم قصّة الأخرين. فندعوك يا قدرالسماء. اين انت من هذه الامراء الرعايا يصلحون الارض بشق الانفس للزراعة والغراسة. واذا استخرِجت فيكتبون الخراج عليهم ولا يُؤدّون شرائط السياسة. ومن المعلوم ان الرعية تؤدّى الخراج الى الولاة . لكونهم من الحماة. واذا فاتت شرائط التعهّد والتكفل والحماية. فزال الحق كأنّ الرعايا خرجت من تلك الولاية. بل الخراج ما بقى خراجا الذى يوظف على الفلاحين. وصار كالجزية التى

ہیں۔ شراب پیتے ہیں اور جھومتے ہیں۔ لڑکیوں کے ساتھ کھیلتے اور راتوں کو زنا کرتے ہیں۔ اور دن میں ظلم کرتے ہیں۔ اگر کوئی مصیبت کا مارا ان کے پاس آ جائے اور اسے تکلیف پہنچی ہو تو اسے دھکے اور گالیاں دیتے ہیں۔ جب ان مفلوک الحال لوگوں کی مصیبت کا قصہ ان کو تضرع و ادب سے بیان کیا جاتا ہے تو خاموش رہتے ہوئے اس سے اعراض کرتے ہیں اور جواب تک نہیں دیتے۔ ان کی بات پر توجہ نہیں دیتے نہ ان کے رونے اور مصیبت کی پرواہ کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا ظلم بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اور جانیں ان کا شکار ہو رہی ہیں۔ یہاں تک کہ رعایا ہلاک ہو رہی ہے اور ممالک ویران ہو رہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کے بادشاہ بنے ہوئے ہیں۔ دوسری قوموں کے قصہ ہم بیان نہیں کرتے۔ اے آسمان کے بادشاہ! ہم تجھ سے فریاد کرتے ہیں کہ تو کہاں ہے؟ ان امراء کا خیال کیوں نہیں کرتا۔ رعایا زمین کو زراعت اور کاشت کے لئے جانفشانی سے تیار کرتی ہے۔ جب اس سے فصل نکلتی ہے تو وہ ان پر لگان لگا دیتے ہیں۔ اور سیاست کی شرائط کو ادا نہیں کرتے۔ یہ معلوم بات ہے کہ رعایا حاکموں کو خراج اس لئے

تُـضـرب علـى رقـاب اهـل الـذمة الـمغلوبين. فالحاصل انهم ياخذون خـراجهـم ان اصـاب المطـر ارض الـفلّاحيـن اولم يصب. وهذا عدلهم فـانـظـروا عـجـب. وكذالک لهم عـادات اخـرىٰ لايـمكن شرحها. ولا يُوسٰى جُرحها. تمر لياليهم بالخمر والـزمـر. ونُهـرهـم فى النرد والقمر. ومعذالک يتمنّى كل منهم ان يكون مهيبـا فـى اعيـن الـنـاس. و مظفـرا عـندالباس. و تجدهم عظيمة النهمة فـى شهـوات الـدنيا و لـذاتهـا. و مستغرقين فى ملاهيها و جَهَلاتِها. لا يـفـارقـون كأس الصهباء. ولا ادناس الـنُـدَ مـاء. لا يُـطيـقـون ان يسـمعوا نـصيـحة. او يـحتـمـلـوا مـن الوعظ كـلـمة. فيـاخـذهم عزة. و يتوغرون غـضبـا و غيـرة. و يكون اكرم الناس عـليهـم من زيّن لهم حالهم وحمدهم واعـمـالهم. يجدون الامارة والدولة

ادا کرتی ہے کہ ان کی حمایت حاصل ہو۔ مگر جب اس عہد کفالت اور حمایت کی شرائط باقی نہ رہیں تو اس ولایت کا رعایا کے خراج سے حق زائل ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ خراج جو کسانوں پر ہے وہ خراج نہیں رہا بلکہ وہ جزیہ بن گیا جو کہ مغلوب ذمیوں سے لیا جاتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ وہ کسانوں سے خراج وصول کرتے ہیں خواہ بارش ہو یا نہ ہو۔ یہ ان کا عدل ہے دیکھو کس قدر عجیب بات ہے! اس طرح ان کی اور دوسری عادات بھی ہیں جن کا بیان ممکن نہیں۔ وہ زخم جو وہ لوگوں کو دیتے ہیں وہ قابل علاج نہیں ہیں۔ ان کی راتیں شراب اور موسیقی میں گذرتی ہیں۔ ان کے دن شطرنج اور قمار بازی میں صرف ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہے کہ وہ لوگوں کی آنکھوں میں با رعب رہے اور جنگ کے وقت کامیاب رہے۔ تُو ان کو دنیا کی شہوات اور لذات پر بہت حریص پائے گا۔ وہ اس دنیا کی جہالتوں اور لہو ولہب میں غرق ہیں۔ وہ شراب کے جام سے اور ناپاک دوستوں کی صحبت سے الگ نہیں ہوتے۔ نصیحت سننے کی ان میں برداشت ہی نہیں ہے۔ اگر وعظ کا ایک کلمہ سنیں تو ان کو اپنی عزت کا

فی حداثة السن وعنفوان الشباب. فيجرّهم اهواء هم و ندماء هم الى طرق التباب. لا يكون لهم معرفة بتدبيرالناس و ضبط امورهم. ولا يطلعون علٰى ضمائرهم و مستورهم ولا يعطٰى لهم دهاء يحفظ به اقتصادُ و توسط واعتدال. فيسرفون و تكون ذخائرالدنيا و خزائنها عليهم وبال. وان اصابهم غم فلا يكون لهم صبر و استقلال. وربما يذهبون الى نهارير باقدامهم فيحِلُ عليهم غضب الله ويأتى زوال. لايرضون عن نحرير اتقن امورالسلطنة. ويتخذون الرعاع اَخْذانًا كالنِسوةِ. فيكون اٰخر امرهم الانتحار. او الجنون اوالفضيحة والتبار. لا يُعطون فراسة صحيحة. ولا كالعقلاء قريحة. و تعلم ان من شرائط الوالى ذى المعالى. ان يُعطى له من دماغ عالى. و عقل يبلغ الى الاعماق والحوالى.

خیال آ جاتا ہے اور وہ غضب و غیرت سے بھر جاتے ہیں۔ ان کی نظر میں وہ شخص معزز ہے جو ان کی اور ان کے اقوال و اعمال کی تعریف کرے۔ انہیں دولت اور امارت اوائل جوانی میں مل جاتی ہے تو ان کی خواہشات اور ان کے ہمنشین ان کو تباہی کے راستوں کی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ وہ لوگوں کے کام کرنے کی معرفت نہیں رکھتے اور نہ ان کے امور کے نظم و ضبط کو سنبھال سکتے ہیں۔ وہ ان کے ضمیروں اور پوشیدہ حالات کی اطلاع نہیں رکھتے اور نہ انہیں وہ عقل دی جاتی ہے جس سے اقتصاد کو اعتدال کے راستے پر رکھ سکیں۔ پس وہ اسراف کرتے ہیں اور دنیا کے خزانے اور ذخیرے ان کے لئے وبال جان بن جاتے ہیں۔ اگر کوئی غم ملے تو انہیں صبر اور استقلال میسر نہیں ہوتا۔ اور ممکن ہے کہ بسا اوقات وہ اپنے اعمال کی بدولت ہلاکت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ ان پر اللہ کا غضب نازل ہو جاتا ہے اور وہ زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔ وہ عقل مند سے راضی نہیں ہوتے جو کہ امور سلطنت کو مضبوط کرے۔ وہ گندی عورتوں کی طرح کمینے دوست بناتے ہیں۔ ان کا انجام خودکشی ہوتا ہے یا پھر پاگل پن یا رسوائی اور

ونور يحيط الاسافل والاعالى. وان يعرف ضمير المتكلم. و يفرّق بين المتكلف والمتالّم. ويكون علىٰ بصيرة كانّه نُوجي بذات الصدور. او تكهّن بما كان من السر المستور. ومن شرائط)الامارةِ ان يُفرِّق الامير بين الورم والوثارةِ. وان يفهم دقائق الامور السياسية. ويفوق رايه آراء جميع اركان الوزارة. وان يعظم رعبه و تنفذ احكامه بالاشارة. وان يقدر علي ضبط الامور والاخذ فيها بالثقة. وان يوديها بالتروّى والمضاء فيها علىٰ وجه البصيرة الصادقة. وان تكون له انوار دراية القلب كالخضر عند اعتياص المسير. وعند القحم في السبل الخوفة من دقائق التدابير. ولكن كيف يدركون هذا المقام. ولا يخافون ربهم العلام. ولا يتكلمون بوجه طليق ولا ينطقون الّا بعبس ولسان ذليق. فلذالك يلتبس عليهم

تباہی۔ ان کو صحیح فراست عطا ہی نہیں کی جاتی اور نہ ہی عقل مندوں جیسی طبیعت۔ اور تو جان لے کہ ریاست کا والی بننے کے لئے اعلیٰ درجے کی فراست شرط ہے۔ اور کہ والی ریاست کو عالی دماغ عطا کیا جائے۔ اور اسے ایسی دانش مندی دی جاتی ہے جو گردونواح کے احوال کی تہہ تک پہنچے۔ اور اسے ایسا نور دیا جاتا ہے جو اعلیٰ وادنیٰ دونوں کا احاطہ کر لیتا ہے اور یہ کہ وہ متکلم کی بات کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ دردمندوں اور جان بوجھ کر دردمند بننے والوں میں فرق کر سکتا ہے۔ اسے ایسی بصیرت حاصل ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کے رازوں سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ یا وہ اس کاہن کی طرح ہوتا ہے جو چھپے راز جانتا ہے۔ امارت کی شرائط میں سے ہے کہ امیر سوجن اور چربی کے موٹاپے میں فرق کر سکے۔ اور یہ کہ وہ سیاسی امور کی باریکیوں کو سمجھ سکے۔ اس کی رائے وزارت کے تمام اراکین کی آراء پر فوقیت رکھتی ہے۔ اور کہ وہ بارعب ہو اور اپنے احکام کو ایک اشارے سے نافذ کرے۔ اور یہ کہ تمام امور نظم ضبط پر قدر رکھتا ہو اور ان کو پُر اعتمادی سے انجام دے سکے ان کو غور وفکر سے اور بصیرت سے ادا کرے۔ اس کے پاس

سـرّ الـنــاس. ولا يـطيقون ان يـزنوا
الـنـاس وزن الـقـسـطاس. فيتوغرون
غـضبـا عـلـى مـن يستـحق الـرحم
ويـرحـمـون مـن هـو كـالـخنـاس.
يُـودِعُـون المستحقين لهبا. و يُعْطون
البـطّـالين ذهباً. يحارب الله قلوبهم و
يســرّ الشيـاطيـن ذنـوبهـم. والـذيـن
يُـتـخيّـرون لتـاديبهـم و تهـذيبهم في
عهـدالصبا. فهم يُرغّبونهم في الخمر
والـزمـر و عـلـى مُـنَادمة على الرُّبىٰ.
ويستـقرون حِيَلاً لذالك في اوقات
المـطـر و عـنـد هزيز نسيم الصباء.
فيتـوتـحـون مـن الشـراب فـي بعض
الاوقـات. ثـم يـزيدون و يداومون و
يتنـاءون فـي مِثـل هذه العـادات. و
يقولون هل من مزيد عندالمنادمات.
و يـحـفـدون الـى استيفاء اللذات. و
كـذالك يسوّدون كتـاب اعمالهم
قبـل ان يـخـضّـر ازارهـم. و يبـقـل
عـذارهم. و يتعوّدونه يوماً فيوماً. ولا

پیچیدہ راہوں پر چلنے کے لئے خضرؑ کی طرح
دل کی دانائی ہونی چاہئے ۔ خوفناک
راستوں میں داخل ہونے کے لئے باریک
تدبیر کرنی آنی چاہئے۔ لیکن وہ کیسے اس
مقام کو حاصل کر سکتے ہیں جب کہ وہ اپنے
غیب جاننے والے خدا سے نہیں ڈرتے نہ
ہی خندہ پیشانی سے کلام کرتے ہیں۔ اور
نہیں بولتے مگر تیوری چڑھاتے ہوئے اور
تیز زبان سے۔ اس لئے ان پر عوام الناس
کے پوشیدہ حالات مشتبہ رہتے ہیں۔ اس
لئے وہ یہ طاقت نہیں رکھتے کہ لوگوں میں
انصاف کر سکیں۔ اس لئے جو رحم کا مستحق ہے
اس پر غضب کرتے ہوئے چلاتے ہیں اور
جو شیطان کی طرح ہیں ان پر رحم کرتے
ہیں۔ مستحقوں کو شعلے اور بے کار بدسرشت
لوگوں کو سونا دیتے ہیں۔ ان کے دل اللہ
سے لڑائی کرتے اور ان کے گناہ شیطانوں کو
خوش کرتے ہیں۔ بچپن میں جن لوگوں کو ان
کی تادیب وتہذیب کے لئے چنا جاتا ہے وہ
انہیں شراب اور شطرنج کی ترغیب دیتے ہیں
اور انہیں پہاڑ پر جا کر شراب پینے کا درس
دیتے ہیں۔ اس کام کے لئے بارش کے دن
اور نسیم صبا کے چلنے کے دن کا حیلہ تلاش
کرتے ہیں۔ بعض اوقات تھوڑی تھوڑی

يـالـون لعـنـا ولا لوما. و يزعمون ان الـخـمـر يقوّي ثعبانهم. و يُغرى على البغايا شيطانهم. و يظنون ان الخمر تـحـط عـنـهـم ثـقـل الهموم. و تضع عـنـهـم عبـاء الـغـمـوم. ويقولون انها تــفــرّح البــال وتــزيـل الـلـغـوب والاضـمـحلال. واذا شربوا فيهذون طـول الـنـهـار. و يـصرّون على من لم يُـذق مـن الاحبـاب والانـصـار. و يُـقـدّمـون اليـهـم كـاسـا بـايديهم و يسقـون بـالاصـرار. فيشـربون مـا أحـضـر كـراهةً او بـالانـقيـاد. ثـم يتـعـوّدونهـا فتـدور الكـأس كل ليل حتـى يسـقـطوا كالجراد. و يجعلون الـنهـار لـلـزيـنة والـلـبـاس. والليل لـلكأس. وقد تجتمع اليهم فى بعض ليـاليهـم بـغـايـا السوق. و يُكرُ من و يُعـظـمـن و تُـقـدّمُ اليهـن كئوس من الـغـبـوق. فـلا يـزالـون يتـعـاطـون الاقـداح. ولايـفـارقـون الـراح. و

شراب پیتے ہیں۔ پھر اس کو بڑھاتے اور اس میں مخمور ہو جاتے ہیں۔ اور انہی عادات میں نشوونما پاتے ہیں۔ شراب کی مجلسوں میں کہتے ہیں کہ کیا کچھ باقی ہے؟ لذات کو پورا کرنے کے لئے دوڑتے ہیں۔ اس طرح وہ بلوغت سے قبل اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کردیتے ہیں۔ روز بروز اس کے عادی ہوتے جاتے ہیں۔ اور لعنت ملامت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ شراب ان کی ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ اور ان کی مردانہ قوت کو بیدار کرتی ہے۔ ان کے شیاطین ان کو فاسق عورتوں کی ترغیب دیتے ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ شراب ان سے غموں کے بوجھ کو دُور کرتی ہے۔ اور ان سے غموں کی چادر اتار دیتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ شراب ان کے دل کو فرحت بخشتی ہے اور درماندگی اور سستی کو زائل کرتی ہے۔ جب اسے پی لیتے ہیں تو سارا دن بکواس کرتے ہیں۔ ان کے ساتھیوں اور مددگاروں میں سے جو نہیں چکھتے انہیں پلانے پر مصر ہوتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے انہیں شراب کے پیالے پیش کرتے ہیں اور اصرار کرتے ہوئے پلاتے ہیں۔ پس ان کے ساتھی چارو ناچار پیتے ہیں۔ پھر اس کے

يُـظهـرون بـالـقهـقهة الـمـراح و يتـذاكرون في مدح الملاهي وانواع اللـذات. فـقـد يـجـري الـكلام في الـطف نـوع الـخمر و قد يدور القول فـي مـدح المُغنيات. و يقول احداني آليتُ ان لا اتـزوج الّا هذه البغيّ. و يقول الأخرون ان فزتَ فقد وجدتَ الكوكب الدرّيّ و يتزوجون البغايا فيسرى سِيَـرهنّ في وُلدهن و يصدر منهم الرزائل طبعا لا من الارادة. ولا يوجد فيهم كامهاتهم خلق حسن ولا رائحة من العفة والزهادة. نعم يوجد كالبغايا نوعٌ من الجلادة. مع القرائح الـقـادة. وحـبّ الـزيـنة. وهـوى الـسيـدودة والسيـادة. فيتكبرون و يهلكون وقل ان يُختم لهم بالسعادة. ويبـرز اكثـرهـم عـلٰى عادة الغمّازين والتـمّـامـيـن. و كـالجوارى الزانيات مـعـجبيـن. متـوغـريـن مستشيطين. وبـالـكبـر رقّاصين. لايـوجـد فـي

عادی ہو جاتے ہیں اور پوری رات شراب کا دور چلتا ہے۔ یہاں تک کہ ٹڈیوں کی طرح گر جاتے ہیں۔ وہ اپنے دن زینت اور لباس کے لئے وقف کرتے ہیں اور رات شراب کے پیالے کے لئے۔ بعض راتوں میں بازاری عورتیں ان کے پاس آتی ہیں تو ان کی عزت اور تواضع کرتے ہیں۔ انہیں شراب کے پیالے پیش کرتے ہیں۔ اس مے میں وہ اس قدر مدہوش ہوتے ہیں کہ اس سے جدا نہیں ہوتے۔ قہقے لگا کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ کھیل کود اور مختلف انواع کی لذات کا مذاکرہ کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح گاہے گاہے لطیف شراب کا تذکرہ چھڑ جاتا ہے۔ اور گانے والیوں کے بارے میں گفتگو چلتی ہے۔ ان میں ایک کہتا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اس فاحشہ سے ہی شادی کروں گا۔ دوسرا کہتا ہے کہ اگر تو اس میں کامیاب ہو گیا تو یقیناً تجھے چمکتا ہوا ستارہ مل جائے گا۔ وہ بازاری عورتوں سے شادی کرتے ہیں اور اس طرح ان عورتوں کی سیرت ان کی اولاد میں سرایت کر جاتی ہے۔ اس لئے ان کی اولاد سے رذائل فطرتی طور پر صادر ہوتے ہیں نہ کہ ارادتاً۔ ان کی ماؤں کی طرح ان میں بھی حسن خلق، عفت اور

بطونهم الّا صديدالبخل والغلّ والعناد. ولا يرضون الّابالتفرقة والفساد لا يصنعون بعباداللہ الّا شرّاً. ولا يُضمرون الّا ضرّاً. يتباهون بفوزالدنيا الدنية. مع دعاوى الرهبانية. يعادون الصدق و بنيه. و يلحقون بمن يُناويه. ينبّهون على خطاء هم. ثم لا يندمون على بادرة اِزْراء هم. و من تصدّى لاستبراء زندهم. و استشفاف فرندهم فلا يجدهم الّا سقطا خاليا من خير الدنيا والاٰخرة. ومن اوتح الناس ومن اسارى الخناس ومن الفئة المفسدة. وكيف كان على رشد من خرج من رحم الزانية. فلا شك ان البغايا قد خرّبن بلداننا. واضللن شبّاننا. و بِهنّ و بِوُلدهن حق قول نبينا المصطفٰى. كما تعلم و ترىٰ. وصدق ما قال سيّدنا و نبيّنا فى علامات آخرالزمان. فان نطفة البغايا قد

تقویٰ کی بو تک نہیں پائی جاتی۔ ہاں ان میں فاحشہ عورتوں جیسی چالاکی اور طبیعت کی تیزی، زینت کی محبت اور سرداری کی خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ تکبر کرتے ہیں اور ہلاک کئے جاتے ہیں۔ یہ کم ہی ہوتا ہے کہ ان کا انجام بخیر ہو۔ ان میں سے اکثر میں اشارے کنائے اور چغل خوری کی عادت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور زانیہ عورتوں کی بیٹیوں کی طرح خود بینی کی عادت ان میں آ جاتی ہے۔ غضبناک ہوتے ہیں اور شعلے کی طرح مشتعل وہ کبر سے ناچتے ہیں۔ ان کے پیٹوں میں بجز بخل، کینہ اور عناد کے کچھ نہیں پایا جاتا۔ وہ تفرقہ اور فساد ہی کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ کے بندوں کو دکھ دیتے ہیں۔ ان کے دلوں میں برائی ہی سمائی ہوتی ہے۔ وہ ناکارہ دنیا کی کامیابی پر فخر کرتے ہیں مگر ساتھ ہی رہبانیت کے مدعی ہیں۔ وہ صادق اور صادقوں سے دشمنی رکھتے ہیں اور جو سچ کے دشمن ہیں ان سے دوستی رکھتے ہیں۔ ان کی خطاؤں پر انہیں متنبہ کیا جاتا ہے۔ پھر بھی وہ ان کوتائیوں کا مداوا نہیں کرتے۔ جو ان کی پتھر دل طبیعت کو سدھارنے کے لئے اُٹھے تو وہ ان کو دُنیا و آخرت کی بھلائی سے خالی اور بے کار پاتا ہے۔ اور وہ ان کو حقیر

خـــامــر اكثــر ولــد وتــمــلأ مــنــه اكثـر البلـدان. وما نقصن بل يزددن كـمّـا وكيفا و خبثا وضرا. و كل يوم هـلـمّ جَـرّا. وهـذا مـا قـدّر الله لهـذا الـزمـان واتاح. و طوبىٰ لمن اعرض عـنهـن وراح. و ويـل لـلذين تمايلوا على رغائب الشهوة. ومالوا الى هذه الفئة الفاسقة. بدون نظر الى العاقبة. يـموتون لاستيفاء اللذة. ويتلون تلوا البغايا كسكارى الحانة. و ينهضون. عـلـى اثـرهنّ كجدايا الظبية و اجرية الـكلبة. ويدورون بهن كما يَدُرْنَ في اهـواء الـنـفس الامارة. و قد سمّاهنّ رسـولـنـا صـلـى الله عليه وسلم ظَبية الـدجـال. وقـال قـد قُدّر خروجهن قـدّامة هـذالمحتال. لينذرن بظهوره كـد لالة كثـرة الـفـار على الطاعون الاكّـال. والـسـرّفيـه ان البغايا حزب نـجـس فـى الـحقيقة. و يُظهرن على الـنـاس طهـارتهـن و نظافتهن بانواع

شیطان کا قیدی اور مفسد گروہ پاتا ہے۔ اور ایک زانیہ کے رحم سے نکلنے والا کس طرح ہدایت یافتہ ہوسکتا ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ فاحشہ عورتوں نے ہمارے ملکوں کو تباہ کر دیا ہے۔ ہمارے نو جوانوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ اوران عورتوں کی اوران کی اولاد کی وجہ سے ہمارے نبی کریمؐ کا قول پورا ہوا جیسا کہ تو جانتا اور دیکھتا ہے۔ اور ہمارے نبی کریمؐ نے جو علامات آخری زمانے کی بتلائی ہیں وہ سچ ثابت ہوئیں۔ ان بازاری عورتوں کا نطفہ اکثر بچوں میں داخل ہو گیا ہے۔ اور شہروں کے شہر ان سے بھر گئے ہیں۔ وہ کم نہیں ہوتے بلکہ تعداد، کیفیت، خباثت اور ضرر میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ہر روز شدت سے جاری ہے۔ یہ اللہ نے اس زمانے کے لئے مقدر کیا ہوا تھا۔ خوش قسمت اور کامیاب ہے وہ جس نے ان سے اعراض کیا اور چلا گیا۔ افسوس ہے ان لوگوں کے لئے جو شہوات کی مرغوبیت کی طرف جھک گئے۔ اور اس فاسق گروہ کی طرف مائل ہو گئے بغیر عاقبت کی طرف نگاہ کئے ہوئے۔ وہ لذات کے پورا کرنے کے لئے مرتے ہیں۔ وہ ان فاحشہ عورتوں کے پیچھے اس طرح جاتے ہیں جس

الـــزنية والالبسة والتهـــاب الـخـد والـــنـعــومة. وهـــذه دجـــل مـنهـن كـالـدجـال وشـابهنه باتم المشابهة. فـجُـعِـلـن كـارهـاص لـه علامة لهذه المماثلة. ثم ان الدجال ليست افعاله كـالـرجـال. بـل يسترو جهه الكاذب كـالـنسـاء و يُـرى نـفسه كالصادقين لـصيـدالـجهـال. و يُـخـفى مكـائده كـقـحبة يـخـفـى شيبهـا بـالادهـان والـخـضـاب وانـواع الاعـمال. ففى هذه اشار ة الـى ان لـلـدجال والبغايا لسيرةً واحدة وهذه الفرقتان تشابهان فـى الـحيـل والافـعـال و تماثلان فى الافتـعـال. وجـذب الـقـلـوب بـلين الـمقال. و ترى بعض البغاياالعجائز تـظهـــر و جههـــا بـــالـتـدهيـنـــات والتسـويـلات والتزيينات كالشبان. فيـحسب الـجـاهل وجهها الدميمَ كـالبـدر فـى الـلـمعان. فكل ما تفعل البغـى بـالـمـكيـدة. و تُرىٰ جلادتـه

طرح بدمست شرابی شراب خانے کی طرف جاتا ہے۔ ان عورتوں کے قدموں کے نشانات پر اس طرح چلتے ہیں جس طرح ہرنی کے بچے یا کتی کے بچے۔ نفس امارہ کے تحت وہ جدھر رُخ کرتی ہیں ان کا رخ بھی ادھر ہی ہوتا ہے۔ انہی کا نام ہمارے رسولؐ اللہ نے دجال کی ہرنی رکھا ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا تھا کہ دجال سے پہلے ان کا نکلنا یقیناً مقدر ہے تا کہ وہ دجال کے ظہور سے ڈرائیں جیسا کہ چوہوں کی کثرت جسم کو جلانے والی طاعون کی آمد کا پتہ دیتی ہے۔ پس اس میں راز یہ ہے کہ یہ فاحشہ عورتیں حقیقت میں پلید گروہ ہیں۔ وہ لوگوں پر اپنی طہارت اور صفائی کو انواع واقسام کی زینت اور لباس ورخسار کی سرخی اور سرمہ لگانے سے ظاہر کرتی ہیں۔ یہ ان کا دجال کی طرح کا فریب ہے اور اس سے کامل مشابہت ہے۔ اس مماثلت کی علامت کی وجہ سے انہیں دجال کا پیش خیمہ قرار دیا گیا۔ پھر یہ کہ دجال کے افعال مردوں کی طرح کے نہیں بلکہ وہ اپنے جھوٹے چہرے کو عورتوں کی طرح چھپاتا ہے۔ اور اپنے نفس کو صادقوں کی طرح دکھاتا ہے تا کہ جاہل لوگوں کا شکار کرے۔ وہ اپنے مکروں کو اس بوڑھی رنڈی

كـالـظبية. كـذالك يفعل الدجال و يُـظهـر زيـنة التقوىٰ والعفة. فى بطنه يـغلى الرحيقُ. والوجهُ كانّه الصديقُ. و يـحجب طوائف الانام. بزينة تـملق الـلسان و اراءة التـواضـع فى الكلام. فقد وقع هذه وهذا كالمريا المتقابلة و فـى هـٰذا اشارة اخرىٰ من الحضرة الـنبوية. وهـى ان السـئيةً اذا كثرت وكـمـلـت و طـغـت و تـموّجت فهى تُـحُدث سيّئة اخرىٰ بالخاصية. التى تُحاكى الاولٰى فى الوان الكيفية و قد جـرّبـنـا غيـر مرّة ان نساء دار اِنْ كُنَّ بـغـايا فيكون رجالها ديّوثين دجالين. وهكذا وجد تلازمها من الاولين الى الاخـريـن. فـفـكّـر ان كـنـت مـن العالمين.

کی طرح چھپاتا ہے۔ جو اپنے بڑھاپے کو تیل کی مالش، خضاب اور دوسرے اس طرح کے کام کر کے چھپاتی ہے۔ پس اس میں یہ اشارہ ہے کہ دجال اور فاحشہ عورتوں کی ایک ہی سیرت ہے۔ یہ دونوں فرقے اپنے حیلوں اور افعال میں مشابہت رکھتے ہیں۔ اور یہ بہتان تراشی میں اور لوگوں کے دلوں کو نرم گفتگو سے اپنی طرف کھینچنے میں مماثلت رکھتے ہیں۔ اور تو دیکھے گا کہ بعض بوڑھی فاحشہ عورتیں اپنے چہرے کو روغن سے ملتی، آراستہ کرتی اور خوبصورت بناتی ہیں تا کہ جوان دکھائی دیں۔ پس جاہل اس کے بدصورت چہرے کو چمکتا ہوا چاند تصور کرتا ہے۔ پس وہ تمام کچھ جو فاحشہ مکروفریب سے کرتی ہے۔ اپنی تیزی کو ہرنی کی طرح دکھاتی ہے اسی طرح دجال کرتا ہے کہ وہ تقویٰ اور عفت کی زینت ظاہر کرتا ہے مگر اس کے پیٹ میں شراب جوش مار رہی ہے۔ جبکہ اس کا چہرہ مومنوں کی طرح ہے۔ اور وہ لوگوں سے اپنی چرب زبانی سے اور کلام میں تواضع دکھاتے ہوئے اپنی حقیقت چھپاتا ہے۔ پس یہ فاحشہ عورت اور دجال باہم مقابل شیشے کی طرح ہیں۔ اس میں حضرت نبی کریمؐ نے ایک دوسرا اشارہ کیا ہے۔ وہ یہ

ثُم نرجع الى ذكر الملوك☆ والامراء. فنقول ما بقى على امراء هذا الزمان ختم ولا حاجه الى الازراء. وانهم انقسموا فى زماننا هذا الى اقسام. وتنافوا فى فسق واجرام. فتجد بعضهم مشغوفين بنساءٍ و مدام. و بعضهم بالوان طعام. و تشاهد بعضهم مفتونين برنّات المثانى. و مطّلعين الى اغاريد الغوانى والاغانى. ومستهلكين على صوت بِرُهُرهة من الادانى. ومنهم الذين يستعذبون السفر الذى هو قطعةُ

کہ بدی جب زیادہ ہو جائے اور کمال کو پہنچ جائے اور موجیں مارنا شروع کر دے تو پس یہ برائی ایک دوسری بدی کو جنم دیتی ہے جو کہ کیفیت کے رنگوں میں پہلی سے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اگر ایک گھر کی عورتیں فاسقہ ہوں تو اس گھر کے مرد دیوث اور دجال بن جاتے ہیں۔ اسی طرح اوّلین اور آخرین ہر دو میں یہ تلازم پایا جاتا ہے۔ پس غور کر اگر تو عقل مندوں میں سے ہے۔

اب ہم پھر بادشاہوں اور امراء کے ذکر کی طرف آتے ہیں۔حاشیہ (6) ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ اس زمانے کے امراء کے عیوب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ سب پر عیاں ہیں۔ ہاں وہ امرا ہمارے زمانے میں کئی شاخوں میں منقسم ہو چکے ہیں۔ وہ بدیوں اور جرائم کے ارتکاب میں جدا جدا ہیں۔ ان میں سے بعض کو تُو عورتوں اور شراب میں مشغول پائے گا۔ بعض کو رنگا رنگ کھانوں میں اور بعض کو تم رُباب کی آواز پر فریفتہ پاؤ گے جو کہ خوبصورت عورتوں کی آواز اور نغموں کے دلدادہ ہیں۔ وہ چمک دمک والی فاحشہ عورتوں کی آواز پر ہلاک ہونے والے ہیں۔ اور ان میں سے

مـن الـعـذاب. لَيَـصـطـبحُوا بنسـاء الـمغرب وينضّروا بهن نواظرهم و يستـوفـوا مــرح الشبــاب. فتـارةً يُـغــرّبــون و اخــرى يُشــرّقـون كــالـغـراب. ويـنسـون ممـالكهم لـفــرط الـلهـج بـالشهوات. و اذا دعتهـم وزراء هــم لـفـصـل بـعض الـمهـمّات. فيتعلّلون بعسى و لعلّ لـعــدم الــمبــالات. و يـعيشـون كـالسـكارىٰ لا طِلَع لهم عمّا شانِ وزان. ولا يبــالُـوْن امــورالـحـلّ والـعـقد ولا يفارقون النسوان. ولا يـخـرجون من مغارة وان اغتـالهم عدوٌّ على غرارة. ومـا اهلكهم الا البـغـايا. والغبوق مع التغذى بقلايا الـجـدايـا. لا يتوجهون الى الرعايا وفصل القضايا. و قد كثرت البغايا لشقوة الـنـاس فـى هذا الزمان. و رُفِـعَ رسـم الـحـجاب فصرن وبالا لـلشبان فاَمَطُن من الوجوه لِثامهن.

بعض وہ ہیں جو کہ سفر کو اچھا سمجھتے ہیں حالانکہ سفر تو تکلیف دہ چیز ہے۔ وہ یہ سفر اس لئے کرتے ہیں تاکہ وہ مغرب کی عورتوں کے ساتھ شراب پئیں۔ ان کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور جوانی کی خوشی کو پورا کریں۔ کوے کی طرح وہ بعض اوقات مغرب کا رُخ کرتے ہیں اور کبھی مشرق کا۔ وہ ان شہوات کی حرص میں اپنے ملکوں کا نظم و نسق چلانا بھول جاتے ہیں۔ اگر ان کے وزراء ان کو بعض مہمات کے فیصلے کے لئے بلائیں تو وہ لیت لعل سے کام لیتے ہوئے پرواہ نہیں کرتے۔ مدہوشوں کی طرح زندگی گذارتے ہیں کہ انہیں نیک و بد کی کوئی خبر نہیں ہے۔ معاملات کو سلجھانے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ نہ عورتوں سے جدا ہوتے ہیں نہ غار سے باہر آتے ہیں خواہ غفلت کی وجہ سے دشمن اس کو قتل کر دے۔ بلکہ ان کے قتل کے اصل محرک فاحشہ عورتیں اور شراب اور بکری کے گوشت کے کباب ہیں۔ وہ اپنی رعایا اور مقدمات کے فیصلوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ لوگوں کی بدبختی کی وجہ سے اس زمانے میں فاحشہ عورتوں کی کثرت ہو گئی ہے۔ پردہ کی رسم اٹھا لی گئی ہے اور یہ نوجوانوں کے لئے وبال بن گئی ہیں۔

و من الافواه لجامهن. وترى الناس يـنـادمـونهـن عـلـى الشـراب فـى الاسـواق. ويتـعاطون كالعشاق. و ربـما تسقط بغى من كثرة الخمر. فـى وسـط السـوق و مـمـرالزمر. فيحملها من عَشقَ عليها كالحُمر. و يـمشـى حـامـلا فـى السـوق كـالـخادمين. والناس ينظرون اليه ضـاحـكيـن ولاعنين. وهو لا يبالى لـوم الائـمـيـن. فيـمـر بـكل سكة. بهيـئة مـعـجبة و كـيـفية مـخـزئيةٍ. الـعـجـوز فـى الـبـطن والشابة على الـمـتـن. ويـبـذل فـى مـداوات بغيّ جهـد اسيّ و تشـغـفـه حبّا فيكون اسـرهـا. و تـجـذب اليهـا قـواه بـاَسُـرهـا. و يستـعذب تعذيبهـا لالتهـاب عذارها. و يُصدّق زورها مـخـافة ازورارهـا. يقـرب بهـا و شـك الـردىٰ. ولا يـنـتـهـج سبـل الهدىٰ. ويتلاشى الصحة. و يختل

انہوں نے اپنے چہروں سے نقاب اور زبان سے لگام ہٹا دی ہے۔ تُو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ وہ سر بازار ان عورتوں کے ساتھ شراب پیتے ہیں اور عاشقوں کی طرح ایک دوسرے کو پیالہ دیتے ہیں۔ اور بسا اوقات تو یہ فاحشہ کثرت شراب کی وجہ سے عین بازار میں اور عام گزرگاہ کی جگہ پر گر جاتی ہے۔ تو اس کا عاشق اسے گدھے کی طرح اٹھاتا ہے اور اسے اٹھائے ہوئے بازار میں سے خادموں کی طرح گذرتا ہے تو لوگ ہنستے ہوئے اور لعنت بھیجتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہیں۔ مگر وہ ملامت کرنے والوں کی ملامت کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ ہر کوچہ سے عجیب اور رسوا کیفیت کے ساتھ گذرتا ہے۔ شراب پیٹ میں ہوتی ہے اور نوجوان عورت پیٹھ پر۔ وہ اس فاحشہ کے علاج کے لئے طبیب پر دل کھول کر خرچ کرتا ہے۔ اس کی محبت اس کے دل میں اتر جاتی ہے اور وہ اس عورت کا قیدی ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے اپنے تمام قواء دامے درمے اس پر نچھاور کرتا ہے۔ اس فاحشہ کے گال کی سرخی کی خاطر اس کی ڈانٹ ڈپٹ کو بھی وہ شرین نصیحت سمجھتا ہے۔ اس کی جدائی کے خوف سے وہ اس کے جھوٹ کی بھی تصدیق کرتا

البنية. و يترک عقيلة لها. و ان التهبت احشاء ها بالطوىٰ. و من علامات القيامة کثرة العاهرات و قلة الصالحات. واعلان الفسق والفجور و عدم المبالات. فلا شک ان هذا الزمان هذه السئيات. ولا يتعظّ احد بما ناب الناس من الوباء والقحط و غيرهما من الأفات. ولايتذکرون ما دهمهم من انواع المصائب و الوان النوائب. و تجلّت لهم العبر فلا يعتبرون فهذا من العجائب. يحاربون الله ولا يجنحون للسلم. ولا يتخذون سبل الصلاح والتؤدة والحلم. والسرّ في صدور هذه المعاصي والخطيات. ان الناس قد غفلوا عن الله جليل الصفات. و نسوا يوم المکافات. وکفرت القلوب بوجود ربّ الکائنات. ثم اختلف الذنوب باختلاف الدواعي

ہے۔ اس کے قریب جاتا ہے اور اس کی قربت تیزی سے ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔ وہ ہدایت کے راستہ کی طرف نہیں جاتا اور صحت درہم برہم کر لیتا ہے۔ اس طرح اس کی بنیادوں میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اس بازاری عورت کے لئے اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا ہے اگرچہ اس کی بیوی کی بھوک کی وجہ سے انتڑیاں جل جائیں۔ علامات قیامت میں سے ہے کہ بدکار عورتیں زیادہ مگر صالحات کم ہوں گی۔ فسق و فجور اعلانیہ طور پر ہوں گے اور ان کی پرواہ نہیں ہو گی۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ زمانہ انہی برائیوں کا زمانہ ہے۔ اگرچہ لوگوں کو وبا قحط اور ان کے علاوہ دوسری آفات کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کے باوجود وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ لوگوں پر انواع و اقسام کے مصائب اور رنگا رنگ حادثات نازل ہوئے۔ ان کو دیکھ کر بھی خدا کو یاد نہیں کرتے۔ ان پر نشان عبرت ظاہر ہوئے مگر عجیب بات یہ ہے کہ وہ عبرت حاصل نہیں کرتے۔ اللہ سے لڑتے ہیں مگر صلح کی طرف آمادہ نہیں ہوتے۔ نہ ہی وہ اصلاح، نرمی اور حلیمی کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ ان گناہوں اور خطاؤں کے صادر ہونے کا راز

والاسباب. وحدث كل ذنب بمناسبة المحرّک والجذّاب. فمَنْ أُصلِيَ ببلية مجاعة. اضطر الی طرٍّ و سرقة. ومن ثقل حاذه بعيالٍ و دَيْنٍ اضطر الیٰ تخلف وعدو احتيال و مَيْن. ومن اصبا قلبه حُسن جارية من الغيد اضطرّ الی خائنة الاعين و تنجيس العَين بالتعويد. ونقض التوبة والعهد والمواعيد. فكذالک فرّط فی جنب الله كل احدٍ من الفاسقين والفاسقات. بتحريک من التحريكات. ثم انّ للصحبة والمقامات تاثيرات. و فی مجالس السوء سموم و آفات. ومن استحكم شرّة من المخالطات. فلا يُرجٰی برء ه الی وقت الوفات. ومن ضعف وهرم فی الشرّ فشرّه قویّ و شيبه عصّی. ولا يُصلح قلبه اسیّ و لا فلسفی. ويموت علی الخبث

یہ ہے کہ لوگ جلیل القدر صفات والے اللہ سے غافل ہو گئے اور روز مکافات کو بھول گئے۔ ان کے دل رب کائنات کے وجود سے منکر ہو گئے۔ پھر اسباب اور وجوہات کے مختلف ہونے کی وجہ سے گناہ بھی مختلف انواع واقسام کے ہو گئے ہیں۔ ہر ایک گناہ اپنے محرک کی مناسبت سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جو کوئی بھوک کی مصیبت میں گرفتار ہے تو وہ جیب تراشی اور چوری کے لئے مجبور ہو گیا۔ جس کی پشت عیال وقرض سے بوجھل ہو جائے تو وہ وعدہ خلافی، حیلہ سازی اور جھوٹ کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ جس کا دل خوبصورت نازک اندام لڑکی کا عاشق ہو جائے تو وہ نظر کی خیانت، آنکھ کی گندگی کا عادی ہو جاتا ہے۔ وہ توبہ سے دور عہد اور وعدہ خلافی کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ ان تحریکوں میں سے کسی ایک تحریک کی بناء پر فاسق مردوں اور عورتوں میں سے ہر ایک نے اللہ کے احکام میں افراط سے کام لیا۔ پھر ہر صحبت اور آمیزش کی اپنی تاثیرات ہوتی ہیں۔ بدی کی مجالس میں زہر اور آفات ہیں۔ جس نے عادتاً کسی شر کو مستحکم کر لیا تو موت کے وقت تک اس سے بری ہونے کی امید نہیں۔ جو شر میں ہی کمزور اور بوڑھا ہو

ولا ينزع عن الغيّ. و لا يفئ منشره الى الطيّ. فانه وافاه الشيب المعكس فما كان له نذيرا. و وَلّى العيش النصير فما خاف تافهاً نذيراً بل زاد ميلاناً الى اموال الدنيا و عقارها. و ضياعها و نظارها. و حدائقها وثمارها. وسكنها و سكينتها. وزُهرها و زينتها. والموت وقف على رأسه. و قرب وقت نُعاسه. و معذالك يودّ ان يكون له كل ما فى الارض من الخزائن والدفائن والعلوم والفنون. والبلاد والحصون. والبحار والعيون. والافراس والدواب. والمحامد والالقاب. وتدابير الدنيا وعلم بواطنها. و حكم الصنايع واسرارها و مواطنها. و فتوح الغيب. وعلاج الشيب. ونسخة الكيمياء والعزائم المهلكة للاعداء والادية

گیا تو اس کا شر بھی اسی قدر قوی ہے تو اس کی پیرانہ سالی بھی نافرمان ہو جاتی ہے۔ اس کے دل کی اصلاح نہ تو طبیب اور نہ ہی فلسفی کر سکتا ہے۔ وہ خباثت میں مر جاتا ہے اور گمراہی سے باز نہیں آتا۔ اور اس کا بدنامہ اعمال لپیٹنے میں نہیں آتا کیونکہ بدترین بڑھاپے نے اس کو آ لیا جیسے کہ اس کو کوئی ڈرانے والا نہیں تھا۔ حالانکہ اس کی زندگی کا بہترین حصہ گذر چکا ہے باوجود چند دن باقی رہنے کے اس کو خوف خدا نہیں۔ بلکہ اموال دنیا اور جائداد، اس کے سامان، اس کے نظارے، اس کے باغ، اس کے پھل، اس کی سکونت، اس کی سکینت، اس کے پھول اور اس کی زینت کی طرف اس کا میلان اور زیادہ ہو گیا۔ حالانکہ موت اس کے سر پر کھڑی ہے۔ اور آنکھ بند کرنے کا وقت قریب آ گیا۔ باوجود اس کے وہ چاہتا ہے کہ اس دنیا کے خزائن، دفن شدہ اموال، علوم و فنون، شہر و قلعے، دریا، چشمے، گھوڑے، چارپائے، طرح طرح کے تعریفی القاب، تدابیر دنیا، اس کے باطنی علوم، اس کی صنعتیں، اس کے اسرار، اور اس کے محلات، فتوح الغیب کا علم، بڑھاپے کا علاج، نسخہ کیمیا، دشمنوں کے ہلاک کرنے کے عزائم،

المطوّله للحيات. واعمال الحبّ والتسخيرات ثم انّ بعض العقائد مُولّدة للسئيات. و موكدة لخبث العادات. كما ان مُشركى الهند جوّزوا النيک على سبيل الحرام عند عدم الولد الذكر والطمع فى هذاالمرام. فيُرغّبون نساء هم فى اتخاذ الاخدان. لعلّ ولداً يحصل به ولو بنيوكِ كثيرة الى برهة من الزمان. ويسمّون هذا العمل نَيوكاً.☆ و كان بالحريّ ان يسمّى بَوْكاً. وقد اُكّد فى هذاالزمان لهذا العمل القبيح. وحَثّوا عليه و رغّبوا فيه بالتصريح. وبما ادخلوا هذه الا باطيل فى الاعتقاد. اضطروا الى ان يُروّجوها و يرقبوا مواقعها رقبة اهلة الاعياد. وكذالک شاع فى بعض المسلمين بعض العقائد الفاسدة. و رُوّجت كرواج الامتعة الكاسدة. فمنها انهم يقولون ان

عمر کو بڑھانے والی ادویات، محبت کی عملیات، تسخیر کے سارے اعمال سب کے سب اس کو عطا کئے جائیں۔ پھر بعض عقائد ایسے ہیں جو کہ بدیوں کو جنم دیتے ہیں اور خبیث عادات کو مستحکم کرتے ہیں۔ جیسا کہ مشرکین ہند نے نیوگ کو جائز قرار دیا ہے۔ اس رسم کے تحت اگر بچے کی پیدائش نہ ہوتو وہ ناجائز طور پر بچہ حاصل کر سکتا ہے۔ پس وہ اپنی بیویوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ اپنی مرضی سے کسی سے دوستی کریں شاید اس سے بچہ حاصل کریں۔ خواہ یہ عمل بدکاری (نیوگ) لمبے عرصے تک ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اس عمل کو نیوگ کا نام دیتے ہیں۔ حاشیہ (7) حالانکہ مناسب تھا کہ وہ اس کا نام بوک (جانوروں کا آپس میں ملاپ) رکھتے۔ اس قبیح عمل کی اس زمانے میں بہت تاکید کی جاتی ہے اور ترغیب دلائی جاتی ہے۔ علانیہ اس کی ترویج کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ باطل رسومات اعتقاد میں داخل ہو گئی ہیں اس لئے وہ مضطر ہیں کہ اس کو رواج دیں۔ اس کے مواقع کا انتظار اس طرح کرتے ہیں، جیسے کہ عید اور چاند کے موقعوں کا۔ اسی طرح بعض مسلمانوں میں بھی فاسد عقائد شائع ہو گئے ہیں۔ یہ عقائد ناکارہ

المهدى يخرج على الناس من المغارة. ياخذ المنكرين على الغرارة. والمسيح ينزل من السماء. و معه ملائكة حضرة الكبرياء. ثم يُحيٖ الشيخان والآخرين من الاعداء. فيقتلهما المسيح والمهدى باشدّ الايذاء. ويومئذ يُعطٰى لكلّ من كان من الفرق الاماميّة الجناحان كجناحي الصقر بما اكلوا لحم صحب النّبيّ بالغيبة. فيطيرون الى السماء لاستقبال المسيح كالملائكة. ثم يبتكون اعناق كل من كان من اهل السنّة. بما كانوا يُكرمون صحابة خيرالبرية. وبما كانوا يعادون الشيعة ولا يدخلون فى هذه الفرقة المعصومة المطهرة. ويومئذ لايسلم من ايديهم ولا يبقٰى حيا على ظهر الارض اِلّا من فضّل على جميع الناس عليّاً و

سامان کی طرح مروج ہیں۔ان میں بعض یہ کہتے ہیں کہ مہدی لوگوں کے سامنے غار سے نکلیں گے اور منکرین کو غفلت میں پا کر ان کو پکڑیں گے۔اور مسیح آسمان سے نازل ہوں گے اور ان کے ساتھ خداتعالیٰ کے فرشتے ہوں گے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دوسرے دشمنان اہل بیت زندہ کئے جائیں گے۔پس (نعوذباللہ) مسیح اور مہدی ان دونوں کو اشد اذیت کے ساتھ قتل کریں گے۔اس دن فرقہ امامیہ کے ہر فرد کو عقاب کی طرح کے دو پَر دیئے جائیں گے کیونکہ انہوں نے غیبت سے نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کا گوشت کھایا۔پس مسیح کے استقبال کے لئے وہ آسمان کی طرف فرشتوں کی طرح اڑیں گے۔پھر وہ اہل سنت والجماعت کے ہر فرد کی گردن ماریں گے اس لئے کہ وہ صحابہ کرامؓ جو کہ بہترین مخلوق تھے ان کی تکریم کرتے تھے۔ اور یہ کہ وہ شیعہ سے عداوت رکھتے تھے۔اور کہ وہ اس معصوم پاک فرقہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔اس دن ان کے ہاتھوں سے کوئی سلامت نہیں رہے گا اور زمین پر کوئی زندہ نہیں رہے گا سوائے اس کے جس نے حضرت علیؓ کو تمام جہان پر فضیلت دی اور

حسبــه و صيــا. ولامراض النـاس اسيا. و آمن بخلافته الحقة من غير فـاصـلة. ولـعن الصحابة كلهم اِلّا قليلاً ن الذين كانوا زهاء خمسةٍ و كـذالک انتـصـب اهـل الحديث لازراء الـحـنيـفة و الشـافـعية والـمـالكية والـحـنبلية. و جهّـل بـعـضهـم بـعـضًا وقاموا للتخطية. وقـال النصارىٰ انا نحن على الحق الـصـريـح. ولا تنجو نفس اِلّا بدم الـمسيـح. وسينـزل الـمسيح مع الـملائكة المقربين. فهناک ياخذ الـمسيـح كـل مـن كـفر بالوهية و يـذبـحـه كـالـقصّـابين. و يومئذ لايـخـلـص احـد الّا مـن اٰمـن بـالـكفّارة. ومن اٰمن فنجا ولو كان عبـدالنفس الامّار ة. و قال الذين اشركوا من براهمة هذه الديار. ان الـديـن ديـنـنـا والبـاقـون كـلهـم وقـودالـنـار. فـالـحاصل ان الناس

انہیں وصّی مانا اور لوگوں کے امراض کے لئے انہیں طبیب مانا۔ اور ان کی خلافت بلافصل پر اور ایمان لایا اور (نعوذ باللہ) تمام صحابہؓ پر لعنت کی سوائے چند ایک کے جو کہ بمشکل پانچ (پنج تن پاک) تک محدود ہیں۔ اسی طرح اہل حدیث حضرات حنفیوں، شافعیوں، مالکیوں اور حنبلیوں کی عیب جوئی کے لئے اٹھ گئے اور بعض بعض کو جاہل اور خطا کار قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی کہتے ہیں کہ وہ صریح حق پر ہیں۔ کوئی نفس بھی نجات نہیں پائے گا جب تک کہ وہ مسیح کے خون پر ایمان نہ لائے۔ اور مسیح ضرور مقرب فرشتوں کے ساتھ نازل ہوں گے۔ پس اس وقت اپنی الوہیت کے ہر منکر کو پکڑیں گے اور اسے قصابوں کی طرح ذبح کریں گے۔ اس دن کسی کو خلاصی نہیں ہوگی سوائے اس کے جو کفارہ پر ایمان لائے گا۔ جو ایمان لایا وہ نجات پا گیا خواہ وہ نفس امارہ کا غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس ملک کے مشرک برہمن کہتے ہیں دین تو صرف ہمارا ہے باقی سب تو آگ کا ایندھن ہیں۔ پس حاصل کلام یہ کہ ہر گروہ اپنی شاخ (مسلک) کا امتحان لیتا ہے تا کہ اسے سچا ثابت کرے۔ سب ایک دوسرے سے دست و

یمتحنون عید انھم لقعض. ویموج بعضھم فی بعض ویصارعون و یتجاذبون و یرعلون فی کل رفع و خفض. وقد شمروا عن ذراعیھم لھش و نفض. و تریٰ طوفان لم یرمثلہ من اٰدم الیٰ ھذا الزمان. وتریٰ الناس کمصارعین فی ذالک المیدان. وکتبوا رسائل و کتبا لاتعد ولا تُحصٰی. وجاء ت کقطرات البحر و حصات البرّ والحصا. وقد اجتمع جمیعھم صائلین علی الاسلام . واجمروا علی استیصالہ بالجھد التام. ورموا من قوس واحد لجرح دین خیرالانام. خانہ ناوا دینھم فی سائرالعقائد والاحکام. وما بقی لدیننا حمایة الاحمایة الکریم العلّام. وضاقت علینا الارض لتضایق الایام. فاقتضت غیرة اللہ ان یحکم بینھم و ینزل امرہ

گریبان ہو گئے۔ ہر بلندی اور پستی سے ایک دوسرے کو مارتے، کھینچتے اور تیروں سے نشانہ بناتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو گرانے اور جھاڑنے کے لئے مستعد ہو گئے۔ تو اس طوفان کو دیکھتا ہے جس کی آدم سے لے کر اس زمانے تک کوئی مثال نہیں۔ اس میدان میں لوگوں کو تو ایک دوسرے کے گریبان پکڑنے کے لئے تیار پاتا ہے۔ انہوں نے ایک دوسرے کی تردید کیلئے اتنی کتابیں اور رسائل لکھے جن کا کوئی حساب نہیں۔ یہ کتابیں سمندر کے قطروں اور خشکی و بیابانی کے سنگریزوں کی طرح ہیں۔ وہ سب کے سب اسلام پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ انہوں نے پوری کوشش سے اس کی بیخ کنی کے لئے اتفاق کرلیا۔ انہوں نے دین نبویؐ کو زخمی کرنے کرنے کے لئے ایک ہی کمان سے تیر پھینکے۔ کیونکہ صرف اسلام ہی نے ان کے مذاہب کے تمام باطل عقائد اور احکام کی تردید کی۔ ہمارے دین کا حامی بجز خدا کے کوئی نہیں۔ دنوں کی تنگی سے ہم پر زمین تنگ ہوگئی۔ پس اللہ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ ان کے درمیان فیصلہ کرے اور اپنے امر کو حق کے ساتھ نازل فرمائے۔ اور اس پھٹے ہوئے چاند (اسلام) کو جوڑنے

بالحق. ويرى آيةً لالتيام القمر المنش. ويضع الحرب ويؤيّد دينه بالنور ويُجمّر جيش اٰياته بالثغور. فان الاقوام جاؤا جُمارىٰ. وتراهم من النهمة كسكارى وماهم بسكارىٰ. وصارالدين فى ايديهم كأسارىٰ. وان الله رىٰ اعداء ه اهل منعة وشدة. وتظاهر وجمرة. وجدة و ثروة. ومكروحيلة. وجلادة وهمة. وايجاد وصنعة. وتجربة فى المراء و معرفة. واستقلال و تؤدة. و تيقظ فى الحيل وبصيرة. و وجدالمسلمين غافلين و وجد فيهم رخوة و ضعفا و قلة المعلومات. والانهماک فى الدنيا و عدم المبالات. وقصور الهمم واختلال النيات. ورىٰ الدين منفردًا كالغرباء. فاعدّ مايمكنه من العلوم والأيات فى السماء. كما أُعِدّت الحيل و

کے لئے اپنی نشانیاں دکھائے اور جنگ کوختم کرے۔ اپنے دین کی نور کے ساتھ تائید کرے۔اپنے نشانوں کےلشکرکوسرحدوں پر جمع کرے۔ کیونکہ تمام اقوام متحد ہوکر اس کے مقابلہ کے لئے نکلی ہیں۔تو انہیں شدت حرص سے مدہوش پائے گا نہ کہ شراب کے نشے سے۔ دین ان کے ہاتھوں میں قیدی کی طرح ہوگیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ اس کے دشمن خوب مضبوط اور قوی ہیں۔ ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اکٹھے ہیں۔ وہ صاحب مال و دولت ہیں۔ وہ صاحبان مکر و حیلہ ہیں۔ وہ شاطر اور صاحبان ہمت ہیں۔ وہ صاحبان ایجاد وصنعت ہیں۔ وہ معرفت. اور خصومت میں صاحبان تجربہ ہیں۔ وہ مستقل مزاج بھی ہیں اور نرم بھی۔ وہ حیلے اور بصیرت میں بیدار ہیں۔ اللہ نے مسلمانوں کو غافل پایا اور اُن میں سستی، ضعف اور معلومات کی قلت کا مشاہدہ کیا۔ اللہ نے مسلمانوں کو دنیا میں منہمک اور دین سے لاپرواہ پایا۔ ان کو کم ہمت اور بدنیت پایا۔اس نے اپنے دین کو اجنبیوں کی طرح منفرد پایا۔ پس اس نے آسمان سے تمام ممکنہ علوم اور نشانات تیار کئے جیسے کہ زمین پر حیلے اور مکر تیار کئے گئے جن کے ساتھ ہوائے

المكائد في الغبراء. مخلوطة بالاهواء. وبعث رجلا من عنده و اصطفاه من عرشه و نفخ فيه من روحه ترحمًا على الضعفاء اتعجبون ولا تشكرون. والى هيئة الزمان لاتنظرون. و في قول الله و رسوله لاتفكرون. وتضحكون ولا تخافون. وترون اٰيات الله ثم تمرّون كانّكم لاتوانسون. اما خُسف القمر والشمس و جُمِعَا في رمضان. اما مضت على رأس المائة مدّة قريباً من خمسها و صدق رسول الله وما مان فاروني مجددا من دوني ان كان. اتكذّبون قول الله ورسوله ولا تصدقون البيان. ولا تخافون المقتدر الدّيّان. ايها الاعزة ان الزمان قد فسد من كلّ جهة وجنب. واحاط الناس كل نوع جرم و ذنب. قد كثرت البدعات

نفس بھی شامل ہے۔ اس نے ان میں سے ایک شخص کو اپنی طرف سے مبعوث کیا۔ اور اسے عرش سے چُنا اور اس میں اپنی روح کو پھونکا کمزوروں پر رحم کھاتے ہوئے۔ کیا تم تعجب کرتے ہو اور شکر نہیں کرتے اور زمانے کے حالات کو نہیں دیکھتے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے قول پر غور نہیں کرتے۔ تم ہنستے ہو اور ڈرتے نہیں۔ تم اللہ کے نشانات کو دیکھتے پھر ایسے گذر جاتے ہو جیسے کہ تم نے کچھ نہیں دیکھا۔ کیا رمضان میں سورج اور چاند گرہن اکٹھے نہیں ہوئے؟ کیا صدی کے سر کو گذرے ہوئے ایک چوتھائی نہیں گذر گیا۔ یقیناً رسولؐ اللہ نے سچ فرمایا تھا اور جھوٹ نہیں بولا۔ تو مجھے میرے علاوہ کوئی اور مجدد دکھاؤ اگر کوئی ہے تو؟ کیا تم اللہ اور اس کے رسولؐ کے قول کی تکذیب کرتے ہو اور ان کے بیان کی تصدیق نہیں کرتے؟ اور قادر جزاوسزا سے نہیں ڈرتے۔ اے عزیزان! ہر جانب اور ہر پہلو سے زمانے میں فساد پیدا ہو گیا ہے۔ لوگوں کو ہر قسم کے جرم اور گناہ نے گھیر لیا ہے۔ بدعات اور رذائل کی کثرت ہو گئی ہے۔ اخلاق فاضلہ اور شمائل حمیدہ کم ہو گئے ہیں۔ سچی بات کہنا خالص سونے کی طرح معدوم ہو گئی ہے۔ اور

والرزائل وقلّت الاخلاق الفاضلة والشمائل. وصار صدق الحديث كالكبريت الاحمر والاخلاص فى التذكير اشق السير. وتعوّدالناس تتبعَ العثرات وكمّان المكارم والحسنات. وكفران الصنيعة وادخاص المودّات. وعقوق الوالدين والوالدات ومال الخواطر الى المصاف من المضافات. وفسخوا عهود المحبة والمواخات. واختاروا ما يباين الورع وسيرالتقاه. يتمايلون على النساء مِكلافين. ولايحبّون الله احسن المحبوبين. كلفوا بجوارِ زانيات. واولعو باغانى و مغنيات. و ترى المساجد خالية من ذاكرين وذاكرات. وطلبوا فى وجوه الغلمان لذّة وسروراً. وتركوا ربنا مهجورا. يتكلفون الكلف للدنيا الدنيةِ وامور الرياء.

خالص نصیحت ایک مشکل سیرت بن گئی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے عیوب تلاش کرنے اور ان کی خوبیوں اور نیکیوں کو چھپانے کے عادی ہو گئے ہیں۔ وہ احسان کی ناشکری کرتے ہیں اور دوستیوں کو ترک کرتے ہیں۔ والدین کی نافرمانی کرتے ہیں۔ ان کے دل صلح کی بجائے جنگ کی طرف مائل ہیں۔ انہوں نے محبت اور برادری کے عہد کو توڑا ہے۔ انہوں نے وہ اختیار کیا جو کہ نیک لوگوں اور متقیوں کی سیرت کے خلاف ہے۔ وہ عورتوں کی طرف پوری شدت سے دوستی کے لئے مائل ہوتے ہیں۔ اور اللہ جو سب محبوبوں سے بڑھ کر محبوب ہے اس سے محبت نہیں کرتے۔ وہ زانی عورتوں کی بیٹیوں پر فریفتہ ہوتے ہیں اور خوبرو عورتوں اور مغنیات پر عاشق ہیں۔ تو دیکھتا ہے کہ مساجد ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں سے خالی ہیں۔ وہ غلمان کے چہروں میں لذت اور سرور طلب کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے رب کو چھوڑ دیا ہے۔ اس حقیر دنیا اور ریاکاری کے کاموں کے لئے وہ پوری مشقت اٹھاتے ہیں۔ ان کے لئے اس دنیا کی خواہشات کے لئے مال خرچ کرنا آسان ہے۔ تو ان میں سے اکثر

ویُسنّی لهم بذالَ الاموال قصد الاهواء. وتجد کثیرا منهم ضاقت صدورهم و کثر کبرهم و غرورهم. یضربون نساء هم و حفدتهم علی ادنٰی ذنب من التمليح والامراخ. وکادوا ان یشدّخوهم علی ان لم یاتوا عندالطمام بالنُقاخ. وربما یلطمونهم علی ان المباءة ما کُسِحَتْ. او الزرابی ما بُثِثَتْ. اوالمارق ما صُفّفت. و یکلحون و یَعبسُونَ و یصلقون. ویصرخون کانهم یموتون. و یرفعون الاصوات و من الغضب یرتعدون. و یدَعّون المساکین. وکالکلاب یخسئون. واذا اضطروا الیهم لغرض فیخلبون ولایخلصون. وان بطأ خادم فی مجیئه فیضربون حتّی یقرب الحَیْنَ. ویعاقبون بانی واینَ. ویاکلون الخدام ان لم یحضروا

کو دیکھے گا کہ ان کے سینے تنگ ہو گئے ہیں اور ان کا کبر اور غرور بڑھ گیا ہے۔ وہ اپنی بیویوں اور نوکروں کو معمولی قصوروں مثلاً زیادہ نمک ڈالنے یا آٹے کے ڈھیلے ہونے پر مارتے ہیں۔ قریب ہے کہ وہ ان کے جبڑے توڑ دیں محض اس بات پر کہ وہ کھانے کے وقت ٹھنڈا پانی نہیں لائے۔ بسا اوقات انہیں طمانچے مارتے ہیں کہ انہوں نے ان کے رہنے کی جگہ جھاڑو نہیں دیا یا وہاں تکیوں کو ترتیب نہیں دیا یا قالینوں کو صف آراستہ نہیں کیا۔ وہ اس پر تلماتے، تیوری چڑھاتے اور چلاتے ہیں۔ وہ ایسے چیختے ہیں جیسے کہ مر رہے ہیں۔ وہ غضب میں آ کر اونچی آواز سے فریاد کرتے ہیں اور لرزتے ہیں۔ وہ مسکینوں کو دھکے دیتے ہیں۔ اور کتوں کی طرح ان کو دفع کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی غرض کے لئے ان مسکینوں کے محتاج ہو جائیں تو پھر چاپلوسی سے کام لیتے ہیں مگر اخلاص نہیں رکھتے۔ اگر ان کا خادم آنے میں دیر کر دے تو اس کو مار مار کر ادھ موا کر دیتے ہیں۔ مارتے ہیں اور ان سے چلاتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ تم کہاں تھے اور کدھر گئے تھے۔ وہ نوکروں کو اگر وہ وقت پر ان کا کھانا نہ لائیں کاٹ کھانے کے لئے دوڑتے

الطعام على اقاته. ويمتحنون اللحم و يجنّبون على ايهاته ويلؤن خادما عاقلا ان كان لا يتعود الظلم والجوز. ويسأون بظالمٍ وان كان يشابه الثور. يظلمون ارامل وان كن قريباً منهم ومن جيرانهم. او قريبةً ومن بنات اخوانهم. وان كان لاحد منهم اخ او اخان جائعين. فلا يلقِمهما لقمة كالاخوان. وان يرانهما قريبا من الموت ولدغهما الجوع كالثعبان. وان جأت عاهرة فيبتدر فتح الباب ويتلقاها يالترحاب. وما كان لجار ان يحل ذَراه و يتلمّظ بقراه. وان قَطّعه الجوع بمُداه. يتجشم لاجل الاكابر أكلا. و يُهيّأ لهم كلما يوكل ولايراهم على نفسه كَلّا. بل يجمع لهم من جميع الاولوان ما كلَ. وان هاضت الأكلَ. ويسوم التكليف فى سُبُل الرياء

ہیں۔ وہ کھانے کو سونگھتے ہیں اگر اس سے ذرا بھی بدبو آئے تو پسلیاں توڑ دیتے ہیں۔ وہ عقل مند خادم سے ناخوش ہوتے ہیں کیونکہ وہ ظلم و زیادتی سہنے کے عادی نہیں ہوتے۔ وہ ظالم سے اُنس رکھتے ہیں خواہ اس کی شکل بیل سے ہی کیوں نہ ملتی ہو۔ بیواؤں سے ظلم کرتے ہیں خواہ وہ ان کی قریبی ہوں، پڑوسی ہوں یا ان کے بھائیوں کی بیٹیوں میں سے ہوں۔ اگر ان کے کوئی ایک دو بھائی بھی بھوکے ہوں تو انہیں ایک لقمہ بھی بھائیوں کی طرح نہیں کھلاتے خواہ انہیں وہ موت کے قریب ہی کیوں نہ پائیں اور خواہ بھوک نے انہیں سانپ کی طرح ڈس لیا ہو۔ لیکن اگر انہی کے پاس زانی عورت آ جائے تو دوڑ کر درواز ہ کھولتے ہیں۔ اور اسے مرحبا کہتے ہوئے ملتے ہیں۔ لیکن ان کے ہمسائے کی مجال نہیں کہ ان کے صحن کے قریب بھی پھٹکے اور ان کی مہمان نوازی کا مزہ چکھے۔ اگرچہ بھوک سے ان کے پیٹ میں چھریاں چلتی ہوں۔ لیکن اکابرین کے لئے پر تکلف کھانا فراہم کرتے ہیں اور ان کے لئے ہر قسم کا سامان دسترخوان پر مہیا کرتے ہیں اور وہ ان کے نفسوں پر قطعاً بوجھ نہیں ہوتا۔ ان کے دستر

ولايُعطى السائل ما حضر من العشاء. ولاينظر بخلق سبطٍ الى ذى مجاعة. ويسبّ السائل ويضرب ان وقف الى ساعة. ولا يرىٰ ان السائل جاءه فى ليل دجى. وقصده على ما به من الوجى. وظنه مُضيفا يعطى رغيفا. ويخاف ربا لطيفا. فيدعّه من بيته ولا يرحمه مع علمه على عدم موئل. وان كان ما ذاق مُذ يومين طعم مَاكل. وما يُفكّر فى ان الغريب اين يذهب فى ظلام مُسبِل. وما يفعل عند تالّم و تمَلمُل. فالحاصل ان المواسات قد قلّت. ومصائب الضعفاء جلّت. ونسى المودة وصلة الرحم كل من كان فى المشارق والمغارب. وصارت الاقارب كالعقاب. ولاجل ذالك يترك من ساقة السغب الاهلَ والدار. ويذهب اين يُذهبه الفقر و

خوان پر ہر رنگ کے کھانے پیش کرتے ہیں خواہ کھانے والے کو ہیضہ ہی ہو جائے۔ ریاء کے طور پر تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ اس رات کے کھانے میں سے سائل کو کچھ نہیں دیتے۔ اور بھوکے کی طرف خوش خلقی سے دیکھتے بھی نہیں بلکہ سائل کو گالیاں دیتے ہیں۔ اگر وہ ایک لحہ بھی کھڑا رہے تو دھکے دیتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ سائل ان کے پاس رات کے اندھیرے میں آیا ہے اور کسی درد کی وجہ سے ہی اس نے یہ ارادہ کیا ہے اور وہ یہ خیال کر کے آیا ہے کہ جس کے پاس جا رہا ہے وہ مہمان نواز ہوگا۔ اور اسے ایک نان دے ہی دے گا اور خداتعالیٰ سے ڈرے گا۔ مگر وہ ایسے شخص کو اپنے گھر سے دھکا دیتا ہے اور اس پر رحم نہیں کھاتا باوجود یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ اگرچہ اس نے دو دنوں سے کھانا چکھا بھی نہ ہو۔ وہ یہ بھی نہیں سوچتا کہ یہ غریب اس اندھیری رات میں کہاں جائے گا؟ اور یہ کہ وہ درد اور اضطراب کے وقت کیا کرے گا؟ حاصل کلام یہ کہ ہمدردیاں ختم ہو گئیں ہیں اور کمزوروں کے مصائب بڑھ گئے ہیں۔ روئے زمین پر ہر کسی نے دوستی اور صلہ رحمی کو بھلا دیا ہے۔ بلکہ اقرباء بھی بچھوؤں کی مانند

يــدور كيف ادار. ويــفـصــل عــن
الـقــربٰـى بكبد مرضوضة. ودموع
مــفـضــوضة. حتــى لا يُعرف احيّ
فيُتــوقّــعَ. ام اودع الــلــحــدالبلقع.
ويصرخ في الغربة قائلا اين انت يا
زوجي يــا ولــدى. وانّــى اهــلكنى
الهــجــر ولــكــن كيف اصــل اليكم
بــصــفــريدى. ويقول يا اسفٰى على
وطــنــى ويــفــجــر قلبــه وهو يخرد.
ولايكون له احد ان يرقش حكايته
على ما يسرد. ثم يسعى بخيره الى
وطــنـــه كـــمـــا يسعــى الاجــرد. ولا
يستبَـطــنه احد عن مُرتاه. ولا يُعينه
فــى استــضــمــام زوجــه وفتــاه. ولا
يُعطى له نصاب من المال. ليكفل
زوجــه واينه فى الحال. وقد تكون
لــه بــنــت جــاوزت الاعصار. وهى
كعــانـــس فى بيتــه وكــادت ان لا
تــجــانـــس الابــكـــار. فيكون هٰذا
الــرجـــل صيــداً لهـذه الافــكـــار.

ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص اپنی بھوک سے تنگ آ کر اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ جہاں غربت اسے لے جائے اور وہ گردش کرتا ہے جہاں اسے گردش زمانہ لے جائے۔ وہ چھلنی جگر اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ اپنے قریبیوں سے جدا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ زندہ ہے تا کہ اس کی آمد کی توقع کی جائے یا کسی خالی قبر میں اتر گیا ہے۔ وہ بے چارہ پردیس میں چلاتا رہتا ہے کہ ہائے میری زوجہ کہاں ہے اور میرا بیٹا کہاں؟ اور کہ ان کی جدائی نے مجھے ہلاک کر دیا ہے لیکن میں خالی ہاتھ کیسے تمہارے پاس آؤں؟ اور وہ وطن سے دوری پر کف افسوس ملتا ہے۔ اس کا دل تنگ ہوتا ہے اور وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے خود کلامی کرتا ہے۔ پردیس میں کوئی نہیں ہوتا جو کہ اس کی بیان کردہ حکایت کو لکھے پھر تیز گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی خیر وعافیت اس کے وطن کو لے جائے۔ اس کی دلی خواہش کو کوئی جاننے کی کوشش نہیں کرتا۔ کوئی اس کی بیوی اور بچے کو ملانے کی مدد نہیں کرتا۔ کوئی اسے بقدر ضرورت نہیں دیتا کہ فی الحال اس کی بیوی اور بچے کی کفالت کر سکے۔ کبھی

ويموت قبل وقت الاحتضار . و يَمُرّ في حلقه ماء عذب و يتقضى عليه عذاب. فيمشي مبهوتا. كانّه مصاب ويستدين فلا يعطون من المال قسطاً. وان يكتب لهم به قطاً. ويستقرى الحيل ولا يجد اقواتا. كانّه ورد ارضا قاطاً. ولايرى من حزب الصنع وان يستنفذ في ثنائهم الوسع. ولا يشاهدالطول. ولو اطال القول. ولا يجد منهم دواء الطوىٰ. وان نشر من وشئى سمره او طوىٰ. وكذالك يمتد ليله المبير. ولا ينتشر الصبح المنير. وتبسط عليه ليله جناحا لا تغيب شوائبها. ولا تشيب ذوائبها هٰذا حاله واخوه المترف يطمر طمور الغزالة. وينوم الى طلوع الغزالة لاترفع يده للصلات. ولا يجنح صلبه للصلوٰة. يسعى كالبابورة في

یوں ہوتا ہے کہ اس شخص کی بیٹی ہو اور وہ بلوغت سے بھی تجاوز کر جائے تو وہ اس عورت کی طرح ہو جاتی ہے جس کی عمر ماں باپ کے گھر میں ہی گذر جاتی ہے۔ اور پھر وہ کنواری نظر نہیں آتی ہے۔ تو ایسا شخص ان تفکرات کا ہی شکار ہو جاتا ہے۔ وہ ملک الموت کے آنے سے قبل ہی مر جاتا ہے۔ میٹھا پانی بھی اس کے حلق سے کڑوا ہو کر گذرتا ہے۔ اس پر عذاب آ جاتا ہے۔ وہ حواس باختہ ہوکر پاگلوں کی طرح چلتا ہے۔ وہ اس غرض کے لئے قرض مانگتا ہے مگر اسے قرض بھی کوئی نہیں دیتا خواہ وہ اس قرض کی تحریراً رسید بھی دینے کو لئے تیار ہو۔ وہ بڑے حیلے تلاش کرتا ہے مگر اسے اتنا بھی نہیں ملتا کہ زندگی کی رمق باقی رہے۔ گویا کہ وہ قحط زدہ زمین میں چلا گیا ہے اور کسی گروہ سے اسے حسن سلوک میسر نہیں آتا۔ اگرچہ وہ ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دے۔ اسے کوئی بخشش نہیں ملتی خواہ وہ کتنی ہی لمبی تعریفیں کیوں نہ کرے۔ اسے ان سے بھوک کی دوا نہیں ملتی اگرچہ وہ ان کے رنگین افسانے اتنے لمبے لکھے کہ لپیٹے نہ جا سکیں۔ اس پر ہلاک کرنے والی رات اتنی لمبی ہوتی ہے کہ روشن صبح کے

غلوائه و يستر جهلاته بثوب خيلاءٔ. لا يعلم كيف تسطير صدوع الكبد عند غلبة الحنين الى الوطن والولد. يحرز العَينَ فی صرّته. وبها يبرق اسارير مسرّته. و كذالک يُسنّی ابتلاءً نجاحه ويبسط جناحه. فيعمی عليه طريق الاهتداء. ويجره شقوته الٰی العماية والعمياء. ويظن ان دولته من علمه و دهائه لا من قسّام آلائه و نعمائه. ويمدح عقله ويقول انی به حزتُ ما اشتهيتُ. وما حوی اخوانی ما حَويتُ. وانّی ما آمنتُ بالرسل و تعافيتُ. فلم ما عُذّبتُ ان اجرمت او جنيتُ. ومن الجرائم التی كثرت فی المسلمين. كبر ونخوة كالشياطين. فمن كان يحسب نفسه من العلماء. يُری مزايا علمه بانواع الخيلاء. ويذكر الاخرين

آثار بھی نظر نہیں آتے۔ اس پر سیاہ کالی رات کے حادثات ختم ہونے میں نہیں آتے اور زلفوں میں سفیدی نہیں آتی۔ یہ تو اس غریب بیچارے کا حال ہے مگر اس کا امیر بھائی ہرن کی طرح چھلانگیں لگاتا ہے۔ اور آفتاب کے طلوع ہونے تک سوتا رہتا ہے اس کا ہاتھ عطیے کے لئے نہیں اٹھتا۔ نہ اپنی کمر نماز کے لئے جھکاتا ہے۔ وہ اپنی خواہشات کے لئے ریل کی طرح فراٹے بھرتا ہوا جاتا ہے۔ اور اپنی غلطیوں کو اپنے فاخرانہ جامے سے ڈھانپتا ہے۔ اس کو یہ علم بھی نہیں کہ اس کے غریب بھائی کا جگر وطن اور بچے کی محبت میں کس طرح پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ وہ اپنی تجوری میں دولت جمع کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا چہرہ خوشی سے چمکتا ہے۔ اس طرح یہ دولت اس کی ہر حاجت کو آسان کرتی ہے۔ اور اس کے بازوں کو پھیلا دیتی ہے۔ اس پر ہدایت کی راہ پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ اس کی بدبختی اسے گمراہی اور اندھیرے میں لے جاتی ہے۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کی دولت اس کے علم اور زیرکی کی وجہ سے ہے نہ کہ نعمتوں کے تقسیم کرنے والے خدا کی طرف سے ہے۔ وہ اپنی عقل کی تعریف کرتا ہے کہ وہ جو چاہتا

كـالـمـحقرين المزدرين. و يتوغر غـضبًـا اذا قيـل انهم من العالمين. ويشـمـخ بانفه انفا عند ذكر الغير. ويـقـول دعـوا ذكره فانه كالحمار او الـعيـر. ثـم يـحـمـد نفسه صلفا كـالـمستـكبـرين. ليعتلق به الناس اعتـلاق الـعـاشـقيـن و يتقلّب في اقـاليـب و يـخبط فـي اسـاليـب. فيـدعـي تارة انـه مـن الادباء. ولا يبـلـغ شانه احد من البلغاء و يسئل الاقـران كـالـصبيان عن التراكيب الـنـحوية والـصيـغة. و يقطع على الـنـاس كـلا مهم للتخطية. ويبدى نـاجـذيـه عـلـى لفظ كـالكلاب. ويـزعـم نـفـسـه عـلـى الـصـحة والـصـواب. و كذالك يزعم هذا الـرجـل مـرّة انه من الاطبّاء. وفاق الـكـل في تشخيص الداء وتجويز الـدواء. ويبـرز طـوراً فـي زيّ الـفـقـهـاء. ويشير حينًا الى انه ظفر

ہے پالیتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے جو مال اس نے جمع کیا ہے وہ اس کا بھائی نہیں کر سکتا۔ حالانکہ وہ تو رسولوں پر ایمان نہیں لاتا بلکہ ان سے کراہت کرتا ہے۔ تو پھر اسے کیوں عذاب نہیں دیا جاتا اگر اس نے کوئی جرم یا نقصان کیا ہے؟ وہ جرائم جن کی مسلمانوں میں بھرمار ہوگئی ہے وہ شیاطین کی طرح تکبر ونخوت ہے۔ پس جو اپنے آپ کو علما سے سمجھتا ہے تو وہ اپنی فضیلت کو ناز وتکبر سے ظاہر کرتا ہے دوسروں کا ذکر تحقیر اور برائی سے کرتا ہے۔ اگر کہا جائے وہ بھی عالم ہیں تو غصے سے برانگیختہ ہوتا ہے۔ دوسروں کے ذکر کے وقت وہ اپنی ناک چڑھاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اس کے ذکر کو دفعہ کرو وہ تو گدھے یا گو کی طرح ہے۔ پھر متکبروں کی طرح لاف زنی کرتے ہوئے اپنی تعریف کرتا ہے تاکہ لوگ اس کے ساتھ عاشقوں کی طرح چمٹ جائیں۔ وہ رنگ برنگے داؤ پیچ کھیلتا ہے اور طور اطوار بدلتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ادیبوں میں سے ہے اور کہ اہل بلاغت میں سے کوئی اس کی شان کو نہیں پہنچا۔ وہ اپنے ہم جنسوں سے نحو اور صیغوں کی تراکیب اس طرح پوچھتا ہے جیسے کہ بچوں سے سوال کر رہا ہو۔ لوگوں کی

بنسخة الكيمياء. ثم اذا فُتن فی موطن فرسان اليراعة. وارباب البراعة. فَثَبَتَ انه لا يقدر علٰی ان يُنقّح الانشاء. ويتصرف فيه كيف شاء. بل يظهر انه اعجم ويضاهی العجماء. ولايعلم ما الادب ولا يدری هذه الطريقة الغرّاء. ثم اذا عُرض عليه المرضٰی للمداوات كما ادّعٰی فی بعض الاوقات. فما كان ان يفرّق بين السكتة والسبات. و ربّما يحسب الدقّ لثقة. وانطباق المری ذبحةً. ويسمّی السبل سلاقا. وضيق النفس خناقا. ويستعمل فی مواضع التسخين. كلما هو مطفئ للحرارة. ومبرّد للمعدة. ويامر بان يوتٰی المريض كثيراً من الخسّ والكافور والكزبرة. ويحسب له كشک الشعير اجود الاغذية. ويامر ان يتجنب اللحم

غلطی کی اصلاح کے لئے ان کے کلام کو قطع کرتا ہے۔ اور لفظ کے غلط پڑھنے پر کتوں کی طرح دانت نکالتا ہے۔ وہ صرف اپنے آپ کو اس میں ماہر سمجھتا ہے۔ اسی طرح کبھی یہ شخص اپنے آپ کو اطباء میں سے تصور کرتا ہے۔ اور یہ کہ وہ مرض کی تشخیص اور دوا کی تجویز میں سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ کبھی کبھی وہ فقہا کے لباس میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ وہ کیمیا کے نسخے میں بھی کامیاب ہوا ہے۔ لیکن جب اسے قلم کے مقابلے کے لئے بلایا جائے اور فضل و ہنر کے مقابلہ کی دعوت دی جائے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ تو انشا پردازی کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ بلکہ لکھی ہوئی تحریر میں بھی تصرف نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ اعجمی ہے اور چوپایوں سے مشابہ ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ عربی ادب کیا ہے؟ اور نہ ہی اس روشن طریقہ کی اسے کچھ خبر ہے۔ پھر اگر کبھی اس کے سامنے مریض علاج کیلئے پیش کیا جائے جیسا کہ بسا اوقات وہ دعویٰ کرتا تھا تو وہ سکتہ اور کومہ (بے ہوشی) میں فرق نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات تپ دق کو تپ لثقہ اور انطباق مری کو ذبحہ اور سبل کو خارش اور دمہ کو

والابازير الحارة ولا يقرب شيئًا من الاشياء المسخّنه. فيكون آخر امر العليل. ان الاورام البارد ة تحدث في بدنه من الرأس الى الاحليل. و في بعض الطبائع تزيد النفخ او يهلك المريض من شدّ ة السعال. او تسكن حركة القلب فيموت السقيم في الحال فبمثل تلك الاطباء يكثر القبور و يقل رونق العمارات. ومن اطال المكث تحت علاجهم فلا بد من الممات. وكم من اعين فقئوها. وكم من ارجل اعرجوها وكم من صبيان بُدِعوا فدفنوهم بخطاء هم. ونجوا من ايديهم بفنائهم. يشماهم المرضٰى ون يجبأوا الزرع. ويشربون لبن كل لبون من غنمهم و بقرهم حتى تبكأ الدَرُّ و تُخْلِي الضَرْع. ثم ياتيهم الموت بالحسرات. ويلعنونهم عند فراق

خناق خیال کرتا ہے۔ وہ گرمی کی دوری کے لئے گرمی بجھانے والی دوا اور معدہ کو ٹھنڈا کرنے والی دوا دیتا ہے۔ اور حکم دیتا ہے کہ مریض کو بہت زیادہ سلاد، کافور اور دھنیہ کھلایا جائے اور اس کے لئے جو کا پانی بہترین غذا سمجھتا ہے۔ اور حکم دیتا ہے کہ وہ گوشت، گرم مصالحوں سے اجتناب کرے اور گرم چیزوں کے قریب بھی نہ جائے۔ پس اس مریض کا آخری انجام یہ ہوتا ہے اس کے سر سے لے کر سوراخ ذکر تک ٹھنڈے ورم ہو جاتے ہیں۔ بعض طبیعتوں میں پیٹ سوج جاتا ہے اور مریض کھانسی کی شدت سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ یا حرکت قلب بند ہو جاتی ہے اور بیمار فی الفور مر جاتا ہے۔ اس جیسے طبیبوں کی وجہ سے قبریں زیادہ ہو گئیں اور عمارتوں کی رونق کم ہو گئی ہے۔ جو زیادہ مدت ان کے زیرِ علاج رہا تو پھر موت اس کا مقدر ہے۔ کتنی ہی آنکھیں ہیں جو انہوں نے پھوڑیں۔ کتنے لوگوں کو لنگڑا کر دیا۔ کتنے بچوں کو ہلاک کیا اور وہ ان کی خطاؤں سے دفن کیے گئے۔ صرف ان کی موت نے ان کو ان حکیموں سے نجات دلا دی۔ انہوں نے مریضوں سے مرغن غذائیں کھائیں اور بعض نے ان کے لئے اپنی کھیتیاں بیچ ڈالیں۔

الابناء والبنات. وقد يدعی هؤلاء الکذابون بانهم یجعلون العاقر ضائنا. والکادِءَ نامیا زانئاً. ویوتون الناس بنات و بنین. وان زنئوالثمانین. ویَری الصبيُ بدوائهم اخوةً. بعد ما کان عِجزةً. وکذالک یقولون انا نکفأء المرض من اعتدائه. ونجعل العلیل کنخیل بعد انحنائه. ومن اراد ان یمرء ہ الطعامُ و یتقوی العظام. فلیاکل معجوننا الکبیرَ. و سینظر فی اسبوع التاثیر. واذا استعمل الناس دواء ہ وما رؤا اَلّا النقصان. فعلموا ان الرجل قد مان. واَتبعوه اللعان. وکذالک یکذبون ولا یحسبونه سُبّة. وبالدجل یجعلون الکذب قبّة. وکذالک اذا ادعی احد منهم انه فقیه ومن المحدثین. فثبت فی آخرالامر انه جاهل ولا یعلم

ان کی گائیوں اور بکریوں کا سارا دودھ پی گئے۔ یہاں تک کہ دودھ کم پڑ گیا اور تھن خالی ہو گئے۔ باوجود اس کے یہ مریض حسرت کے ساتھ مر جاتے ہیں۔ وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں سے جدائی کے وقت ان طبیبوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔کبھی یہ جھوٹے کذاب دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ بانجھ عورتوں کو اولاد عطا کر دیں گے۔ اور بنجر کو زرخیز بنا دیں گے۔ لوگوں کو بیٹے اور بیٹیاں دیتے ہیں۔خواہ وہ اسی (80) سال کے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور یہ کہ اس کی دواؤں سے ایک بچہ نہیں بلکہ اس کے بعد کئی اور بھی پیدا ہوں گے۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ہم مرض کی زیادتی کو دور کر دیتے ہیں۔ اور کبڑے اور اس کی جھکی ہوئی کمر کو کھجور کے درخت کی طرح کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھانا ہضم ہو جائے اور اس کی ہڈیاں مضبوط ہو جائیں تو اسے چاہئے کہ ہمارا معجون کبیر کھائے۔ وہ ایک ہفتے میں اس کی تاثیر دیکھ لے گا۔ مگر جب لوگ اس دوا کو استعمال کرتے ہیں تو سوائے نقصان کے کچھ نہیں پاتے۔ پس وہ جان لیتے ہیں کہ اس شخص نے محض بکواس کی ہے۔ اور اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اسی طرح

الـديـن. ولا يـخفى عالم وجهول. ولا صـحيـح ومسـلـول. واني في هـذه صـاحب التجربة. وانتقدتهم فـوجـدتهـم كـالميتة. انهم تفردوا فـي الـدقـاريـر. واغـدّوا كـالبعير. يـاكلون حتى ينقلب عليهم المعدة و يـنـفـضـوا على الفراش. وبعدوا عـن الـحق وطـلبـه فـليسوا اليوم كـالشـمـع ولا كـالـفراش. تركوا الـمـلة ومـا قـالـه النبيّ الصبيحُ وسـقـطـوا كاذبّة تسقط على جُرُحٍ يـقيـحُ. و اذا غـاب عـنهم قذرهم فـضاقوا لها ذرعا. وما ملكوا صبرًا ولا ورعـا. والله انهـم قـد اطـاعوا الـنـفـس وسـلـطـانهـا. وتعودوا الشهـوات وشيطانها يدورون على ابـواب اهـل الثـروـة واليسـار. والـجـدة والعقار. وكم منهم مالوا مـن صـلـوـة الـصبح الى الصبوح ومـن الـعشـاء الـى الـغبـوق فـي

وہ جھوٹ بولتے ہیں مگر اسے گالی نہیں سمجھتے۔ دھوکے سے جھوٹ کو مضبوط قلعہ بناتے ہیں۔ اسی طرح ان میں سے جب کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ فقیہہ اور محدثین میں سے ہے تو آخرکار یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ جاہل ہے اور دین نہیں جانتا۔ عالم اور جاہل، تندرست اور بیمار ہر کوئی اُس کو جان لیتا ہے۔ میں خود اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں نے ان کو آزمایا پس انہیں مردہ پایا۔ وہ جھوٹ میں یکتا ہیں اور اونٹ کی طرح بڑبڑاتے ہیں۔ وہ اتنا کھاتے ہیں کہ معدہ الٹ جاتا ہے اور فرش پر قے کر دیتے ہیں۔ وہ حق اور اس کی طلب سے دور ہو گئے۔ آج کل نہ وہ شمع ہیں اور نہ پروانے۔ انہوں نے ملت اسلامیہ کو اور مبارک چہرے والے نبیؐ کے قول کو ترک کر دیا اور دنیا پر گر گئے جیسے کہ مکھی پیپ والے زخم پر گرتی ہے۔ جب ان سے ان کی گندگی دور ہوتی ہے تو ان کے دل تنگ ہوتے ہیں۔ نہ ان میں صبر ہے اور نہ پرہیزگاری۔ اللہ گواہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے پیرو ہیں۔ اُنھوں نے شہوات اور شیطان کی عادت اپنا لی ہے۔ وہ دولت مندوں، زمینداروں، صاحب جائیداد اور بڑے لوگوں کے دروازوں کا چکر لگاتے

الصُروح. واشتغلوا من شرح الوقاية والهدايه. الى العواهر والبغايا. والى الرحيق مع التغذى بالقلايا من الجدايا. ومالوا الى السماع من المحسنات الحذاق. والموصوفات في الأفاق. واذا قلّ البعاع. وخف المتاع. وفرالرعاع وفرغ الجراب. وغلّق الابواب. نهضوا للوعظ والنصيحة مع حِبالةٍ من اَشْعار الصوفية لتعود اليهم ايام الثروة و الجدة. وتراهم فى مجالس الوعظ يتصرّخون ويرغون كبعيرٍ اَغدَّ. و فى القلب يذكرون الجدّ. والدموع قرّحت الخدَّ. فالعامة يزعمون انهم يبكون مخافة يوم المكافات. كما هو من سير اهل التقا ة. مع انهم لا يبكون الا بفراق الصهباء. والغيد من الندماء. وبما قلّ المراح. وكانت كالرويا الراح. فهيجَ لهم البكاء ما

رہتے ہیں۔ کتنے ہی ان میں سے ہیں جو صبح کی نماز کے بجائے صبح کی شراب اور عشاء کی نماز کی بجائے شام کی شراب کی صراحی کی طرف مائل ہو گئے۔ وہ شرح وقایہ اور ھدایہ حاشیہ (8) پڑھنے کی بجائے بدکار عورتوں اور شراب اور بکرے کے کبابوں کی طرف مائل ہو گئے۔ وہ ماہر گانا گانے والیوں اور مشہور زمانہ عورتوں کی طرف جھک گئے۔ اور جب ان کا سامان کم ہو گیا۔ اور ان کی متاع ختم ہونے کے قریب ہو گئی تو ان کے ہمنشین بھاگ گئے اور ان کی جیب خالی ہو گئی۔ جب ان پر دروازے بند ہو گئے تو پھر وہ وعظ ونصیحت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس وعظ کے ساتھ صوفیا کے اشعار کا دام بھی بچھاتے ہیں۔ تاکہ ان کی دولت اور عزت کے ایام پھر سے لوٹ آئیں۔ تو انہیں وعظ کی مجالس میں فریاد کرتا ہوا اور اونٹ کی طرح بڑبڑاتا ہوا، اور دل میں مال کو یاد کرتا ہوئے پائے گا۔ ان کے آنسوؤں نے چہرے کو زخمی کر دیا۔ عام آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ وہ قیامت کے دن کے ڈر سے روتے ہیں جیسا کہ اہل تقویٰ کی سیرت ہے۔ حالانکہ وہ نہیں روتے مگر شراب اور خوبرو عورتوں کی جدائی کے سبب اور یہ کہ ان

عندهم من الوحشة. لفقد اسباب العيشة. وبما فقدوا رفقة ايام الرخاء. وندماء حلقة الصهباء. و معذالک یحسبون انفسهم کالبدر. ویحبّون ان یُقْعَدوا من المجلس فی الصدر. ویسمّون انفسهم مولوّیین. او فقهاء و محدثین. ومن لم ینادهم بهذه الاسماء فیغضبون علیه سابّین. مع انّه لم یبق لهم طبع عربی ولا ذوق ادبی. وانی دعوتهم مرارًا وجرّبتهم اطوارا. و عرضت علیهم کلامی. واریتهم غُروی و حسن نظامی. و قلتُ هذه اٰیة صدقی و حجتی وحسامی. فاتوا من مثله ان کنتم تنکرون بمقامی. ففرّوا فرار الحَیَواة. من اسلحة الکماة وتعودوا کالنساء اکتحال العین. والطیب والمشط والحیل لجمع العَیْن. و بعضهم یرغبون فی

کی خوشی کم ہو گئی ہے۔ اور شراب ان کے لئے خواب بن کر رہ گئی ہے۔ پس یہ چیز انہیں رلاتی ہے۔ اُن کے پاس وحشت کے سامان جمع ہو گئے ہیں اور معیشت کے اسباب کم ہو گئے۔ علاوہ ازیں ان کے فراخی کے دنوں کے دوست بھی کم ہو گئے۔ اس طرح شراب پینے والا حلقہ احباب بھی غائب ہو گیا۔ باوجود اس کے وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ چاند کی مانند ہیں۔ اور پسند کرتے ہیں کہ وہ مجلس میں کرسی صدارت پر بیٹھیں۔ اپنے آپ کو مولوی، فقہا اور محدثین گردانتے ہیں۔ جو انہیں ان ناموں سے نہ پکارے اس پر دشنام درازی کے ساتھ غضبناک ہو جاتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کی طبیعت میں عربی ادب کا ذوق نہیں میں نے انہیں بار بار بلایا اور بار ہا ان کا تجربہ کیا۔ ان کو اپنا کلام پیش کیا۔ ان کو اپنی فصاحت اور حسن نظام دکھایا۔ اور کہا کہ یہ میری صدق کی دلیل، حجت اور تلوار کی نشانی ہے۔ اگر تم میرے مقام کا انکار کرتے ہو تو اس جیسی مثال لاؤ۔ تو وہ ایسے بھاگے جیسے کہ سانپ سواروں کے اسلحہ سے بھاگتا ہے۔ اور وہ عورتوں کی طرح آنکھوں میں سرمہ لگانے کے عادی ہو گئے۔ وہ خوشبو

الصفر والاجمار كالنسوة. و يُدهّنون خصلتهم و يعطفون كل وقت شعور الجميرة. ويفرّون فرار لأبق من مجالس العلم. ومعذالک لا ترى فيهم اثراً من الحلم. و اذا دخل مسجدهم احد من الغرباء وكان يخضب اشعاره مثلاً و يسوّدها بشئى من الاشياء. فصالوا عليه كالكلاب. او ككفّار غزاة الاحزاب. وناشوه كالسباع. اللّهمّ الّا ان يُهْدى اليهم شيئا من المتاع. او يمدالباع بحذاء الباع. انهم قوم ياكلون الضعفاء باللسان. ويفرون من الاقوياء كالجبان. واذا اِجْرَمزّ احدُ لِيَبَاعَ. وارى الكنائن والسهام والباع. فنفروا ولا كنفور الحمر. وغلب مَنْ صِيْلَ عليه على الزمر. فحاصل البيان انهم يُهرعون الى الغرباء كالطوفان. ولا يَهتَالُ صِلّهم الّا

لگاتے، کنگھی کرتے اور مال جمع کرنے کے کئی کئی حیلے نکالتے ہیں۔ بعض ان میں عورتوں کی طرح بالوں اور زلفوں کو مروڑنے میں لگے رہتے ہیں۔ ہر وقت زلفوں کو تیل لگاتے اور خم دیتے رہتے ہیں۔ علم کی مجالس سے بھاگے ہوئے غلاموں کی طرح فرار ہو جاتے ہیں۔ باوجود اس کے تو ان میں سے کسی میں بھی بردباری کی کوئی نشانی نہیں دیکھے گا۔ اگر کوئی غریب حضاب لگا کر اور بالوں کو کالا کر کے ان کی مسجد میں داخل ہو تو اس پر کتوں کی طرح حملہ کرتے ہیں یا ایسے جیسے کہ کفار جنگ احزاب میں حملہ آور ہوئے تھے۔ اسے درندوں کی طرح نوچتے ہیں۔ ہاں! یہ اس لئے کرتے ہیں تاکہ وہ انہیں ہدیہ کے لئے کچھ پیش کریں۔ اگر ایسا نہیں تو کم از کم ان سے وہ شخص دو دو ہاتھ کرنا جانتا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کمزوروں کو زبان سے کھاتے ہیں۔ اور قوی لوگوں سے بزدلوں کی طرح دور بھاگتے ہیں۔ جب کبھی کوئی ان سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اور وہ ترکش، تیر اور ہاتھ دکھاتا ہے اور ان پر غالب آجاتا ہے تو وہ گدھے سے بھی زیادہ تیز بھاگ جاتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ وہ غرباء کی طرف طوفان کی طرح دوڑتے ہیں

بمشاهدة الثعبان. ولا يدارون الّا
برغيف او صفيف يعظمون العظام
الرُفات. ويكفرون بالذی بُعِثَ و
احیاالاموات. الا يعلمون ان
الوقت وقت نصرالدين و دفع
اللئام. وقد دنفت شمس الاسلام.
بل عادوا الحق لحب الاقارب
واللذات. وآثروا هذه الدنيا وما
انعقدت من المودات. يبغون
عرض هذه الدنيا و خطارتها. ان
ينالوا خشارتها. فالاسف كل
الاسف انهم بقوا بعد موت
الاكابر كالجلف. ولا خلف
بعدالسلف. يدّعون انهم فاقوا
الكلّ فی الفقه والحديث والادب.
ونسلوا من كل انواع الحدب.
وليس لهم خبر من حقائق الدين.
ولا نظر فی حدائق الشرع المتين.
وما اعطی لهم قدرة علی ان يكتبوا
عبارة غرّاء. ولا قوة ليفترعوا

مگر ان کی زبان کا زہریلا سانپ اژدہا کو دیکھ کر خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ وہ صرف ان لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آتے ہیں جو ان کے نان و نفقہ کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ بوسیدہ ہڈیوں کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں جو مبعوث کیا گیا اور جس نے (روحانی) مردوں کو زندہ کیا۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ یہ وقت دین کی مدد اور ملعونوں کو دفع کرنے کا وقت ہے۔ جب اسلام کی حالت بیمار کی سی ہوگئی تو انہوں نے اقارب اور لذات کی محبت میں حق سے دشمنی کی۔ انہوں نے اپنے تعلقات اور اس دنیا کو ترجیح دی۔ وہ اس دنیا کا مال اور اس کی عزت چاہتے ہیں۔ بچی کھچی دنیا کی طرف بھی جھکنا پسند کرتے ہیں۔ ہائے افسوس صد افسوس! وہ اکابر کی موت کے بعد بے کار ہو گئے۔ وہ اپنے اسلاف کے اچھے جانشین ثابت نہیں ہوئے۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے فقہ، حدیث اور ادب میں سب پر فوقیت حاصل کر لی ہے۔ اور کہ وہ ہر بلندی پر دوڑ کر پہنچے ہیں۔ حالانکہ دین کی حقیقت کی انہیں کچھ خبر نہیں۔ اور نہ ہی اس شریعت متین کے باغ پر ان کی نظر پڑی ہے۔ نہ ہی انہیں روشن اور اعلیٰ (عربی) عبارت لکھنے کی

رسالة عذراء. وما اجد احد منهم يعارضني في الاملاء. ويبارزني في تنقيح الانشاء. وقد قلت لهم مرارًا اِنّني انا المفلق الوحيد من كتاب هذه الأوان. والمنفرد بعلم معارف القرآن. ولي غلبة على الاواخر والاوائل. ولو جاء نى سحبان☆ وائل كالسائل. فاذا طلبت منهم مبارزاً في هذا الميدان. فما بارزني احد و اختفوا كالنسوان. وما كان لهم ان يُظْهروا من شَوُطهم. او ينشروا عجوة او نجوة من نوطهم. فحاصل الكلام انهم صاروا في الشر للشيطان كفئِي. وليسوا من الخير في شيءٍ. لايعلمون من دون الجهلات. ويشابهون السباع في العادات. وقد اضاعوا مادة المواسات والمقانات. كانهم ستوطنوا الفلوات. واذا رؤا احدًا

قدرت دی گئی ہے۔ نہ ہی انہیں نیا رسالہ لکھنے کی طاقت دی گئی ہے۔ میں نے ان میں سے ایک کو بھی نہیں پایا کہ مجھ سے املاء میں مقابلہ کر سکے اور انشاء پردازی میں میرے سامنے میدان میں آ سکے۔ میں نے انہیں بار بار کہا کہ میں اس زمانہ کے اہل قلم میں ماہر یگانہ ہوں اور قرآن کے معارف کے علوم میں یکتا ہوں۔ اور مجھے پہلوں اور آخروں پر غلبہ حاصل ہے۔ اور سبحان وائل میرے پاس سائل ہو کر آتا ہے حاشیہ (9) پس جب میں نے ان سے میدان میں مقابلے کے لئے کہا تو ان میں سے کوئی ایک بھی مقابلے کے لئے نہیں آیا اور عورتوں کی طرح چھپ گئے۔ ان کی مجال نہ تھی کہ وہ اس مقابلے میں جواں مردی دکھاتے یا اپنی زنبیل میں سے اچھی اور بری کھجوریں دکھاتے (یعنی اپنے علوم کا کچھ مظاہرہ کرتے)۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ وہ شر میں شیطان کے سایے کی طرح ہو گئے ہیں۔ ان میں رتی بھر خیر نہیں۔ سوائے جہالت کے وہ کچھ نہیں جانتے۔ وہ عادات میں درندوں کی طرح ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ہمدردی اور میل جول کو ضائع کر دیا جیسے کہ انہوں نے جنگل کو ہی اپنا وطن بنا لیا

صدر منه قليل من الجهالة. فقلّ ان يُسعفوا بالاقالة. بل يشتمونه على ذالك العشار. او يدخلونه في الكفر. وكما ان الفلاحين يقاتلون على قُرىً وجفان. يحارب هذه العلماء على قِرىً و جفان. يتركون الحُبّ للحَبّ. و يوثرون الرُبّ على الرَبّ. يتنازعون على الاموات. وياخذون اثواب الميّت من خبث النيات. وكل منهم يُرى اللسان حريفه كالعضب ويبدى ناجذيه و يحرق نابه من الغضب. و معذالك قد حُورِفَ كسبهم ولا يفارقهم قُطوب الخطوب. وحروب الكروب. ويلازمهم في جميع عمرهم صفر الراحة. وفراغ الساحة. وكما ان الفلاح يتوغّر غضبًا على نبش بَرِي من الريف. وياخذالنابش ويكسر بعض الغضاريف فكذالك ان لم

ہے۔ اگر وہ دیکھیں کہ کسی سے جہالت کی بات صادر ہوگئی ہے تو شاذ و نادر ہی وہ اسے معاف کریں۔ بلکہ ان کی غلطیوں پر انہیں گالیاں دیتے ہیں۔ یا اسے کافروں میں داخل کرتے ہیں۔ اور جیسے کہ زمیندار دیہات اور درخت کی شاخ پر لڑتے ہیں اسی طرح یہ علماء ضیافت اور شوربے کے پیالے پر جنگ کرتے ہیں۔ دانے کی خاطر دوستی چھوڑ دیتے ہیں۔ عصارہ (جڑی بوٹی کا خلاصہ) کو اپنے رب پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ مُردوں پر جھگڑتے ہیں اور بری نیتوں سے میت کے کپڑے لیتے ہیں۔ ان میں ہر ایک اپنے حریف کو تلوار کی طرح زبان دکھاتا ہے اور ایک دوسرے پر دانت نکالتے ہیں۔ اور غضب سے ایک دوسرے پر دانت پیستے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کا پیشہ ہی نامبارک ہے اور ان سے ناکامی کی ترشی جدا نہیں ہوتی او نہ ہی ان کی پریشانیوں کی جنگیں ختم ہونے کو آتی ہیں۔ اور وہ ساری عمر تہی دست رہتے ہیں اور صحن ان کا خالی ہی رہتا ہے۔ جس طرح زمیندار کھیت میں سے ایک گنے کے پودے کے اکھیڑنے پر جوش و غضب میں آ جاتے ہیں اور ایسا کرنے والے کو پکڑتے ہیں اور بعض تو ہڈیاں توڑ

يحسبهم احدٌ برئين من جريمةٍ فعلوها عدوانًا. ويشهد عليهم ايمانًا. ويخالفهم بيانًا. فيضربونه ويسقطون عليه زارفات ووُحدانا. وان غلبوا عند هذه المحاربات. فيندبون شياطينهم فى النائبات. وقد عُلّموا ان يجزوا من الظلم غفرانا. ومن الاساءة احسانا. فانهم قوم أُمِروا باراءة نموذج الاخلاق. فما اروا آلاسير الشرور والشقاق. فهم الذين سعوا لا يذاءٔ وجاوزوا حد الاهطاع. فليت لى بهم اعداء من السباع. ياكلون لحم الغائب ولا يبازون للمباراة. كانهم ظباء يخافون حدالظُباة. ياحسرة على هذا الزمان ان الامراء رغبوا فى الخمر والزمر والنساء والقمر والعلماء الى الكذب والسَمر. وتركوا الحكمة اليمانية ورضوا بالنواة من التمر.

دیتے ہیں۔ پس اس طرح اگر کوئی شخص عالم کو جرم میں ملوث پائے اور اس کا مخالف ایماناً شہادت دے کہ اس نے یہ جرم کیا تو وہ بمعہ اپنے حواریوں کے اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اگر وہ ان جنگوں میں مغلوب ہو جائیں تو ان حادثات میں اپنے شیطانوں کو مدد کے لئے بلاتے ہیں۔ حالانکہ ان کو تعلیم یہ دی گئی تھی کہ ظلم کی جزا معاف کرنا اور بدی کے مقابل پر احسان دکھانا ہے۔ پس یہ وہ قوم ہے جنہیں پیغمبری اخلاق کا نمونہ دکھلانے کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے شر اور دشمنی کی خصلت کے علاوہ کچھ نہیں دکھایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے ایذاء دینے کے لئے کمر باندھ لی اور تیزی میں تجاوز کی ہر حد پار کر دی۔ کاش! ان کے بجائے درندے میرے دشمن ہوتے۔ یہ علماء غائب لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں لیکن مقابلہ کے لئے میدان میں نہیں نکلتے۔ جیسے کہ وہ ایسے ہرن ہیں جو تلوار کی تیزی سے ڈرتے ہیں۔ ہائے حسرت ہے اس زمانے پر کہ امراء شراب، گانے، عورتوں اور قماربازی کی طرف راغب ہو گئے اور علماء جھوٹ اور افسانہ گوئی کی طرف۔ انہوں نے یمانی حکمت ترک کر دی اور کھجور کی گٹھلی پر راضی

وما بقي فيهم من دون الكبر
والشمر. والوثب والطمر. يبغون
صرمة من الجِمال. وعرمة من
الحنطة والارزوالحمص
وفارغالبال. وما بقي لهم رغبة في
اعلاء الدين ونبش حشائش
الضلال. أُدهقت كئوس رؤسهم
من الكبر الى اصبارها واصمارها.
وتقاسموا على حفظ وداد الدنيا
وتخيرها واستيثارها. وحسبوني
من عدا الله كانهم اطلعوا على
ذات صدري. او علموا ما خامر
سَرّي ورئيت منهم ما عرّفني
جهدالبلاء. وجرّوني الى الحكام
وعكفوا بي على الاصطلاء. فما
شتوتُ وما اصفت الّا و بقدّهم
رَسَفتُ. سلّطوا عليّ كل بلغ ملغ
للتوهين. ليندغوني وينزغوا في
قومي كالشيطان اللعين. ثم مع
ذالک لا یعتذرون مما فعلوا. ولا

ہو گئے۔ ان میں تکبر، ناز اور کودنے کے سوا
کچھ باقی نہیں رہا۔ ان کی فطرت میں ہے
کہ ان کے پاس اونٹوں کا گلہ ہو اور گندم
چاول، چنوں کے کھلیان اور فارغ البالی۔
انہیں دین کی بلندی اور گمراہیوں کے گھاس
کی بیخ کنی میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ ان
کے سروں کے پیالے کبر سے لبالب بھرے
ہیں۔ وہ دنیا کی محبت کی خاطر اور اس کو پسند
کرنے اور ترجیح دینے کی خاطر قسمیں
کھاتے ہیں۔ وہ مجھے اللہ کے دشمنوں میں
خیال کرتے ہیں گویا کہ انہوں نے میرے
سینے کے رازوں پر اطلاع پا لی ہے۔ یا وہ
میرے دل کے راز کو جانتے ہیں۔ میں نے
ان کے رویئے سے جان لیا کہ جھد البلاء
(سخت مصیبت) کا یہ مفہوم ہے۔ انہوں
نے مجھے حکام کی طرف کھینچا اور مجھے آگ پر
کھڑا کر دیا۔ پس نہ مجھ پر موسم سرما اور نہ
موسم گرما آیا مگر کہ میں ان کی بیڑیوں میں
جکڑا رہا۔ انہوں نے میری توہین کے لئے
ہر ایک احمق اوباش کو مجھ پر مسلط کر دیا تاکہ
وہ زبان سے برا سلوک کریں۔ انہوں نے
مجھے میری قوم میں شیطان لعین کی طرح پیش
کیا۔ پھر باوجود اس کے وہ اس پر معذرت
بھی نہیں کرتے جو انہوں کیا اور نہ اپنے کئے

يظهرون الندم على ما صنعوا. بل زادوا غيّا و تصدّو للمجالحة. واعرضوا عن السلم والمصالحة. وحقّروني وازدروني وقالوا جاهل لا يعلم العربية. بل امّي لايعرف الصيغة. ثم اذا جَلحنا عليهم ففرّوا كفرار الحُمر من الضرغام. او الجنان من السهام. و رؤا منّي ما يرى صبيّ عند حلول الاهوال. او عصفور من عقاب اذا انقضت عليه من قنن الجبال. و كانوا حسبوني كشاة جلحاء فمسّهم منا ناطح فقالوا بقرة قرناء. ومن جاء نى منهم متسلّحا. جعلته مجلّحا. بما اغروا كلابهم علٰى لحم البراء. و اوتغوا الدين بلافتراء. فكان جزاء هم ان يُفشغوا و يُنسغوا او يُطعنوا ويُندغوا. ويريدوان ان يخوّفوني و كيف مخافتي. وان هم الّا عُوافتي.

پر ندامت ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ گمراہی میں اور بڑھ گئے اور دشمنی کے لئے حملہ آور ہوئے۔ انہوں نے صلح اور آشتی سے اعراض کیا۔ انہوں نے میری تحقیر کی اور مجھے اذیت پہنچائی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ جاہل ہے عربی نہیں جانتا۔ بلکہ یہ تو ناخواندہ ہے ایک صیغہ تک نہیں جانتا۔ پھر جب ہم نے ان کی طرف پیش قدمی کی تو وہ ایسے بھاگے جیسے کہ گدھا شیر سے اور بزدل تیر سے بھاگتا ہے۔ وہ مجھ سے ایسے ڈرے جیسے کہ بچہ خوف کے نازل ہونے کے وقت ڈرتا ہے یا جیسے کہ چڑیا عقاب سے جب وہ ان پر پہاڑوں کی چوٹیوں سے جھپٹتا ہے۔ وہ مجھے بغیر سینگوں والی بکری خیال کرتے تھے مگر جب انہیں میرے سینگ کی چبھ پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ تو سینگوں والی گائے ہے۔ ان میں سے جو مسلح ہو کر میری طرف آیا میں نے اسے نہتا کر دیا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے کتوں کو بے گناہوں کے گوشت پر چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے افتراء کے ساتھ دین کو ہلاک کر دیا۔ پس ان کی سزا یہی تھی کہ انہیں کوڑے مارے جاتے اور تازیانوں کا نشانہ بنایا جاتا۔ انہیں نیزے مار کر زخمی کیا جاتا۔ وہ مجھے ڈرانا چاہتے ہیں۔ میں اُن سے کس

يفسّقون الناس وانفسهم ينسون ويكذبون الصادقين ولا يخافون. لا يقومون فى المضمار. و يُعِدّون لانفسهم سبعين منفذًا كالفار للفرار. وكانوا اشهدوا الله على كف اللسان وعاهدوه فما اسرع ما نسوه. وانّ الكبر قد سرى فى عروقهم وعظامهم وملأالشرائين. فما كان لهم ان يمتنعوا ولو حلفوا مُغلّظين. وانهم جمروا بعوثهم لحرب اهل السماء. واغلظوا لنا وتصدوا للاستهزاء. وتجاهلوا بعدالعلم وتعاموا بعد البصيرة. فكانهم قُذفوا من حالق او ماتوا جائعين مع وجود الثمار الكثيرة. فلاجل ذالک سمّاهم رعاعا وسقطا خاتم الانبياء. بل قال لا يوجد مثلهم شرّا تحت بناء السماء. انهم قوم اختاروا الذنوب من جميع الجهات. وما ترى فاسقاً

طرح ڈروں؟ وہ تو خود میرا شکار ہیں۔ وہ لوگوں کو فاسق کہتے ہیں مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں۔ وہ صادقوں کی تکذیب کرتے ہیں اور ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ میدان جنگ میں نہیں کھڑے ہوتے اور چوہے کی طرح فرار ہونے کے لئے سینکڑوں سوراخ تیار کرتے ہیں۔ اس سے قبل انہوں نے اللہ کو گواہ ٹھہرا کر کہا تھا کہ وہ زبان کو لگام دیں گے اور وعدہ کیا تھا۔ مگر کس قدر جلدی بھول گئے! تکبر ان کی رگوں، ہڈیوں اور شریانوں میں سرایت کر گیا ہے۔ پس ان کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ اس سے باز آ جائیں اگرچہ وہ کتنی ہی سخت قسمیں کھائیں۔ انہوں نے آسمان والوں سے لڑائی کے لئے اپنے لشکر جمع کئے۔ ہم پر سختی کی اور استہزاء سے پیش آئے۔ انہوں نے علم کے بعد جہالت اختیار کی اور بصیرت کے بعد اندھے ہو گئے۔ گویا کہ وہ بلند جگہ سے پھینکے گئے اور باوجود پھلوں کی کثرت کے وہ بھوک سے مر گئے۔ اسی لئے خاتم الانبیاء (حضرت محمدؐ) نے انہیں ردی اور پھینکی ہوئی چیز کا نام دیا۔ بلکہ فرمایا کہ آسمان کے نیچے ان کی مثل زیادہ شریر کوئی نہیں ہوگا۔ یہ وہ قوم ہے جس نے ہر گناہ کے ہر پہلو کو اختیار کیا۔ دنیا میں تو

الّا يوجد فيهم نموذجه بل يوجد
فيهم صفات السباع والجمادات.
يؤثرون البُرّ على البرّ. ويتركون
حبّ الله لحَبّ او حليب كالهِرّ.
ترىٰ فيهم فى مواضع الغضب
آثارالجنون. ويموتون للامانى
باشتات المنون. يمضى ليلهم
ونهارهم فى الغيبة والسبّ والشتم
والاثاوة. وملئت صدورهم من
الغلّ والحقد والعداوة. وتجد
السنهم كرماح اُشرِعت.
اوسيوف شهرت. اوسهام قوّمت.
او مُدىً حُدّدت او آفة من السماء
نزلت. يسجدون امام الامراء.
وياكلون قحف الفقراء. واذا ذُكر
عندهم ان فلانا يؤتى العلماء.
ويملأ كيس من جاء. وانه من
اغنياء القوم وكرام الناس. فسعوا
اليه بالعين والرأس. وقالوا يا سيدنا
انت خير من بُرء و ذُرء فتصدّق

کوئی ایسا فاسق نہیں دیکھے گا مگر اس کا نمونہ
ان میں پایا جاتا ہے بلکہ ان میں درندوں اور
چوپائیوں جیسی صفات پائی جاتی ہیں۔ وہ
گندم کو نیکی پر ترجیح دیتے ہیں۔ گندم کے
دانے یا بلی کی طرح دودھ کے لئے اللہ کی
محبت کو ترک کر دیتے ہیں۔ تو ان میں
غضب کے موقعوں پر جنون کے آثار پائے
گا۔ وہ اپنی آرزوؤں کی خاطر طرح طرح کی
موت مرتے ہیں۔ ان کی راتیں اور دن
غیبت، گالیوں، دشنام طرازی اور چغلی میں
گذرتے ہیں۔ ان کے سینے، کینہ، بخل اور
دشمنی سے بھرے ہوئے ہیں۔ تو ان کی
زبانوں کو چمکتے ہلتے نیزوں کی یا بے نیام
تلواروں یا سیدھے تیر یا پھر تیز کی ہوئی
چھری کی طرح یا پھر آسمان سے نازل شدہ
آفت کی طرح پائے گا۔ امیروں کے
سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ فقراء کا مغز
کھاتے ہیں۔ اگر ان کے سامنے یہ ذکر کیا
جائے کہ فلاں شخص علماء کو بخشش وغیرہ دیتا
ہے اور جو اس کے پاس جائے اس کی جیب
بھر دیتا ہے اور یہ کہ وہ امیر اور صاحب
عزت لوگوں میں سے ہے تو سر اور آنکھوں
کے بل اس کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور کہتے
ہیں اے ہمارے سردار تو تمام مخلوق سے بہتر

علينا واغسلنا من الادناس. واما
فقراء القوم فيشربون دماء هم و
يلعنون اٰباء هم. واذا اقتدار احد
منهم فاٰذی الجار وجار. وما رحم
وما اجار. بل اذا افرضته الفرصة
فجرّعه من الحميم. ولو كانا احد
كالوليّ الحميم. وما امتنع من
التخليط ولو بالخليط. واخرج
لهوى النفس فی كل امر طريقًا.
ولا غادر شفيقا ولا شقيقاً. ومن
احسن اليه بانواع الألاء. وسقاه
كأس الايادی والنعماء. فما كافأ
بالعشير. ولو كان زوجا او من
العشير. وما احسن الى احد بدلو
من الماء. بل استقل جزيل
الأخرين من الخيلاء والاستعلاء.
واذا رأى جميلا من الزميل. او
وجد نزلاً من النزيل. فما شكر له
كما هو سيرة الصلحاء. بل اخذ
عابسا وذهب معرضا كالسفهاء.

ہے۔ پس ہمیں بھی کچھ صدقہ دے۔ اور ہماری غربت کو دور کر دے۔ مگر جہاں تک قوم کے غریبوں کا تعلق ہے ان کا خون پیتے اور ان کے آباؤ اجداد پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو اقتدار مل جائے تو وہ ہمسائے کو تکلیف دیتے اور اس پر ظلم کرتے ہیں۔ نہ اس پر رحم کرتے ہیں اور نہ ان کو پناہ ملتی ہے بلکہ اگر ان کا بس چلے تو انہیں گرم پانی پلائیں خواہ وہ ان کا کوئی قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو۔ وہ ملاوٹ سے باز نہیں آتے خواہ یہ معاملہ دوست کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ خواہشات نفس کے لئے ہر کام میں کوئی طریقہ نکال لیتے ہیں۔ اس میں نہ دوست اور نہ ہی بھائی کو بخشتے ہیں جو ان پر ہر طرح کی نعمتوں کے ساتھ احسان کرے۔ اور اگر کوئی انہیں نعمتوں اور احسان کا پیالہ پلائے تو اس نیکی کا جواب دسواں حصہ بھی نہیں دیتے خواہ وہ ان کا دوست ہو یا قریبی۔ وہ کسی کو ڈول پانی بھی نہیں دیتے۔ بلکہ تکبر اور ناز سے دوسروں کے احسان کو کم سمجھتے ہیں۔ اگر وہ کسی دوست کی نیکی یا احسان دیکھیں یا مہمان سے کوئی تحفہ ان کو ملے تو وہ اس کا شکر ادا نہیں کرتے جیسے کہ نیکوں کی سیرت ہوتی ہے۔ بلکہ اس کو تیوری

واذا جاءہ ضیفٌ شتاءً کان او صیفاً فمـا اکـرمـه بـالخدمة و تواضع الـجنان ولین اللسان. وما استفسر این بـات ومـا اکـل بل ضاق ذرعا وصـار کـالشیطـان. واذا صار من اغنیاء فیخیّب الناس من معارف. ولـو کـانـوا من معـارف. هـذه حـالاتهـم. وکـاد ان تـنـعدم جهلاتهـم. وانـی انـا موت الزور. وحرز المذعور. وانا حریة المولٰی الـرحـمان. وحجة الله الدیان. وانا النـهار والشـمـس والسبیل. وفی نفسـی تـحـقـقـت الاقاویل. وبی ابـطـلـت الاباطیـل. وانا الواصف والـمـوصـوف. وانـا سـاق الله الـمـکشـوف. وانـا قدم الرسول التـی تـحشـر علیهـا الاموات. و تُـمـحـی بهـا الـضـلالات. کهر الضحٰی فلیر من یریٰ. وان الله معنا وظلّه ظلیل. وکل رداء نرتدیه

چڑھاتے ہوئے لیتے ہیں اور بے وقوفوں کی طرح اعراض کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اگر ان کے پاس سردی یا گرمی میں کوئی مہمان آئے تو خدمت کر کے اس کی عزت نہیں کرتے اور نہ دل سے تواضع کرتے ہیں اور نہ نرم گفتگو سے۔ اس سے یہ بھی نہیں پوچھتے کہ رات کہاں گذاری؟ اور کیا کھایا؟ بلکہ ان کے سینے تنگ ہو گئے اور وہ شیطان کی طرح ہو گئے۔ لیکن جب ان کے پاس اغنیاء میں سے کوئی آئے تو لوگوں کو اپنے معارف سے محروم کرتے ہوئے ان کی خدمت میں لگ جاتے ہیں اگر وہ ان کے آشنا ہوں۔ یہ تو ان علماء کے حالات ہیں۔ قریب ہے کہ ان کی جہالت منہدم ہو جائے کیونکہ میں جھوٹ کی موت ہوں۔ اور ڈرائے گئے لوگوں کے لئے تعویذ ہوں۔ میں اللہ رحمٰن کا ہتھیار ہوں۔ میں جزاوسزا کے مالک اللہ کی دلیل ہوں۔ میں دن اور سورج اور سیدھا راستہ ہوں۔ مجھ میں اقوال درست ہو گئے۔ ہر باطل میرے ساتھ باطل ہو گیا۔ میں ہی صفت اور میں ہی موصوف ہوں۔ میں ہی اللہ کی مشکوف پنڈلی ہوں۔ میں ہی رسول کا وہ قدم ہوں جس پر مردے اکٹھے کئے جائیں گے۔ اور جس کے ساتھ

جميل. وانا موفقون توافينا
الاقلام. كانها السهام. ومن
عارضنا فهو ذليل وليس له على
دعواه دليل. ولن يزدهٰى عرضنا
فانه من نورالعرفان. ولا يداس
عرضنا فانه من عرض الله وظل
عزة ربنا المستعان. رُوَيد بنى
قومى بعض الشحناء فانكم
لاتستطيعون ان تحاربوا حضرة
الكبرياء. وقد بلجت اٰياتى
وظهرت علاماتى. وان الله رغم
المعاطس بآي السماء. واقتاد
الشوامس بسوط بروق اليدالبيضاء.
و ترون خيلنا شلن على العداء
كالبازى على العصفور. او الصقر
على الغراب المذعور. فركنوا الى
الاحجام. وكفّوا السنهم من
استخفاف خيرالانام. فسر فى
الارض هل ترى من قسيس يطلب
الأيات. او ينكر قائما فى الميدان

گمرائیاں مٹائی جاتی ہیں۔ میں چاشت کا
وقت ہوں پس دیکھنے والا دیکھے۔ بے شک
اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اس کا سایہ مجھ پر
فراخ ہے۔ ہر لباس جو ہم پہنتے ہیں
خوبصورت ہے۔ میں توفیق دیا ہوا ہوں۔
قلمیں میری موافقت میں چلتی ہیں گویا کہ
وہ نیزے ہیں۔ جو ہمارا مقابلہ کرے وہ
ذلیل ہے۔اور اس کے دعویٰ پر اس کی کوئی
دلیل نہیں۔ خدا ہماری آبرو کو ہرگز ضائع
نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ معرفت کا نور ہے۔
ہماری عزت کبھی پامال نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ
اللہ کی عزت ہے۔اور ہمارے مددگار خدا کی
عزت کا ظل ہیں۔اے میری قوم کے بیٹو!
اپنے بغض سے رک جاؤ۔ کیونکہ تم یہ طاقت
نہیں رکھتے کہ تم اللہ کے ساتھ لڑائی کرو۔
یقیناً میرے نشانات ظاہر ہو گئے اور میری
علامتیں پیدا ہو گئیں۔ خداتعالیٰ آسمانی
نشانات سے مخالفوں کی ناک کو خاک آلودہ
کرے گا۔ وہ سفید ہاتھ کی روشنی کے کوڑے
سے تیز گھوڑے کو مطیع کر دے گا۔ تو دیکھتا
ہے کہ ہمارے تیار گھوڑے دشمن (عیسائی
پادری) پر اس طرح جھپٹتے ہیں جیسے کہ باز
چڑیا پر جھپٹتا ہے یا جیسے عقاب ڈرے ہوئے
کوے پر۔ پس وہ خاموشی کی طرف جھک

باعجاز نبينا خير الكائنات. كلا بل مات المنكرون و قُبر المكذبون. و قد ارى الله أياته قريباً من مائة او تزيد. واعطى المسلمون لفتح حصون الكفر المقاليد. اليوم يئس الذين كانوا يصولون على الاسلام. واذاب لحمهم حربة الله فصار عظامهم كالعظام. وكان للقسوس من المال ما يبطرهم. ومن الاحتيال ما يحرّضهم. والقوم احضرو لهم ما في يدهم. وقد موالهم ما في بلدهم. وكان المسلمون قد عجزوا عن الاعتراضات الفلسفية والشبهات الطبعية و شابة علماء المسيحية. ورغبتهم في تلويث ذيل العصمة النبويّة. وتتبع عثرات رسول الله وكسر شان الصحف الرحمانية. وكان كل ذالك كسيل جراف اهلك كثيرا من الناس. وضنأت

گئے۔ اور انہوں نے نبی کریمؐ کی ہتک سے اپنی زبانوں کو روک لیا۔ پس زمین میں چل اور دیکھ کہ اب کوئی پادری نشانات طلب کرتا ہے؟ یا ہمارے نبی کریمؐ کے اعجاز کا منکر ہو کر میدان میں کھڑا ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ منکر مر گئے اور جھوٹے قبر میں داخل ہو گئے۔ اللہ نے اپنے سو سے زیادہ نشانات دکھائے۔ اور مسلمانوں کو کفر کے قلعے فتح کرنے کے لئے چابیاں دیں۔ آج وہ لوگ جو اسلام پر حملے کرتے تھے مایوس ہو گئے۔ اللہ کے ہتھیار سے ان کے گوشت پگھل گئے۔ پس ان کے سردار ہڈیوں کی طرح ہو گئے۔ پادریوں کے لئے مال تھا جس نے انہیں متکبر بنا دیا تھا۔ اور اُن کے پاس حیلے تھے جن سے وہ جھگڑتے تھے۔ قوم کے پاس جو کچھ ہوتا تھا وہ ان کو دیتی تھی۔ جو ان کے ملکوں میں تھا اس کا وعدہ بھی کر دیتے تھے۔ مسلمان فلسفیوں کے اعتراضات، نیچریوں کے شبہات اور عیسائی علماء کے دھوکوں سے عاجز آ گئے تھے۔ اسی طرح وہ حضرت نبی کریمؐ کے دامن کو آلودہ کرنے اور رسولؐ اللہ کی عیب جوئی اور خدا کے صحیفے (قرآن) کی کسر شان کے موقعے تلاش کرتے رہتے تھے۔ یہ اعتراضات جڑ سے اکھیڑنے والے

كل نفس من انواع الوسواس. وارتاعت القلوب. واشتدت الكروب. ودارالشيطان حول ايمان المسلمين. واراد ان يخرج من صدورهم نورالمؤمنين. وقصدهم بفضته و فضيضه. وسمره وبيضه. وآجله و عاجله وفارسه وارجله. وصارمه وذابله. ورامحه و نابله. واشتد زحفه عليهم. وكل كميّ نهض اليهم. وكاد ان يناشوا ويمضغوا تحت اسنانهم ويمزّقوا بسنانهم. وكانوا فى ذالك مترددين مبهوتين. وعلى شفا حضرة قائمين مرتاعين. فاذا انظر عليهم حضرة العزة. وتداركهم يدالرحمة. و بُدّلت الارض غيرالارض. وجعل سافلها عاليها. وحفدتها مواليها. وبطل كلما ارجفت الالسنة. وذبحت طيرالكفرة و قُصّت الاجنحة.

سیلاب کی مانند تھے جنہوں نے کثیر لوگوں کو ہلاک کیا۔ ہر نفس نے انواع و اقسام کے وساوس کو جنم دیا۔ دل ڈر گئے تھے اور دکھ بڑھ گئے تھے۔ شیطان نے مسلمانوں کے ایمان کے گرد دائرہ کھینچ دیا تھا۔ اور ارادہ کیا کہ ان کے سینوں سے مومنوں کا نور نکال پھینکے۔ انہوں نے اس کی چاندی اور چاندی کی چمک اس کے نیزے اور شمشیر، فوری متاع اور دیر والے سامان، اس کے سواروں اور اس کے پیادوں، اس کے صحت مند مردوں، اور کمزور مردوں، اس کے نیزے اور اس کے تیروں کا قصد کرلیا تھا۔ اس کے لشکر کا حملہ ان پر تیز ہو گیا تھا۔ ہر دلاور سوار ان کی طرف اٹھ گیا تھا۔ اور قریب تھا کہ وہ ان کے دانتوں کے نیچے نوچے اور چبائے جاتے۔ اور ان کے نیزوں سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے۔ اور مسلمان اس شک کی حالت میں مبہوت تھے۔ وہ تباہی کے کنارے پر ڈرے ہوئے سیدھے کھڑے تھے۔ پس اس وقت اللہ نے ان پر اپنی نظر کرم کی۔ اور اپنی رحمت کے ہاتھ سے ان کا تدارک کیا۔ اور اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا۔ اور اس کے پست کو بالا کر دیا۔ ان کے لوگوں کو آقا بنا دیا۔ ان کی افواہ اور دروغ گوئی کو باطل کر

واتـمـمنا عليهم حجة بعد حجة. و بـكّتـنـا هـم دفـعة بعد دفعة. حتّى صـارلـنـا الـمـضار. وما بقى للعدا الاالفرار.

دیا۔ کفر کا پرندہ ذبح ہو گیا اور پر کاٹ دیئے گئے۔ ہم نے ان پر حجت کے بعد حجت کی۔ اور بار ہا ہم نے انہیں لاجواب کر دیا۔ یہاں تک کہ میدان ہمارے لئے ہی رہ گیا۔ اور دشمنوں کے لئے سوائے فرار کے کوئی راستہ باقی نہ رہا۔

حاشیہ نمبر(1):

قد جرت عادة اکثر علماء الاسلام انهم یُسمّون البروز قدمًا و یقولون مثلاً اِن هٰذا الرجل علٰی قدم موسٰی وذالک علٰی قدم ابراهیم.

حاشیہ نمبر(2):

لقد اصرّوا علی انه صلب المسیح و نجّا المومنین به هٰذاالذبیح وقالوا ان الله لما اراد ان ینجی الناس من جهنم انزل ابنه و کلمته و تجّسد اللاهوت و تالّه النّاسوت و صُلب و لُعن و دخل جهنم ابن الله ولبث فیها الٰی ثلٰثة ایام و وزر وازرة المجرمین.

حاشیہ نمبر(3):

قد جاء فی الاحادیث ان المسیح الموعود یکسرالصلیب و یُریٰ فی کسره الاعاجیب و فهمّنی ربّی انّ کسرالمسیح لیس بالمحاربات بل یضع الحروب کُلّها و یکسر ما بنی علی الصلیب بالأیات.

حاشیہ نمبر(4):

ان مرهم عیسٰی ینفع کل انواع الحکة والجرب والطاعون والقروح والجروح وغیرها من الامراض التی تحدث من فسادالدم رکبه الحواریون لجروح عیسٰی علیه السلام التی اصابته من الصلیب والمراد ههنا من الحکة حکة الشکوک والشبهات کما لا یخفی علی الحبیب.

حاشیہ نمبر(1):

یہ اکثر علماء کی عادت ہے کہ وہ بروز کو قدم کا نام دیتے ہیں۔ اور مثلاً کہتے ہیں کہ یہ شخص موسٰیؑ کے قدم پر ہے اور وہ شخص ابراہیمؑ کے قدم پر ہے۔

حاشیہ نمبر(2):

وہ اس پر اصرار کرتے ہیں کہ مسیحؑ مصلوب کیے گئے اور اپنی اس قربانی سے انہوں نے مومنوں کو نجات دے دی۔ اور انہوں نے کہا کہ اللہ نے جب ارادہ کیا کہ لوگوں کو جہنم سے نجات دے تو اس نے اپنے بیٹے اور اپنے کلمے کو نازل کیا اور خدائی وجود کے اندر بشریت رکھی اور وہ صلیب دیا گیا اور ملعون ٹھہرایا گیا اور خدا کا بیٹا جہنم میں داخل ہو گیا اور اس میں تین دن رہا اور اس نے مجرموں کے بوجھ اٹھا لئے۔

حاشیہ نمبر(3):: یقیناً احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود کسر صلیب کرے گا۔ اس کی کسر صلیب میں عجائبات دکھائے جائیں گے۔ اور میرے رب نے مجھے سکھایا ہے کہ مسیح کا کسر صلیب جنگوں کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ وہ تمام جنگوں کا خاتمہ کرے گا اور وہ صلیب کے عقائد کو نشانات سے توڑے گا۔

حاشیہ نمبر(4):: بے شک مرہم عیسٰی ہر قسم کی خارش، طاعون اور زخموں وغیرہ اور انکے علاوہ دوسری امراض جو خرابی خون سے پیدا ہوتی ہیں کے لئے نہایت مفید ہے۔ اسے حواریوں نے حضرت عیسٰیؑ کے ان زخموں کے لئے تیار کیا تھا جو انہیں صلیب پر لگے تھے۔ یہاں خارش سے مراد شکوک وشبہات کی خارش ہے جیسا کہ اہل عقل و دانش سے یہ مخفی نہیں۔

حاشیہ نمبر(5):

هـذا مثل من امثال الجاهلية يضرب حثـا عـلـى الاتبـاع. والغرض منه مدح الاجتمـاع. وقـالـوا مـن شذّو انفـرد عن الـجمهور فمثله كمثل رجل نزل بتلعه وما نـزل بـنـجـد مـن الحسور. فجاء السيل و جـرف بــه مـع جـمـيـع مـا كان من البعاع. فالغرض ان المرء على خطر في الانفراء و فـي التـلاع. هـذا وانـا اقولِ هذه الامثال ليسـت فى كل محلّ واجبة الاتباع. وانهم مـا فهموا مواردها وما نطقوا الّا كالمثاع. ومـا آمنـوا بـالـنبيين الصادقين المنفردين وصالوا عليهم كالسباع.

حاشیہ نمبر(5):

یہ جاہلیت کی مثالوں میں سے ایک مثال ہے جو بیان کی جاتی ہے تا کہ اتباع کی تحریک ہو۔ اور اس سے صرف اجماع کی ستائش مقصود ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جو جمہور سے علیحدہ ہوا اور اس نے انفرادیت اختیار کی اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کہ خشک آبی نالے کی تہہ میں بیٹھ گیا اور بلند جگہ نہ بیٹھا کہ خشک ہونے (ڈوبنے) سے بچ جاتا۔ پس سیلاب آیا اور اپنے ساتھ سارا ساز وسامان لے گیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان علیحدہ اور نیچے بیٹھنے سے ہمیشہ خطرے میں رہتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ مثالیں ہر اتباع کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ انہوں نے اس کے موقعہ محل کو نہیں سمجھا اور وہ نادانوں کی طرح بول گئے۔ وہ سچے نبیوں پر جو شروع میں اکیلے ہوتے ہیں ایمان نہیں لائے اس لئے کہ ان کے نزدیک کثرت واجب اتباع ہے بلکہ درندوں کی طرح ان پر حملہ کر دیا۔

حاشیہ نمبر(6):

هـذا مـا رئينـا فى بعض ملوك الاسلام. وامـراء هذه الملة الذين صارو كالانعام. قـصـروا هـمـمهم على اللذات. و تركوا حـمى الخلافة كالفلوات. ما بقى شغلهم مـن دون الاصـطبـاح. ولا ذريعة راحتهم مـن غيـر الـراح. يشـربـون الـكُـمَيْـت الشـمـوس اذا حجب الشمس المواطر. وتـرأى الـسـحـب و سُـرّت بشيـمهـا

حاشیہ نمبر(6)::

یہ حالات جو ہم نے بیان کئے ہیں یہ بعض اسلامی سلطنتوں کے بادشاہوں اور اس ملت کے امراء جو کہ جانوروں کی طرح ہو گئے ہیں کی عینی شہادت ہے۔ انہوں نے اپنی ہمتوں کو صرف لذات تک محدود کر دیا ہے۔ اور بادشاہی کی نگرانی کو ترک کر کے ملک کو جنگل بنا دیا ہے۔ سوائے صبح کی شراب کے ان کا کوئی شغل باقی نہیں رہ گیا اور شراب کے علاوہ ان کے پاس کوئی راحت کا ذریعہ نہیں۔ جب بادل سورج کو ڈھانپ لیتے ہیں تو وہ تیز شراب پیتے ہیں جب وہ

الخواطر. و قد فسدت بلادهم من انواع
الفتن. و نزلت على الرعايا الوان
المصائب والمحن. المسالك شاغرة
والقبائل متشاجرة. ما كان لاحد ان
يسافر في بلادهم بالانفراد. فيُنهب ا
يُقتل ولا يدركه احد للامداد. لا يرون
هؤلاء الى نظام حكام الدولة البرطانية و
حسن صفاتهم ورزانة حصاتهم.
واساليب سياستهم واعاجيب فراستهم.
عالجوا كل عليل وما تركوا من داء
دخيل يدركون كل مستغيث و مُعْوِلٍ. و
يسعون الى كل معضل. و يُسوّون كل
اَوَدٍ بايديهم. و يرحمون كل مظلوم
باياديهم. يبدؤن بعائدة. ثم ينتفعون
بفائدة. ينفقون في امور السياسة كثيرا
من المال. ثم ترجع اليهم اموالهم في
المآل. يملكون بغرس عودٍ بستانا. و
باستمالة جنانٍ جناناً. انظروا كيف
اهراقوا المال عند دواهي الطاعون. مع
اساءة الظن من الجهلاء و كثرة الظنون.
فما كانوا ان يبالوا نفسا ابيّة. حتى
يكمّلوا رايا و رية. و كذالك اجد طريق
سلطان الروم باقاصيه وادانيه. وارجوا ان
لا يتخلّف ظنّي فيه. ولا شك ان اذكار

بادل کو دیکھتے ہیں تو ان کے دل بلیوں اچھلنے لگتے ہیں
کہ اب انہیں شراب پینے کا موقع ملے گا۔ ان کے ملک
طرح طرح کے فتنوں سے تباہ ہو گئے ہیں۔ ان کی رعایا
پر گوناگوں مصائب اور مشقت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے
ہیں۔ ان کے راستے خطرناک ہیں اور قبائل آپس میں
الجھے ہوئے ہیں۔ کوئی اکیلا انسان ان کے ملکوں میں
سفر ہی نہیں کرسکتا کیونکہ یا تو لوٹا جائے گا یا قتل ہو جائے
گا۔ کوئی بھی ان کی مدد کے لئے نہیں آتا ہے۔ یہ لوگ
حکومت برطانیہ کے حکام کے نظام کی طرف نہیں دیکھتے
نہ ہی ان کی اچھی صفات، عقل مندی اور خاموشی سے
کام کے طریقے ان کی سیاست کے طریقوں، اور عجیب
فراست کی طرف نگاہ کرتے ہیں۔ انگریزوں نے ہر
ایک بیماری کا علاج کیا۔ کسی مہلک مرض کو بھی بغیر علاج
کے نہیں چھوڑا۔ وہ ہر رونے والے اور مانگنے والے کا
تدارک کرتے ہیں۔ وہ ہر مشکل کام کی طرف دوڑتے
ہیں۔ اور ہر کسی کو اپنے ہاتھوں سے برابر کرتے ہیں۔ وہ
ہر مظلوم پر نعمتوں سے رحم کرتے ہیں اور عطیہ سے ان کی
ابتداء کرتے ہیں۔ انجام کار اس کا خود فائدہ اٹھاتے
ہیں۔ سیاسی امور میں کثیر اموال خرچ کرتے ہیں۔ اس
کے نتیجے میں یہ اموال ان کی طرف ہی لوٹتے ہیں۔
ایک پودا لگا کر کسی کے دل کو خوش کرتے ہوئے باغ کے
مالک بن جاتے ہیں۔ دیکھو انہوں نے طاعون کے
حادثہ کے وقت کس طرح پانی کی طرح مال بہایا باوجود
جہلا کی بدظنی کے اور کثیر بدگمانیوں کے۔ لیکن انہوں
نے کسی سرکش کی پرواہ نہیں کی یہاں تک کہ انہوں نے
رائے اور حاجت کو پورا کیا۔ اسی طرح میں سلطان روم
کے طریق جو کہ اعلیٰ و ادنیٰ رعایا سے وہ کرتا ہے کو پاتا
ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرا اس کے بارے میں

خيره فى العرب سائرة. و محامده على الالسن دائرة. فندعو له و نظن فيه ظنّ الخير. فانّ بلاده محفوظة من الضير. وهو على خير كما تسمع من الروايات وما لا نفهم من اموره فنؤوّل و انما الاعمال بالنيّات. و عليها مدار الجزاء والمكافات. و نرى انه تجرى على يده حسنات كثيرة وهو خادم الحرمين. و نوّر الله عيناه ببركة هذه العينين. و للدين و حماته وظائف مستكثرة فى حضرة دولته. فهذا هو السبب لاقباله و عظمته و عزته. بيد انا رئينا و شاهدنا ان بعض اركان دولته قوم خائنون وما بقى الارتياب. و كلما جرىٰ عليه من المصائب فاقوىٰ اسبابها هذه الاحزاب. فالحاصل انا لا نرمى السلطان بلائمةٍ. ولا نذكرهٗ الا بمدح و محمدة. وندعو ان يهب الله له ازيد من هذا علم دقائق السلطنة. و يقطع مادة التغافل من اركانه و ينفخ فيهم روح التقيظ والجلادة. و يهب له عزمًا و همّتا كما يليق لهذه المرتبة. التى هى ظلّ الحضرة. و قد جرت عادة الله بان غضبه يحلّ على الغافلين كما يحلّ على المجرمين.

حسن ظن درست ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا ذکر خیر سارے عرب میں زبان زدعام ہے اور اس کی خوبیوں کا بیان ہر زبان پر جاری ہے۔ پس ہم اس کے لئے دعا خیر کرتے ہیں اور اس کے بارے میں نیک ظن رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ملک ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہیں۔ ان روایات کے مطابق جو ہم تک پہنچی ہیں وہ نیکی کے راستہ پر ہے۔ اگرچہ ہم اس کے بعض امور کا فہم نہیں رکھتے مگر اس کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ کیونکہ اس پر سزا و جزا کا دارومدار ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ہاتھوں سے کثیر نیکیاں جاری ہیں اور وہ خادم حرمین ہے۔ اللہ اس کی آنکھوں کو دو متبرک مقامات (مکہ، مدینہ) سے روشن کرے۔ کیونکہ اس نے دین اور دین کے حامیوں کے لئے اپنی مملکت میں بے شمار وظائف مقرر کئے ہیں۔ پس یہ سبب ہے اس کی بلندی، عظمت اور عزت کا۔ ہاں ہم نے یہ بھی دیکھا اور مشاہدہ کیا ہے کہ اس کی حکومت کے بعض اراکین خائن ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کبھی اس پر مصیبت آئے گی تو اس کا سب سے بڑا سبب یہی خائن گروہ ہو گا۔ حاصل کلام یہ کہ ہم سلطان کو ملامت کا نشانہ نہیں بناتے اور صرف اس کی تعریف اور ثنا کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا امور سلطنت کے دقیق علم میں اضافہ فرمائے۔ اور اس کے اراکین میں سے غفلت کا مادہ دور کرے اور ان میں بیداری اور چستی کے مادہ کی روح پھونکے۔ اور اسے وہ عزم اور ہمت عطا کرے جو اس کے مرتبہ کے مناسب حال ہے۔ کیونکہ عادل بادشاہ خدا کا ظل ہوتا

ويُسْــقـون من كـأس واحـدة من رب العالمين. ولا نريد ان نتكلم اكثر من هٰذا فـي هـذا السـلطان. وقد بلغتنا اخبار في بـعض عـمائد دولته فنُحفيها تحت ذيل الكتمان.

حاشیہ نمبر(7):

اعلـم انّ لفظ النيوک قد أُخذ من النَّيک اشارة الى كثرة الجـمـاع. فان النيوک جـمـع النَّيک. والجمع يدل على الاكثرة والاجتماع.

حاشیہ نمبر(8):

كـان فـي ديـارنا رجل من الواعظين. وكان الـنـاس يحسبونه من الصالحين الموحدين. فـاتـفـق ان رجـلا دخـل عـلـيـه مـفـاجـئًا كـالـزائـريـن. فـوجـده يشـرب الخمر مع نـدماء من الفاسقين. فقال يالعين. عملک هــذا وقــولک ذالک. فـاجـاب وارى الـعـجـاب. قـال اروني عـالـمـا لايشرب الخمر. او يتجنّب الزنا والزمر. وكذالک كان عالم آخر قريبًا من قريتي. وكان ينكر بـرُتبتي. فشـرب الـخمر في مجلس كافر يهـوى الاسلام. فلعنه الكافرولام. وقال ان كـان هؤلاء فيهـم ائـمة الاسـلام فكفرى خير لدنياى من ان الحق بهده اللئام.

ہے۔ یہ اللہ کی عادت ہے کہ اس کا غضب غافلوں پر بھی ایسا ہی وارد ہوتا ہے جیسا کہ مجرموں پر۔ وہ رب العالمین کی طرف سے ایک ہی جام سے پلائے جاتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس سے زیادہ ہم اس سلطان کے بارے میں بات کریں۔ گو کہ ہم تک اس کی حکومت کے بعض عمائدین کی خبریں پہنچ چکی ہیں۔ لیکن ہم ان کی چشم پوشی کرتے ہیں۔

حاشیہ نمبر(7):

جان لے کہ نیوگ کا لفظ نیگ سے نکلا ہے۔ جو کہ کثرت جماع کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس نیوگ نیگ کی جمع ہے اور جمع کثرت پر دلیل ہے۔

حاشیہ نمبر(8):

ہمارے ملک میں ایک وعظ تھا لوگ اسے صالحوں اور موحدوں میں سمجھتے تھے۔ اتفاقاً ایک شخص اس کو ملنے کے لئے چلا گیا تو دیکھا کہ وہ اپنے فاسق ساتھیوں کے ساتھ شراب پی رہا تھا۔ تو اس شخص نے اسے کہا اے لعنتی! باتیں تیری وہ ہیں اور کرتوت یہ۔ تو اس نے جو جواب دیا اُس نے اُس کو اور تعجب میں ڈال دیا۔ اس نے کہا مجھے کوئی ایک عالم دکھاؤ جو شراب نہیں پیتا یا زنا اور محفل موسیقی سے اجتناب کرتا ہے۔ اسی طرح ایک عالم میری بستی کے قریب رہتا تھا اور میرے منصب کا منکر تھا۔ پس اس نے ایک کافر کی مجلس میں شراب پی جسے وہ اسلام کی ترغیب دیتا تھا۔ اس کافر نے اس پر لعنت ملامت کی۔ اور کہا اگر آئمہ اسلام ایسے ہیں تو میرا کفر میری دنیا کے لئے بہتر ہے بجائے ان جیسے لعین لوگوں کے ساتھ ملنے کے۔

حاشیہ نمبر(9):

كلّما قلت من كمال بلاغتي في البيان. فهو بعد كتاب الله القرآن. وانه معجزة جليل الشان عظيم اللمعان قوى البرهان. و انه فاق الكل ببيان لطيف و معنى شريف. والتزام البروقين. في جميع مواضعه كبرق وليف. شاجر الناس فيه فما اروا كمثله من شجرة. له حلاوة و عليه طلاوة ولا يبلغ رَهفه نبت ولو كمل في اهتراز و خضرة. والذى يطلب لمعانه من كلام غيره من الكائنات. فليس هو الّا كرجل يريد ان يلفوا للحم من العظام المقبورة الرفات. فالحق والحق اقول انّه لا يوجد كتابٌ بين الدفتين كمثل كتاب ربنا رب الكونين. فكما ان الكمال من كل جهة مخصوص بحضرة الكبرياء. فكذالك الحسن من جميع الانحاء مختص بهذه الصحف الغرّاء واماالذى هو دونه فهو لا يخلو من عيب و نقصان. وان كان كلام النابغة او سحبان. فإن وجدت مثلا فقرة من كلمات احد منهم كخدِّ ابرق و املس. فتجد فقرة اخرى كانف اصغرو افطس وان وجدت لفظاً كعين حوراء. فتجد آخر كناقة عشواء وان وجدت مثلا قافيتين متوازيتين كعجيزتي

حاشیہ نمبر(9):

جب کبھی میں نے اپنی بلاغت کے بارے میں کہا ہے وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید کے بعد ہے۔ کیونکہ قرآن تو عظیم الشان روشن، اور مدلل معجزہ ہے۔ یہ تمام لطیف اور بزرگ معانی پر ہر طرح کی فوقیت رکھتا ہے۔ اس میں ہر جگہ دو روشنیوں (ظاہر و باطن ناقل) کا التزام ہے۔ جیسے کہ بجلی اور کھجور کی چھال۔ لوگوں نے اس میں جھگڑا کیا۔ لیکن اس جیسا کوئی درخت نہیں دکھا سکے۔ اس میں حلاوت اور خوشنمائی ہے۔ اس کی تروتازگی اور سرسبزی کو کوئی نہیں پہنچ سکتا خواہ وہ تازگی اور سرسبزی میں کمال کو ہی کیوں نہ پہنچ جائے۔ جو اس جیسی روشنی اس کے سوا کائنات میں کسی اور غیر کلام میں طلب کرتا ہے وہ ایسا شخص ہے جو قبروں میں بوسیدہ ہڈیوں سے گوشت کو ڈھونڈتا ہے۔ پس حق یہ ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں کہ وہ زمین و آسمان کے درمیان ہمارے دو جہانوں کے رب کی جیسی روشن کتاب نہیں پائے گا۔ چنانچہ جس طرح پر کمال خداتعالیٰ سے مخصوص ہے۔ اسی طرح سے ہر سُو کا حسن اس روشن صحیفہ سے مخصوص ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ عیب اور نقصان سے خالی نہیں۔ خواہ وہ نابغہ یا سحبان کا ہی کلام کیوں نہ ہو۔ اگر ان کے کلمات میں سے کسی ایک کا فقرہ آپ کو چمکتے یا نرم گال کی طرح ملے گا تو دوسرا فقرہ چھوٹے اور موٹے ناک کی مانند۔ اگر ان کا ایک لفظ خوبصورت سیاہ و سفید آنکھ کی طرح ہے تو دوسرا اس اونٹنی کی طرح ملے گا جسے رات کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر تو ان کے دو قافیے اس طرح متوازن پائے جیسے سڈول عورتوں کے اعضاء تو ردیف ایسا پائے گا جیسے

النساء. فتجد رديفا كَالية اختل تركيبها و تحرّكت وما بقيت على الاستواء. وان القران يشابه الوجوه الحسان لا تجد ثناياه الامزيّنه بالشنب ولا خدوده الا مُصبية باللهب. ولا بنانه الا لامعةُ من الترف. ولا خصره الّا منطقة بالهيف. ولا حواجِبّه الا بالجة بالبلج. ولا مباسمه الا زاهرة بالفلج. ولا جفونه الا مسكرة بالسقم. ولا انفه الا مُعْتبِدا بالشمم. ولا جبهه الّا آسرة بالطرر. ولاعينه الّا معبّدة بالحور. فهذه عشرة آراب. يوجد حسنها فى القران من غير ارتياب.

کہ بے ڈھنگی عورت کے اعضاء جو حرکت کے وقت سیدھے نہیں رہتے۔ اور قرآن اس خوبصورت چہرے کی طرح ہے جس کے دانت چمک سے مزین ہوں۔ اور اس کے گال ایسے جو اپنی سرخی کی وجہ سے دل کو کھینچنے والے۔ اس کی انگلیاں نازکی سے چمکتی ہیں۔ اس کی کمر پتلی ہے۔ اس کے ابرو کشادہ ہیں۔ اس کے دانت موتی کی طرح ترتیب دیئے ہوئے ہیں۔ اس کے ابرو جاذب نظر جھکے ہوئے ہیں۔ اس کی ناک بلند ستواں ہے۔ اس کی پیشانی اپنی زلفوں کی وجہ سے اسیر کرنے والی ہے۔ اس کی آنکھیں جھکی ہوئی اور دلکش ہیں۔ یہ دس اعضا خوبصورتی کا مجموعہ ہیں۔ ان سب کا حسن قرآن میں بغیر کسی شک وشبے کے موجود ہے۔